کہ اس وجاہت و آبرو کی وجہ سے شفاعت قبول کرے ۔ جناب عیسٰی علیہ السلام کے لئے اللہ تعالٰے فرماتا ہے: وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ؛ یعنی " جنابِ عیسٰی علیہ السلام دنیا اور آخرت میں باوجاہت و با آبرو ہیں اور اللہ کے مقربوں میں سے ہیں " ۔ تو سیدِ عالم ﷺ کس قدر باوجاہت ہوں گے ۔ جو بدبخت ، اللہ کے دوستوں کو بے آبرو سمجھے وہ خود بے آبرو ہے ۔ اس قسم کے مہمل الفاظ کہنے پر دوستانِ خدا کی عداوت برانگیختہ کرتی ہے ۔ نہ یہ ظالم خدا کو سمجھے ، نہ اس کے رحم کو ۔ اس کے دوستوں کی سفارش کو سمجھے نہ اس کے کرم کو ۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے ۔ خدا ان کی بیماری کو اور بڑھاتا ہے ۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ ثُمَّ الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ ۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

وَلَا تَطْرُدْ ؛ اور ہانک نہ دو ، اپنے پاس سے نہ نکالو ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جو ۔ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ؛ اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں ، جو اپنے رب سے مناجات کرتے رہتے ہیں ، اس سے دُعائیں کرتے رہتے ہیں ۔ بِالْغَدٰوةِ ؛ صبح کو ۔ وَالْعَشِيِّ ؛ اور دن ڈھلے ۔ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ ؛ ہمیشہ ، رات دن ، صبح و شام ۔ يُرِيْدُوْنَ ؛ ارادہ کرتے ہیں ، ڈھونڈتے ہیں ، چاہتے ہیں ۔ وَجْهَهٗ ؛ اس کی صورت کو ، اس کی ذات کو ، اس کی رضامندی کو ۔ ہم کہتے ہیں " میں تم کو بڑی سخت سزا دیتا ، مگر کیا کروں فلاں کا منہ بیچ میں ہے ، ان کی صورت کا خیال آجاتا ہے " یعنی ان کی رضا جوئی میرے مدِنظر ہے ۔ مَا عَلَيْكَ ؛ تم پر واجب نہیں ۔ مِنْ حِسَابِهِمْ ؛ ان کے حساب میں سے ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ۔ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ ؛ اور نہیں ہے تمہارے حساب میں سے ۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ۔ اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں : (۱) ہر ایک اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے ، نہ ان کے اعمال کی جواب دہی تم پر آتی ہے نہ تمہارے اعمال کی جواب دہی ان پر آتی ہے ۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؛ " ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھایا کرتا " ۔ (۲) دوسرے معنی یہ ہوسکتے ہیں :- نہ تم ان کا کچھ دینا ہو نہ وہ تمہارا کچھ دینا ہیں ۔ نہ تم ان سے کچھ مانگتے ہو نہ وہ تم سے کچھ مانگتے ہیں ۔ نہ تم پر ان کا کچھ نکلتا ہے ، نہ ان کا تم پر کچھ نکلتا ہے ۔ فَتَطْرُدَهُمْ ؛ کہ تم ان کو اپنے پاس سے نکال دو ، ہانک دو ۔ پھر یہ طرد اور دفع کیوں ؟ فَتَكُوْنَ ؛ ایسا کروگے تو تم ہوجاؤ گے ۔ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ناانصافوں میں سے ۔ ایسا کروگے تو ان غریبوں پر بڑا ظلم ہوگا ۔

ترجمہ :- اور (اے پیارے پیغمبر !) اپنے پاس سے نکال نہ دو ان لوگوں کو جو اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں (اس سے دعائیں کرتے رہتے ہیں) ، (ہمیشہ رات دن) صبح و شام ، (ان کا مقصد کیا ہے ؟) صرف خدا کی رضا جوئی کے لئے ، نہ تم کو ان کی جواب دہی کرنی ہوگی نہ ان کو تمہاری جواب دہی کرنی ہوگی کہ تم ان (غریبوں) کو اپنے پاس سے نکال دو (جیسا کہ یہ ظالم دنیادار چاہتے ہیں) ، (اگر تم ایسا کروگے) تو تم (بھی انھیں) ظالموں میں سے ہوجاؤ گے ۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور یوں ہی ، اسی طرح ۔ فَتَنَّا ؛ ہم نے فتنہ میں ڈال دیا ، امتحان لیا ۔ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ؛ بعض کا بعض سے ۔ بعض کی حالت بعض سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتی ہے ۔ بعض دنیادار ہیں ۔ صاحبِ مال ہیں ، اپنی دولت پر اتراتے ہیں ۔ غریبوں کو ذلیل و خوار سمجھتے ہیں ، طعن و تشنیع کے طور پر آوازے کستے ہیں اور کہتے ہیں '' ہم نے ان کا امتحان اس لئے لیا کہ ان کی باطنی حالات معلوم ہوجائے '' اور دین دار غریبوں کو دیکھ کر ۔ لِيَقُوْلُوْا ؛ کہ انھیں ۔ اَهٰٓؤُلَآءِ ؛ کیا یہ وہ ہی لوگ ہیں ۔ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ کہ خدا نے ان پر عنایت کی ۔ ان کو افضل و اعلیٰ کیا ۔ مِنْ بَيْنِنَا ؛ ہمارے میں سے ۔ یعنی خدا کا فضل و کرم ہم پر ہے یا ان پر ہے ، جن کے کھانے کے لئے کھانا نہیں اور پہننے کے لئے کپڑا نہیں ۔ یہ بدبخت ناشکرے ہیں ۔ خدا نے بہت کچھ دے رکھا ہے مگر اس کی قدر نہیں کرتے ۔ ان کے پاس معیارِ بزرگی صرف دَھن دولت ہے ۔ بے شک خدا کی دی ہوئی چیزوں کو جو محل پر صرف کرتے ہیں اور خدا کی اطاعت کرتے ہیں ، وہی قدرِ نعمت کرتے ہیں نہ کہ مغرور دنیادار ، سر سے پیر تک گنہگار ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ؛ کیا خدا شکر گزاروں کو نہیں جانتا ؟

ترجمہ :- اور ہم نے اسی طرح سے ایک دوسرے کا امتحان لیا تاکہ وہ کہیں کہ کیا وہ یہی لوگ ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ہمارے میں سے (چُن کر ، انتخاب کرکے) اللہ نے ان پر فضل و کرم کیا ہے (حالانکہ نہ ان کے پاس مال ہے ، نہ ان کا اچھا حال ہے ، نہیں ۔) کیا خدا شکر گزاروں کو نہیں جانتا ؟

صاحبو ! آج کل ایک ہوا چل گئی ہے کہ خدا کے فضل و کرم کا معیار دھن دولت ہے ، دنیوی عزت ہے ۔ جو مالدار ہیں وہ جنت میں ہیں اور جو نیکوکار ہیں آفتوں میں گرفتار ہیں ، وہ دوزخی ہیں ، مبتلائے عذاب ہیں ۔ ماشاء اللہ ! جنت دوزخ کا بھی کیا اچھا معیار ہے ؟ ان کے قول کے مطابق کفار جنتی ہیں ، فضلِ الٰہی سے سرفراز ہیں ۔ غریب مسلمان دوزخی ہیں ، گرفتارِ عذاب ہیں ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یہ عنایتُ اللہ کا کیا ناقص معیار ہے ۔ یاد رکھو ! جو فقیر یادِ خدا کرتا ہے اس کے دل کو راحت ہے ، اس کا مقام جنت ہے ۔ یہاں اطمینان کی جنت ہے اور وہاں رضا و رضوان کی جنت ہے ۔ جب حقائق اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوں گے ، جب خوابِ دنیا کی تعبیر نمایاں ہوگی ، اس وقت معلوم ہوجائے گا کہ کون جنت میں تھے اور کون دوزخ میں ۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

وَاِذَا جَآءَكَ ؛ اور جب تمہارے پاس آ جائیں ۔ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ ؛ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں پر، آیتوں پر، آثارِ قدرت پر ۔ فَقُلْ ؛ تو تم ان سے کہو ۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر سلامتی ہو ۔ سَلٰمٌ ؛ نکرہ ہے مگر چونکہ اس کے معنی سَلَامٌ عَظِيْمٌ کے ہیں اس لئے وہ نکرہ مخصصہ ہے اور مبتدا ہوسکتا ہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ میں اَلسَّلَامُ اگر خدا کا نام سمجھو تو معنے یہ ہوں گے کہ '' خدا تمہارا نگہبان ہے'' خدا ہمارا ہوجائے تو پھر ہم کو کس بات کی کمی ہے؟ اگر سلام کے معنی سلامتی کے ہیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں جنس سلامتی یا ہر قسم کی سلامتی تمہارے لئے ہے ۔ سلام کے دونوں طریقے وارد ہیں ۔ غیر مسلم کو '' اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى '' کہا جاتا ہے ۔ آج کل مسلمانوں کی عجیب وغریب حالت ہے ۔ سنت کا طریقہ چھوڑ دیا ۔ سلام کرتے ہیں تو اس طرح '' بندگی'' خدا کی بندگی ہوتی ہے یا آدمی کی؟ '' آداب'' کس چیز کے آداب؟ نامعلوم ۔ تھوڑی سی انگریزی پڑھ لی تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ چھوڑ دیا اور لگے کہنے گڈ مارننگ سر ۔ بعض '' ہلو'' بھی کہہ دیتے ہیں ۔ بعض ہندو پرست '' نمستے'' کہتے ہیں ۔ بہر حال ایک جہل ہے کہ عالمگیر ہوگیا ہے ۔ خدا ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈالے اور اس کے طریقوں کا پابند کرے ۔ ہر ایک اپنے رسوم اور تہذیب کا پابند ہے ۔ صرف بھولے مسلمان ہیں جن کو نہ دین سے غرض نہ آدابِ دین سے غرض ۔ كَتَبَ رَبُّكُمْ ؛ تمہارے خدا نے لکھ دیا ۔ تمہارے پروردگار نے اپنے آپ پر واجب کرلیا، لازم کرلیا ۔ خدا پر کوئی چیز واجب نہیں یہ اس کی عنایت ہے کہ جو چیز اس پر واجب نہ تھی اس کو واجب کرلیا ۔ عَلٰى نَفْسِهٖ ؛ اپنے آپ پر ۔ اَلرَّحْمَةَ ؛ رحمت کو ۔ جب خدا نے اپنی رحمت، اپنے پر واجب کرلی تو ضرور اس کا رحم ہوگا ۔ مگر کس پر؟ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ ؛ کہ جس نے عمل کیا ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ سُوْٓءًا ؛ برائی کو ۔ بِجَهَالَةٍ (بفتح جیم) ؛ نادانستگی میں، بے علمی سے ۔ ثُمَّ تَابَ ؛ پھر اس نے توبہ کی، پھر خدا کی طرف رجوع ہوگیا ۔ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؛ اس کے بعد اپنی غلطی پر نادم ہوا، آئندہ اطاعت کا ارادہ کیا ۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور اس نے اپنے تمام کاموں کو درست کرلیا ۔ اچھے صفات، اچھے اعمال پیدا کئے ۔ فَاَنَّهٗ ؛ پہلے اَنَّهٗ پر عطف ہے ۔ تو بے شک وہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ مغفرت کرنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے، اس کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپانے والا ہے اور رحم کرنے والا اور فضل وکرم سے اس پر مائل ہونے والا ۔

ترجمہ :- اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آجائیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (اے نبی کریمؐ) تم ان سے کہو تم پر سلامتی ہو ۔ تمہارے پروردگار نے اپنے آپ پر رحم لازم کرلیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانستگی میں کوئی برا کام کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنے تمام کام دُرست کرلے تو اللہ غفور ورحیم ہے ۔

توبہ کرنے کے بعد اللہ یا تو گناہوں کو چُھپا دیتا ہے، لوگوں کے سامنے ظاہر ہونے نہیں دیتا ۔ یہ مغفرت ہے ۔ یا نشان تک مٹا دیتا ہے اور یہ عفو ہے یا گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے یہ اس کا کرم ہے ۔

ع ۶ ۵ ۱۲

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور یوں ہی، اسی طرح ۔ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ؛ ہم اپنی آیتوں کو بہ تفصیل بیان کرتے ہیں ۔ وَلِتَسْتَبِيْنَ ؛ اور تا کہ ظاہر ہوجائے، بین اور واضح ہوجائے ۔ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرموں کا راستہ ۔

ترجمہ :- اور ہم (اپنی نشانیاں) اپنی آیتیں اسی طرح بالتفصیل بیان کرتے ہیں تا کہ مجرموں کا طریقہ واضح ہوجائے (اور مسلمان، مجرموں کے طور طریقہ سے احتراز کریں) ۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

اس سے پہلے کی آیت میں بیان فرمایا تھا کہ ہم آیتیں اس لئے بیان کرتے ہیں کہ مجرموں کا طور طریق معلوم ہوجائے ۔ اب یہاں ان لوگوں کا راستہ، طور طریق بیان فرماتا ہے جس کی ممانعت کی گئی ہے ۔

قُلْ ؛ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ اِنِّيْ نُهِيْتُ ؛ مجھے نہی کی گئی ہے، ممانعت کی گئی ہے، میں روکا گیا ہوں ۔ روکا جانا تین طرح سے ہوتا ہے ۔ (۱) ہاتھ سے (۲) زبان سے (۳) دل سے ۔ برے کام کو برا سمجھنا، یہ بھی اس میں داخل ہے ۔ فطرتِ سلیمہ جس بات کو برا سمجھتی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے ۔ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی بری بات سے روکنا مسلمانوں کا خاصہ ہے اور ان کو لازم ہے ۔ تبلیغ مسلمانوں کے فرائض میں داخل ہے ۔ مسلمانوں کی تباہی اسی عدم تبلیغ کی وجہ سے ہے ۔ وہ بھلا دوسروں کو کیا تبلیغ کریں گے جب کہ خود عمل نہیں کرتے ۔ اَنْ اَعْبُدَ ؛ کہ میں عبادت کروں، بندگی کروں، پوجوں ۔ اَلَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ ؛ جن کو تم پکارتے ہو، جن سے تم دعائیں کرتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوائے، خدا کو چھوڑ کر ۔ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ ؛ تم کہہ دو میں اتباع نہیں کرتا، پیروی نہیں کرتا، تمہارے قدم بقدم نہیں چلتا ۔ اَهْوَآءَكُمْ ؛ تمہارے ہوا و ہوس کی، تمہاری خواہشات کی، تمہاری خوشیوں کی، تم جو چاہتے ہو اس کی ۔ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا ؛ تب تو میں گمراہ ہوجاؤں گا ۔ اِذًا، اِذَا اَتَّبِعُ ہے ۔ جب کہ میں پیروی کروں، یعنی تمہاری پیروی تو گمراہی ہے ۔ وَمَآ اَنَا ؛ اور میں نہیں ہوں ۔ مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ؛ ہدایت پانے والوں میں، راہ یابوں میں ۔

ترجمہ :- (پیارے پیغمبر!) تم کہہ دو مجھے اس کی ممانعت کی گئی ہے کہ خدا کو چھوڑ کر ان کی عبادت کروں جن کو تم پکارتے ہو ۔ (پیارے پیغمبر!) تم کہہ دو میں تمہارے ہوا و ہوس کی اتباع نہیں کرسکتا ۔ اگر ایسا کروں تو میں یقیناً گمراہ ہوجاؤں گا (چاہِ ضلالت میں گرجاؤں گا) ۔ (پیغمبر تو ہدایت یافتہ ہوتے ہیں) میں اگر ایسا کروں تو ہدایت یافتہ نہ رہوں گا ۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہہ دو ۔ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ ؛ میں حق اور روشن مذہب اور دلیل پر ہوں ۔ مِنْ رَّبِّیْ ؛ اپنے رب کی طرف سے ۔ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؛ اور تم نے اس کی تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ کس کی تکذیب کی ؟ بَیِّنَۃٌ کی ، حجتِ الٰہی کی ۔ اس کی طرف ضمیرِ مذکر اس لئے پھیری گئی ہے کہ وہ مؤنثِ لفظی ہے ۔ جیسے بعض جگہ رحمت کی طرف مذکر کی ضمیر پھیری گئی ہے ۔ یا رَبِّــــیْ کی طرف ضمیر پھرتی ہے ۔ یعنی میں تو حق پر ہوں اور اس کی حقانیت میرے پاس واضح ہے اور تم ہو کہ نہ کسی دلیل کو مانیں ، نہ خدا کو مانیں ۔ تمہارا کام ہے جھوٹی حُجت کرنا ۔ فرشتہ پیغمبر کیوں نہیں ہوا ؟ خدا ہمارے سامنے کیوں نہیں آتا ؟ ہم باطل پر ہیں تو پتھر کیوں نہیں برساتا ؟ مَا عِنْدِیْ ؛ میرے پاس نہیں ہے ۔ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؛ جس کو تم بہ عُجلت چاہتے ہو ، جس کے ہونے کی تم جلدی کرتے ہو ۔ یعنی عذاب ۔ اِنِ الْحُكْمُ ؛ نہیں ہے حکم ۔ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ مگر اللہ کے لئے ۔ عذاب لانا ، اُس کا حکم دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ یَقُصُّ الْحَقَّ ؛ حق بیان کرتا ہے ۔ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ؛ اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔ سنبھل جانے کے لئے مہلت دے دیتا ہے ۔ اٰخِرُ الْعِلَاجِ الْكَیُّ جب کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا ، تب داغ دیا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم کہہ دو کہ میں اپنے رب کی طرف سے (مذہبِ حق) دلیلِ روشن پر ہوں ، اور تم ہو کہ اس کو جھٹلائے چلے جا رہے ہو ۔ (جھوٹے پر عذاب کا آنا اور) جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو (وہ میرے ہاتھ میں نہیں) وہ میرے پاس نہیں ۔ (ایسا) حکم تو صرف خدا کے پاس ہے ۔ وہ جو کچھ بیان فرماتا ہے حق ہے اور (جو فیصلہ کرتا ہے ، بہتر ہے) وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔

صاحبو ! آج کل ایک وبا پھیلی ہوئی ہے ۔ ہم قرآن کے سوا حدیث کو مانیں گے نہ کسی امام کے قول کو ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ (حکم دینا تو اللہ کا کام ہے) ۔ خود قرآن کی آیتوں کے مَن مانے معنٰی بیان کرتے ہیں ۔ قرآن عربی میں ہے اس کے سمجھنے کے زیادہ مستحق اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ہیں ، اصحابِؓ رسولؐ اور آئمہٗ ھُدیٰؒ ہیں ۔ عربی کی چار سطریں پڑھ نہیں سکتے ، محاوراتِ عرب سے بالکل ناواقف ، قوتِ استنباط بالکل نہیں ۔ کسی اُردو ترجمہ کو دیکھ لیا اور لگے ڈینگ مارنے کہ میں قرآن سمجھتا ہوں ۔ احکام استنباط کرتا ہوں ۔ اس جہل پر یہ شیخی ؟ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ قوانین سرکاری اُردو میں ہیں ۔ کوئی مقدمہ چلتا ہے ، کوئی کیس پیدا ہوتا ہے تو سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں ، بیرسٹر اور وکیل کو مقرر کرتے ہیں ۔ کیا تم کو عربی قرآن سمجھنے کی طاقت ہے ، جب کہ اُردو قانون سمجھنے کی لیاقت نہیں ؟ خدا سے ڈرو ، سمجھ سے کام لو ۔ جس طرح وکیلوں پر اعتماد کرتے ہو اسی طرح ائمہ پر بھی اعتماد کرو ۔ حدیث سے انکار کرنا ، توبہ توبہ ، پیغمبر سے انکار کرنا ہے ۔

محبوبِ خدا سے پھیر کے مُنھ ÷ اللہ کو شکل دکھانا کیا

مگر میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ موضوع اور ضعیف حدیثوں کو بھی مان لو۔ تحقیق کرو، تفتیش کرو، روایت کو دیکھو، درایت کو دیکھو۔ صحیح اور مشہور حدیث کو نہ ماننا بڑا خطرناک کام ہے اور متواتر کا انکار تو کفر ہے۔

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا۔

(پیغمبر جو تمہیں دیں اُسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے دور رہو)۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۵۸

قُلْ ؛ تم کہو۔ لَوْ اَنَّ عِنْدِیْ ؛ اگر میرے پاس ہوتا۔ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؛ جس کو تم بہ عجلت چاہتے ہو، جس کی تم جلدی کر رہے ہو۔ لَقُضِیَ الْاَمْرُ ؛ البتہ پورا کردیا جاتا کام، فیصلہ ہی ہو چکتا۔ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے، اس کو خوب علم ہے، وہ دانا تر ہے۔ بِالظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالموں کو، تاریک دلوں کو۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر) تم کہو "اگر میرے ہاتھ میں وہ بات ہوتی (وہ عذاب ہوتا) جس کو تم بہ عجلت طلب کر رہے ہو (جس کی تم جلدی کر رہے ہو) تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ ہو چکا ہوتا"۔ (اب تک تم نیست و نابود ہو چکے ہوتے)۔ اور اللہ (ان) ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

ان کو ڈھیل دینا، ان کو اصلاح کا موقع دینا، ان کو مہلت دینا بھی باعثِ تکذیب ہو گیا ہے۔ ظالم کہتے ہیں سچے ہو تو جھٹ پٹ عذاب کو لاؤ۔ اگر ان کی بات سن لی جاتی تو فوراً عذاب آجاتا اور وہ نیست و نابود ہو جاتے۔ جھگڑا ہی کیا رہتا؟ بہر حال خدا کی رحمت اور اس کی حکمت کا تقاضا ہے کہ دنیا چل رہی ہے ورنہ لوگ اپنے کو تباہ کرنے، خودکشی کرنے میں کیا کمی کر رہے ہیں۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۵۹

وَعِنْدَهٗ ؛ اور اس کے پاس ہیں۔ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ ؛ مَفَاتِح ؛ جمع مِفْتَح ؛ خزانہ، نیز جمع مِفْتَح وَمِفْتَاح ؛ کُنجی و کلید۔ غیب کے خزانے، غیب کی کنجیاں خدا کے پاس ہیں۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے، جہاں سے چاہتا ہے دلواتا ہے۔ غیب کی کنجیوں سے مراد وہ اسماء اور تجلیاتِ الٰہی ہیں، جن کی وجہ سے انکشافات ہوتے ہیں، اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؛ ان کو نہیں جانتا مگر وہی یعنی اللہ۔

اگر وہ کسی کو بتادے تو اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے؟ دینے والا دے رہا ہے، سکھانے والا سکھا رہا ہے، لینے والے لے رہے ہیں، سیکھنے والے سیکھ رہے ہیں۔ اگر تم بدنصیب ہو تو تم کو تمہاری بدنیتی کی وجہ سے کچھ نہ ملا، نہ مل رہا ہے۔ نہ تم نے کچھ سیکھا، نہ سیکھ رہے ہیں۔ جس کو چاہا خدا نے دیا اور سکھایا اور تم ہو کہ جلے چلے جا رہے ہو۔ تمہاری محرومیت تمہارے

جہل کی وجہ سے ہے، تمہاری بدنصیبی کی وجہ سے ہے۔ سخی داتا دیتا ہے اور فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ ؛ (تم کو جو کچھ معلوم نہ تھا وہ سب کچھ تم کو سکھا دیا) سخی دیتا ہے، بھنڈاری کے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ؛ تم پر خدا کا فضلِ عظیم ہے۔ معلوم ہے؟ ان سب کا مصداقِ اعظم کون ہے؟ فردِ اعلٰے کون ہے؟ اللہ کا حبیبؐ، محمد مصطفٰے (ﷺ)۔ تمہارے علمِ غیب سے انکار کرنے سے ہوتا کیا ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ ؛ تم ان سے کہہ دو غصّے کے مارے جل جل مرو۔

وَیَعْلَمُ ؛ اور جانتا ہے۔ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ بَرٌّ ؛ جنگل، خشکی۔ بَحْرٌ ؛ سمندر، تری۔ بَرّوبَحر ؛ خشکی وتری۔ یعنی جو کچھ خشکی وتری میں ہے۔ یعنی تمام کو خدا جانتا ہے۔ جب ضدین بیان کئے جاتے ہیں تو اس کے معنٰی ہوتے ہیں تمام۔ وَمَا تَسْقُطُ ؛ اور نہیں گرتا، نہیں ساقط ہوتا۔ مِنْ وَرَقَۃٍ ؛ کوئی پتا۔ مِنْ زائد ہے، تَسْقُطُ کا فاعل ہے۔ اِلَّا یَعْلَمُھَا ؛ مگر اللہ اس کو جانتا ہے۔ یعنی کوئی پتا نہیں جھڑتا مگر یہ کہ اللہ اس کو جانتا ہے۔ یعنی خدا کو کلیات کا بھی علم ہے اور جزئیات کا بھی۔ وَلَا حَبَّۃٍ ؛ اور کوئی دانہ نہیں۔ فِی ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ ؛ زمین کی اندھیریوں میں، ظلمتوں میں۔ کسی تاریک جگہ پڑا ہو یا زمین کے اندر گڑا ہو۔ وَلَا رَطْبٍ ؛ اور نہ کوئی تر۔ وَلَا یَابِسٍ ؛ اور نہ کوئی خشک۔ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ؛ مگر روشن کتاب میں ہے۔ اللہ کے علم میں ہے، لوحِ محفوظ میں ہے، عالمِ مثال میں ہے۔

ترجمہ :- اور اس کے (اللہ کے) پاس غیب کی کنجیاں ہیں (غیب کے خزانے ہیں)، ان کو اللہ کے سوائے کوئی نہیں جانتا (یعنی بالذات، خودبخود) اور خشکی اور تری میں جو کچھ ہے اس کو بھی وہی جانتا ہے۔ کوئی پتا نہیں گرتا (نہیں جھڑتا) مگر اس کا علم بھی خدا کو ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں ایک دانہ بھی رہتا ہے تو اس کو بھی خدا جانتا ہے اور تر و خشک جو کچھ ہے، سب ایک روشن کتاب میں ہے (علمِ الٰہی میں ہے تقدیر میں ہے، لوح محفوظ میں ہے، عالمِ مثال میں ہے)۔

صاحبو! چند بے روح نادان، روحانیات سے نابلد، خدا کی تعلیم اور اس کی سخاوت سے ناواقف، علمِ غیب کے مسئلہ کو لیے لیے پھرتے ہیں۔ جب یہ بات مسلّم ہے کہ ہمارا وجود ہی بالعرض ہے، اور اللہ کا وجود بالذات ہے جو سب صفات کا مرجع وماٰب ہے تو نہ ہمارا علم بالذات ہے نہ کوئی اور صفت بالذات ہے۔ اب رہ گیا غیب کا علم۔ خدا اپنے کسی خاص بندے کو غیب کا علم دے تو تم کون ہو جو روکنا چاہتے ہو۔ دینے والے نے دیا اور فرما بھی دیا جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا۔ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ۔ مَا عام ہے تم کو تخصیص کا کیا حق ہے۔ جس نے خدا کو جانا اس نے سب کو جانا، اجمالاً تو قطعًا جانا، تفصیل، زمانہ کو مانگتی ہے تازہ التفات کو طلب کرتی ہے۔ اپنے جہل کو اللہ کے شاگردِ خاصؐ اور شاگردانِ ممتاز پر ڈالنے سے کیا ہوتا ہے۔ ہاں تمہارا جہل تو ثابت ہوتا ہے" کارِ پاکاں راقیاس از خود مگیر" اے بے روح! اے روحانیت سے نابلد! میں مانتا ہوں کہ تجھے غیب کا علم نہیں ہے۔ مگر میں خدا کو، جنت و دوزخ کو، آنکھوں سے دیکھے بغیر جانتا ہوں، یقین کرتا ہوں۔ تجھ کو ان غیوب کا علم نہیں نہ سہی، اس میں میرا کیا نقصان ہے۔ علمِ غیب سے ناواقفیت، تیرا مسلّمہ ہے۔ اور اس تسلیم سے متعلق تو اپنا عقیدہ بیان کر رہا ہے اور میں اپنا۔ تو مسلمانوں کو کافر بتلاتا ہے اور ردِ عمل کی وجہ سے میں بھی تجھے ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع۵ ۱۴

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی ہے جو ۔ یَتَوَفّٰكُمْ ؛ تمہیں پورا لے لیتا ہے ، کام تمام کرتا ہے ۔ بِالَّیْلِ ؛ رات کے وقت ۔ وَفٰی ۔ یَفِیْ ۔ وَفَاءٌ ؛ پورا کرنا ۔ وَافِیْ ؛ پورا ۔ تَوَفِّی ؛ پورا لیا ۔ پورا لینا یا وَفَاتٌ اور تَوَفِّی دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ سُلا دینا ۔ نیند میں انسان کی سماعت ، بصارت اور بہت سی قوتیں بے کار کردی جاتی ہیں ۔ لہٰذا یہاں یَتَوَفّٰكُمْ بِالَّیْلِ کے معنٰی رات کو سُلا دینے کے ہیں ۔ دوم (۲) ، تَوَفِّی کے معنٰی مار ڈالنے کے بھی ہیں جیسے تَوَفَّهُ اللّٰهُ ؛ خدا نے اس کو مار ڈالا ۔ مُتَوَفِّیْ ؛ مار ڈالنے والا ۔ مُتَوَفّٰی ؛ جو مار ڈالا گیا ہو ، جو مر گیا ہو ۔ وَیَعْلَمُ ؛ اور جانتا ہے ۔ مَاجَرَحْتُمْ ؛ تم نے جو کمایا ۔ جَرَحَ ۔ یَجْرَحُ ۔ جَرْحًا ۔ وَجَرَاحَةً ؛ زخمی کرنا ۔ اِجْتَرَحَ شَیْئًا ؛ کسب کیا ۔ کمایا ۔ اِجْتَرَحَ السَّیِّئٰتِ ؛ گناہ کمائے ، برے کام کئے ۔ بِالنَّهَارِ ؛ دن کے وقت ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ ؛ پھر تم کو اس میں اُٹھاتا ہے ۔ یعنی دن میں ۔ یہاں تَوَفِّی سے نیند اور بَعْثٌ سے جگانا مراد لیا ہے اور یہی دو (۲) لفظ مارنے اور جِلانے کے معنی میں بھی آتے ہیں ۔ لِیُقْضٰی ؛ تاکہ پورا کیا جائے ۔ اَجَلٌ ؛ وقت ، مدتِ عمر ، موت ۔ مُسَمًّی ؛ نام زدہ ، معین ، مقررہ ۔ ثُمَّ اِلَیْهِ ؛ پھر اسی کی طرف ۔ مَرْجِعُكُمْ ؛ تمہاری واپسی ۔ مَرْجِعٌ ؛ واپسی اور رجوع کی جگہ اسمِ ظرف ۔ مَرْجِعٌ ؛ واپسی ۔ مصدرِ میمی ۔ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر تم کو بتلا دے گا ، خبردار کردے گا ۔ بِمَا كُنْتُمْ ؛ ان چیزوں سے ، اُن چیزوں کو کہ تھے تم ۔ تَعْمَلُوْنَ ؛ کرتے ، عمل کرتے ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جو تم کو رات کو پورا پورا لے لیتا ہے (تم کو سُلا دیتا ہے ، تمہارا کام تمام کرتا ہے) اور دن میں تم جو کچھ کرتے ہو اس کو جانتا ہے ۔ پھر تم کو دن میں اُٹھا بٹھاتا ہے (جگا دیتا ہے) تاکہ مُعیّنہ وقت پورا ہوجائے (اور تم عمر کے دن پورے کرو) پھر اُسی کی طرف تمہاری واپسی ہے (اُس کے دربار میں جانا ہے) پھر وہ (بتلا دے گا اور) تم کو خبردار کردے گا اُن اعمال سے کہ تم کرتے تھے ۔

اس سے پہلے کی آیت میں خدائے تعالیٰ کے علم عام سے گفتگو کی گئی تھی اور یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ تم مرو گے ، قیامت ہوگی ، دربارِ الٰہی میں جانا پڑے گا ۔ وہ صاحبِ قدرت ہے ، حساب کتاب جزاء و سزا کا مالک ہے ۔ اسی کے سلسلہ میں فرماتا ہے :-

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾

وَهُوَ الْقَاهِرُ ؛ اور وہ غالب ہے، زبردست ہے، قہر وقوت رکھتا ہے۔ فَوْقَ عِبَادِہٖ ؛ اپنے بندوں پر۔ وَیُرْسِلُ ؛ اور بھیجتا ہے، روانہ کرتا ہے، ارسال کرتا ہے۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر۔ حَفَظَةً ؛ حافظ وحفیظ کی جمع۔ نگہبان، محافظ، نگران کار، حِفاظت کرنے والے۔ حَتّٰی اِذَاجَآءَ ؛ یہاں تک کہ جب آ جائے۔ اَحَدَکُمْ ؛ تمہارے میں سے کسی ایک کے پاس۔ اَلْمَوْتُ ؛ موت، موت کا وقت۔ جب مرنے کی گھڑی آتی ہے۔ تَوَفَّتْهُ ؛ اس کو قبض کرلیتے ہیں، اس کو پورا پورا لے لیتے ہیں۔ اُس کو وفات دے دیتے ہیں۔

یہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ تَوَفّی کے معنٰی نیند طاری کرنے اور حواس معطل کرنے کے ہیں۔ یہاں مراد موت اور قبضِ روح ہے۔ قیامت میں تَوَفِّیْ روح اور تن سب کے اعتبار سے ہوگی۔ اگر کسی کو دنیا ہی میں اُٹھالے اور پورا لے لے، روح کو بھی اور تن کو دونوں کو، جیسا کہ بعض پیغمبروں کے ساتھ کیا گیا ہے تو پھر دشواری کی کیا بات ہے؟ جبرئیلؑ اس عالم میں آتے تھے پھر چلے جاتے تھے۔ اگر ادریس علیہ السلام عالمِ بالا میں منتقل ہوگئے ہوں اور ایک زمانے کے لئے عیسٰی علیہ السلام منتقل ہوگئے ہوں، معراجِ شریف میں رسولِ خداﷺ عالمِ بالا میں منتقل ہوگئے ہوں، یعنی جسمانی معراج ہوئی ہو تو تَوَفّی کے خلاف کیوں سمجھا جائے؟ خدا کی قدرت کو کیوں محدود کر رہے ہو؟ خدا جانے ان بدنصیبوں کی آنکھوں پر کہاں کے پردے پڑگئے ہیں کہ سچی بات ان کو بھائی ہی نہیں دیتی۔ اپنی ضعیف عقل و قدرت کی وجہ سے خدا کی قدرت کو محدود سمجھتے ہیں۔ عادۃً جس چیز کو نہیں دیکھتے اس کو غیر ممکن اور محال سمجھتے ہیں یہ اُن کی نادانی ہے۔

رُسُلُنَا ؛ ہمارے رسول، فرشتے۔ وَهُمْ لَایُفَرِّطُوْنَ ؛ اور وہ کچھ کمی نہیں کرتے۔ خدا کا حکم مار ڈالنے کے لئے ہوتا ہے تو مار ڈالتے ہیں، روح قبض کرتے ہیں۔ امتثالِ حکمِ الٰہی میں، حکمِ الٰہی کو بجا لانے میں کوئی کمی یا کوتاہی نہیں کرتے۔

ترجمہ :- اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے، اور تم پر محافظ اور نگران کار بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو ہمارے (بھیجے ہوئے) فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور (امتثالِ حکمِ الٰہی میں) کوتاہی نہیں کرتے (نہ کسی کو مارنے سے ڈرتے ہیں، نہ رحم کھا کر کسی کو چھوڑتے ہیں)

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝۶۲

ثُمَّ رُدُّوْا ؛ پھر وہ رد کئے گئے، واپس کئے گئے۔ اِذَا کے ماتحت ہونے کی وجہ سے ماضی مستقبل کے معنٰی میں ہے۔ یعنی وہ رد کئے جائیں گے، واپس کئے جائیں گے۔ اِلَی اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف۔ مَوْلٰهُمْ ؛ اُن کا آقا، اُن کا مالک۔ اَلْحَقِّ ؛ وہ برحق ہے۔ ہمارے پاس یعنی قرآنی زبان میں واجب الوجود نہیں بلکہ حق کہتے ہیں۔ اَلَا ؛ دیکھو، ہاں، ہوشیار، خبردار۔ لَهٗ ؛ اُس کے لئے۔ اَلْحُکْمُ ؛ حکم کرنا، فیصلہ کرنا۔ نہ کسی کو احکامِ خدا کے خلاف قانون بنانے کا حق ہے، نہ کوئی فیصلہ کرنے کا حق، نہ کسی قسم کا حکم دینے کا حق۔ وَهُوَ ؛ اور وہ۔ اَسْرَعُ ؛ جلدتر۔ اَلْحٰسِبِیْنَ ؛ حساب لینے والوں میں۔ یعنی سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہے حساب کرنے والوں کا۔ چند روزہ زندگانی پر نہ پھولو۔ دنیا کب ہمیشہ رہے گی۔ موت سر پر کھڑی ہے۔ چشمِ زدن میں آنکھیں بند ہوجائیں گی اور تمہارا حساب کتاب شروع ہوجائے گا۔

ترجمہ :- پھر وہ (جولوگ مرگئے ہیں) خدا کے دربار میں حاضر کئے جائیں گے جو ان کا مالک اور برحق آقا ہے دیکھو (نیک و بد کا) فیصلہ کرنا اُسی کے ہاتھ میں ہے (مرنے کے بعد کچھ مہلت نہ ملے گی) اور بہ سرعت تمام اللہ حساب لینے والا ہے (جو مرگیا اس کی قیامت برپا ہوگئی)۔

صاحبو! حکم دو قسم کا ہوتا ہے۔ آدمی کو ایک حکم دیا جاتا ہے۔ مثلاً حکم ہوتا ہے، نماز پڑھو۔ مگر کوئی اس پر عمل کرتا ہے اور کوئی نہیں کرتا۔ جب خود نماز کو کُنْ کا حکم دیا جاتا ہے تو نماز پیدا ہوجاتی ہے، اور آدمی نماز پڑھ لیتا ہے۔ آدمی کو جب نماز کا حکم دیا جاتا ہے تو وہ کیوں نماز نہیں پڑھتا؟ یہ اس کی فطرت کا اقتضاء ہے۔ اُس کے عینِ ثابتہ یعنی حقیقت میں نماز تھی ہی نہیں۔ اچھا! جب اس کے عینِ ثابتہ میں نماز تھی ہی نہیں تو اُس کو نماز پڑھنے کا حکم ہی کیوں دیا گیا؟ نماز پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ اس کی طبیعت کی نافرمانی ظاہر ہوجائے، دنیا دیکھ لے کہ یہ ناقص طبیعت کا ہے۔ لہذا نافرمان طبیعت والے کو حکم تو دیا گیا مگر اس کے فعل کو موجود ہونے کا حکم نہیں دیا گیا کیونکہ اس کی طبیعت کے، فطرت کے، اس کے اقتضاءِ عین کے موافق نہ تھا، اس کی حقیقت کے مطابق نہ تھا۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی طبیعت ہے
وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

خدا پر کیا الزام لگاتے ہو اپنی طبیعت کو رووَ۔ اپنے نفس کو ملامت کرو۔

قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝۶۳

قُلْ ؛ تم کہو، ذرا ان سے پوچھو تو۔ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ ؛ تم کو کون نجات دے گا۔ مِنْ ظُلُمٰتِ ؛ تاریکیوں سے۔ ان ظلمتوں اور مشکلات سے، جن سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ ظلم کے معنٰی ہیں روکنے کے، اور ظلمت کے معنٰی ہیں تاریکی، جو دیکھنے اور چلنے پھرنے سے روکتی ہے۔ ظلم، مستحق کو اس کے حق سے روکنا۔ اَلْبَرِّ ؛ خشکی۔ اَلْبَحْرِ ؛ تری، سمندر۔ تَدْعُوْنَهٗ ؛ بحالیکہ تم اس کو پکارتے ہو۔ یاد کرتے ہو۔ دُعا کرتے ہو۔ تَضَرُّعًا ؛ گڑگڑا کر، تضرع وزاری سے، عاجزی سے۔ وَخُفْیَةً ؛ اور آہستہ، چپکے چپکے، چھپ چھپ کر۔ کیا دُعائیں کرتے ہو؟ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا ؛ اللہ اگر ہم کو نجات دے، بچالے، نکال لے۔ مِنْ هٰذِهٖ ؛ ان تاریکیوں سے، ان آفات سے۔ لَنَكُوْنَنَّ ؛ البتہ ہم ہوجائیں گے۔ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ؛ شکر گذاروں میں سے۔

ترجمہ :- (اے نبی!) تم کہو، کون تم کو نجات دے گا بر و بحر کی تاریکیوں سے (خشکی و تری اور ہر طرح کی آفتوں سے) بحالیکہ تم دُعا کرتے ہو عاجزی سے اور چپکے چپکے کہ ”اگر ہم کو (اللہ) ان (آفات) سے نجات دے گا تو بے شک ہم شکر گزاروں میں سے ہوجائیں گے“۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾

قُلْ ؛ تم ہی کہہ دو ۔ اَللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ ؛ اللہ ہی تم کو نجات دے گا ، بچالے گا ۔ مِنْهَا ؛ ان آفات سے ، ان تاریکیوں سے ۔ وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ؛ اور ہر بے چینی سے ، کرب و بلا سے ۔ ثُمَّ ؛ پھر بھی ، اتنا جان کر بھی ۔ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ؛ تم شرک کرتے ہو ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ، اللہ تم کو نجات دے گا اس (آفت) سے اور ہر بے چینی سے پھر بھی تم شرک کرتے ہو ۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۗ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هُوَ الْقَادِرُ ؛ وہی قادر ہے ، وہی اس بات کو کرسکتا ہے ۔ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ ؛ کہ بھیجے ، برانگیختہ کرے ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ عَذَابًا ؛ عذاب کو ۔ مِنْ فَوْقِكُمْ ؛ تمہارے اوپر سے ۔ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ ؛ یا تمہارے پیروں تلے سے ۔ یعنی وہ (قادر) چاہے تو آسمان سے پتھر برسادے ، بجلی گرادے ، چاہے تو تمہارے پیروں تلے زلزلہ پیدا کردے ، زمین میں دھنسا دے ۔ اَوْيَلْبِسَكُمْ ؛ یا تم کو باہم گڈمڈ کردے ۔ شِيَعًا ؛ گروہ گروہ ۔ یعنی تم میں پھوٹ پیدا کردے ، نا اتفاقی ڈال دے ۔ وَيُذِيْقَ ؛ اور چکھادے ۔ بَعْضَكُمْ ؛ تمہارے بعض کو ۔ بَاْسَ بَعْضٍ ؛ بعض کی لڑائی ، جنگ ۔ یعنی تم میں ناانصافی ڈلوا کر بعض کو بعض سے لڑنے کا مزہ چکھادے ۔ اُنْظُرْ ؛ دیکھو ۔ كَيْفَ ؛ کیسا ۔ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ؛ ہم پھیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں ، مختلف طور سے نشانیاں دکھاتے ہیں ۔ لَعَلَّكُمْ ؛ شاید کہ وہ لوگ ، تا کہ وہ لوگ ۔ يَفْقَهُوْنَ ؛ سوچیں ، سمجھیں ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ، وہی اس بات پر بھی قادر ہے کہ تم پر اوپر سے یا تمہارے پیر تلے سے عذاب بھیجے یا تم میں پھوٹ ڈال دے اور بعض سے بعض کو لڑائی کا مزہ چکھادے ۔ دیکھو ہم کس طرح آیتوں کو مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سوچیں ، سمجھیں ۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

وَكَذَّبَ بِهٖ ؛ اور اس کو جھٹلایا ، اور اس کی تکذیب کی ۔ قَوْمُكَ ؛ تمہاری قوم نے ۔ وَهُوَ الْحَقُّ ؛ حالانکہ وہ حق تھا ، وہ بات ثابت تھی ۔ قُلْ ؛ کہو ۔ ان نہ ماننے والوں سے کہو ۔ لَسْتُ عَلَيْكُمْ ؛ میں نہیں ہوں تم پر ۔ بِوَكِيْلٍ ؛ وکیل ، ذمہ دار ۔ تمہارا منوانا میرا کام نہیں ۔ نہ مانو نہ مانو ، اس کی ذمہ داری تم پر ہے نہ کہ مجھ پر ۔ لِكُلِّ نَبَاٍ ؛ ہر خبر کے لئے ، ہر بات کے لئے ،

ہر پیش گوئی کے لئے ۔ مُسْتَقَرٌّ ؛ ایک مقررہ وقت ہے ، قَرَارٌ ٹھیرنا ۔ قَرٌّ ؛ سردی ۔ قُرَّۃُ عَیْنٍ ؛ آنکھوں کی ٹھنڈک ۔ کیوں کہ سردی میں سکون ہوتا ہے ۔ اِقْرَارٌ ؛ کسی بات پر جم جانا ۔ مُسْتَقَرٌّ ؛ ٹھیرنے کی جگہ ۔ یہاں وقتِ مقررہ مراد ہے ۔ یعنی جب وقت آجائے گا ، وہ چیز ہوجائے گی ، تکذیب کروگے تو اس کے وقت پر سزا مل جائے گی ۔ پیش گوئی اپنے وقت پر پوری ہوجائے گی ۔ وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ اورتم عنقریب جان لوگے ، تکذیب کا نتیجہ دیکھ لوگے ۔

ترجمہ :- اور تمہاری قوم نے اس کی تکذیب کی (قرآن کو جھٹلایا ، پیش گوئیوں کو جھٹلایا) حالانکہ وہ حق تھا ۔ تم کہو میں تمہارا ذمہ دار نہیں (تمہارے منوانے کا میں وکیل نہیں) ، ہر بات اپنے وقت پر ہوکر رہے گی (عذاب بھی آئے گا اور پیش گوئی بھی صحیح ثابت ہوجائے گی) اور اس بات کو تم عنقریب جان لوگے (اور اس کے حق ہونے کا تم کو علم ہوکر رہے گا) ۔

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

وَاِذَا رَاَیْتَ ؛ اور جب کہ اے مخاطب تو دیکھ لے ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کو جو ۔ یَخُوْضُوْنَ ؛ گفتگو کرتے ہیں ، نکتہ چینی کرتے ہیں ، اعتراضات کی بھر مار کرتے ہیں ۔ فِیْٓ اٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیات پر ، ہماری آیتوں میں گھستے ہیں ۔ خَوْضٌ ؛ پانی میں داخل ہونا ۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ تو تم ان سے اعراض کرو ۔ ان کی طرف توجہ نہ کرو ، ان کے پاس سے ٹل جاؤ ۔ حَتّٰی یَخُوْضُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ داخل ہوں ، مشغول ہوں ، لگ جائیں ۔ فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؛ اس کے سوائے دوسری باتوں میں ۔ یعنی جھوٹے اعتراضات کریں تو تم ان کے اعتراضات سنو ہی نہیں ۔ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ ؛ اور جو تمہیں شیطان بھلادے ۔ تم کو نسیان ہوجائے ، بھول میں پڑجاؤ ۔ فَلَا تَقْعُدْ ؛ تو نہ بیٹھو ۔ بَعْدَ الذِّكْرٰی ؛ یاد آنے کے بعد ۔ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم لوگوں کے ساتھ ۔ یعنی جب غفلت دور ہو تو ان ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو ۔

ترجمہ :- اور جب (اے مخاطب) تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں نکتہ چینی کرتے ہیں (اور خواہ مخواہ اعتراضات کی بھر مار کرتے ہیں) تو تم ان سے اعراض کرو (ان کے پاس سے ٹل جاؤ) یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں ۔ اور جو شیطان تم کو بھول میں ڈال دے (اور تم سے غفلت ہوجائے) تو یاد آنے کے بعد (اور یاد دہانی کے بعد) ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھو ۔

صاحبو! آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں : (۱) مذہب اور اُصولِ دین سے واقف ، حق و باطل کی تمیز رکھنے والے ۔ وہ غیر مذہب والوں سے ملیں تو کوئی برائی نہیں ۔ اُن کو ملنا چاہیئے اور اپنے دینِ اسلام کی تبلیغ کرنی چاہیئے اور (۲) جو لوگ دین سے واقف نہیں ان کو ان بدمذہب والوں سے احتراز کرنا چاہیئے ۔ پرگوئی ، فصاحت و بلاغت اور مغالطہ دہی کا بہت بڑا اثر ہے ۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ؛ بعض کی باتیں کیا ہوتی ہیں کہ ایک جادو ہوتا ہے ۔ بے علم نادان اپنے مذہب سے تو واقف نہیں اور غیر مذہب والوں کی صحبت میں جاکر بیٹھتے ہیں اور ان کی مغالطہ بازی اور سحر گوئی کا شکار ہوجاتے ہیں ۔ نادانوں کی حالت یہ ہے کہ جہاں سن لیا کہ فلاں جگہ اسپیچ ہے ، لکچر ہے ، وعظ ہے بس جاپہونچے ۔ چاہے خطیب ، لکچرار ، مذہب پر اعتراضات ہی کر رہا ہو ۔ بعض کچھ سمجھتے ہیں مگر اخلاقی جرأت نہیں کہ تردید کریں ۔ ایسی جگہ تم جاتے ہی کیوں ہو ۔ ایسی جگہ سے ٹل جاؤ ، ایسی جگہ سے اُٹھ جاؤ ۔ اگر غفلت کی وجہ سے بیٹھے رہے تو جب یاد آجائے یا کوئی یاد دلائے اس وقت ان ظالموں کے پاس سے اُٹھ جاؤ ۔ یہ کیا تباہی ہے کہ خود کو علم نہیں ، اچھے برے کی تمیز نہیں اور مغالطے بازوں کے پاس جاؤ اور اپنے دین کو برباد کرو ۔ سنی مسلمان بچپن سے اپنے مذہب کی تعلیم نہیں دیتے ۔ نادان بچے غیر مذہب والوں کی صحبت میں جاتے ہیں ، ان کی کتابیں دیکھتے ہیں ، اور اُن سے متاثر ہوجاتے ہیں ۔ لوگوں کو چاہیئے کہ جہاں کچھ شبہہ پیدا ہوا کسی عالم سے پوچھ لیا اور اس کو رفع کرلیا ۔ آج کل ایک بدتمیزی ہے کہ پھیلی ہوئی ہے ۔ وہی عالم سمجھا جاتا ہے جو یاوہ گوئی کرے ، لمبی چوڑی تقریر کرے ، فصاحت اور جرأت سے بولے ، چاہے وہ امیر حمزہ کی داستان ہی کہہ رہا ہو ۔ گھنٹوں کی تقریر سنی ، وعظ سنا ، سن کر اُٹھے ، تو ایک بات بھی یاد نہ تھی ۔ چیرز ہوئے ، تالیاں ہوئیں ، مرحبا ، واہ واہ کے نعرے ہوئے مگر سب لاحاصل ۔ کام کی بات نہ سنائی گئی نہ سنی گئی ۔ اہلِ سنت کیا ہیں ؟ ہر بدمذہب والوں کے شکار ہیں ۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دین کی تعلیم دی ہی نہیں جاتی ۔ دی بھی جاتی ہے تو رسمی ۔ شبہ کچھ اور ہے اور جواب کچھ اور دیا جاتا ہے ۔ غرض کہ کارِ دنیا تباہ اور کارِ آخرت بے راہ ۔ فَوَا اَسَفَاهُ عَلَى الْحَنِیْفَةِ الْبَیْضَاءِ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ السُّفَهَآءِ (ان بے وقوفوں کے سبب ، یکسوئی والی راہِ روشن پر افسوس ہے) ۔

وَمَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَمَا عَلَى الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؛ اور واجب نہیں متقیوں پر ۔ مِنْ حِسَابِهِمْ ؛ ان کی اعمال کی جواب دہی میں سے ۔ ان کے محاسبہ میں سے ۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کچھ ۔ وَلٰكِنْ ؛ اور لیکن ، مگر ۔ ذِكْرٰى ؛ یاددہانی ، نصیحت ۔ لَعَلَّهُمْ ؛ تاکہ وہ ، شاید کہ وہ ۔ یَتَّقُوْنَ ؛ تقویٰ اختیار کریں ، غضبِ خدا سے بچیں ، ڈریں ۔

ترجمہ :- اور متقیوں (اور پرہیزگاروں) پر ان (ظالموں) کی جواب دہی واجب نہ ہوگی ۔ مگر (ان کا کام ہے) نصیحت اور یاددہانی تاکہ وہ بھی متقی ہوجائیں (پرہیزگار بن جائیں) ۔

وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ

اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ ۚ

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ

ع ۸ / ۱۰ / ۱۴ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

وَ ؛ اور ۔ ذَرْ ؛ چھوڑ ۔ وَذَرَ ۔ یَذَرُ ؛ چھوڑنا ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کو جو ۔ اِتَّخَذُوْا ؛ بنالیا ہے ۔ دِیْنَهُمْ ؛ اپنے دین کو ، خدا کی اطاعت کو ۔ لَعِبًا ؛ کھیل ۔ وَّلَهْوًا ؛ دل لگی ، گپ شپ ، وقت گذاری ۔ وَغَرَّتْهُمْ ؛ اور ان کو دھوکہ وغرور میں ڈال دیا ہے ۔ غرور ؛ دھوکہ ، خود پسندی ، شیطان ، دھوکہ باز ۔ اَلْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ؛ دنیوی زندگی ۔ وَذَکِّرْ بِهٖ ؛ اور ان کی یاد دہانی کرو قرآن سے ۔ اَنْ تُبْسَلَ یعنی مَخَافَةَ اَنْ تُبْسَلَ ؛ اس خوف سے کہ سختی میں پڑ جائیں ۔ بَسْلٌ ؛ سختی سے ممانعت کرنا ۔ بَسَالَتٌ ؛ بہادری ، سختی ، شجاعت ۔ بَاسِلٌ ۔ بَسُوْلٌ ؛ بہادر ۔ قوی دل کا ۔ نَفْسٌ ؛ شخص ۔ بِمَا کَسَبَتْ ؛ اس سے کہ کسب کیا ، کمایا ۔ یعنی کہیں اپنے اعمالِ بد کی سزا میں گرفتار نہ ہوجائے ۔ لَیْسَ لَهَا ؛ اس نفس ، اس شخص کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا ۔ وَلِیٌّ ؛ دوست ، مددگار ، حمایتی ۔ وَلَا شَفِیْعٌ ؛ اور نہ سفارش کرنے والا ، سفارشی ۔ یعنی خدا کے سوا نہ کوئی حمایتی ہے نہ سفارشی ۔ وَاِنْ تَعْدِلْ ؛ اور اگر بدلہ دیا جائے ، اگر تم تاوان دو ۔ عدل کے معنٰی برابر کرنا ۔ کُلَّ عَدْلٍ ؛ ہر ہر قسم کا بدلہ ، ہر قسم کا تاوان ۔ لَا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؛ نہیں لیا جائے گا اس سے ۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہی ہیں وہ لوگ جو ۔ اُبْسِلُوْا ؛ سختی میں ڈالے گئے ہیں ، گرفتار ہوگئے ہیں ۔ جو عذاب میں مبتلا ہوئے ہیں ۔ بِمَا کَسَبُوْا ؛ ان اعمال سے کہ انھوں نے کمایا ، وہ اپنے کئے میں پکڑے گئے ہیں ۔ لَهُمْ شَرَابٌ ؛ ان کے لئے ہے پانی ، ان کے پینے کے لئے ہے ۔ مِنْ حَمِیْمٍ ؛ گرم پانی میں سے ۔ حُمّٰی ؛ بخار ۔ حَمِیْمٌ ؛ دوستِ پرجوش ۔ وَعَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ اور دردناک عذاب ، پرالم سزا ۔ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ؛ بہ سبب اس کے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے ، ان کے کفر کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں کا ذکر چھوڑو (ان لوگوں کی طرف توجہ نہ کرو) جنھوں نے اپنے دین کو کھیل ٹھٹا بنالیا ہے اور دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈال دیا ہے ۔ اور ان کو (قرآن سنا کر) نصیحت کرو (اور یاد دہانی کرو) ، کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے کرتوت میں آپ گرفتار ہوجائیں ، خدا کے سوا ان کا کوئی یار ہوگا نہ مددگار ۔ اگر کوئی ہر طرح کا بدلہ کرنا چاہے (تاوان دینا چاہے ، جرمانہ دینا چاہے) تو ہرگز نہ لیا جائے گا یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی بدکاریوں کی وجہ سے سختی میں پڑے ہیں ۔ ان کو پینے کے لئے کھولتا پانی ملے گا اور ان کے کفر کی وجہ سے عذابِ الیم ہوگا ۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا
بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ کَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ لَهٗٓ
اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَی الْهُدَی ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی ۭ
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

قُلْ ؛ کہو، پوچھو ۔ اَنَدْعُوْا ؛ کیا ہم پکاریں ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کو چھوڑ کر، غیرِ خدا کو ۔ مَالَا یَنْفَعُنَا ؛ جو ہم کو نفع نہیں دیتے، فائدہ نہیں دیتا ۔ وَلَا یَضُرُّنَا ؛ اور جو ہم کو ضرر نہیں دیتا، جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے نہ نقصان ہے، نہ خیر ہے نہ شر ۔ وَنُرَدُّ ؛ اور ہم رد کر دیئے جائیں، پھیر دیئے جائیں ۔ عَلٰۤی اَعْقَابِنَا ؛ ہماری ایڑیوں پر، ہم اُلٹے پیر پھیرے جائیں ۔ بَعْدَ اِذْهَدٰىنَا اللّٰهُ ؛ بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو ہدایت دی ۔ كَالَّذِیْ ؛ اس شخص کی طرح، مانند اس کے جس کو ۔ اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ ؛ جس کو خواہش کے تابع بنالیا ہو شیطانوں نے ۔ بلندی سے پستی کی طرف گرا دیا ہو ۔ راستہ بھٹکا دیا ہو ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ حَیْرَانَ ؛ حیران و پریشان ۔ حَارَ یَحَارُ حَیْرَةً ؛ پریشان ہونا، بھونچکا رہ جانا ۔ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ ؛ اس کے دوست ہیں ۔ یَّدْعُوْنَهٗ ؛ اس کو پکار رہے ہیں، بلا رہے ہیں ۔ اِلَی الْهُدَی ؛ ہدایت کی طرف ۔ ائْتِنَا ؛ ہمارے پاس آ ہماری چال پر چل ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ ؛ بے شک اللہ کی ہدایت ۔ هُوَ الْهُدٰی ؛ وہی ہدایت ہے، ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے ۔ وَاُمِرْنَا ؛ اور ہم کو امر کیا گیا ہے، حکم دیا گیا ہے ۔ لِنُسْلِمَ ؛ کہ ہم اسلام لائیں، فرماں بردار ہو جائیں، خود کو حوالے کر دیں ۔ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ رب العالمین کے ۔ وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو قائم کریں ۔ پابندی اور درستی سے نماز پڑھیں ۔ وَاتَّقُوْهُ ؛ اور اس کے غضب سے ڈرتے رہیں، اُس سے بچیں، تقویٰ اختیار کریں ۔ وَهُوَ الَّذِیْۤ ؛ اور وہی تو ہے جو ۔ اِلَیْهِ ؛ اس کی طرف ۔ تُحْشَرُوْنَ ؛ تم حشر کیے جائیں گے، جمع کیے جائیں گے تم ۔

ترجمہ :- تم پوچھو کہ کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو پکاریں جو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر (نہ ان کے ہاتھ میں خیر ہے نہ شر) اور (کیا) ہم اُلٹے پیر پھیرے جائیں، بعد اس کے کہ خدا نے ہم کو ہدایت دی، اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے (غول بیابانی نے) راستہ بھٹکا کر زمین میں حیران (و پریشان) کر دیا ہو، (اور) اس کے چند دوست ہیں جو اس کو (بزعمِ خود) ہدایت کی طرف بلاتے ہیں کہ ہماری طرف آ (پکارتے ہیں کہ ادھر آ، ہمارا راستہ چل) ۔ تم کہو ہدایت تو خدا کی ہدایت ہے اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے فرماں بردار ہو جائیں، اور پابندی و درستی سے نماز پڑھیں اور تقویٰ اختیار کریں ۔ اور وہی تو ہے جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا (اُسی کے پاس تم سمیٹے جاؤ گے) ۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ ۬ؕ

قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿٧٣﴾

الثلثة

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی ہے جس نے ۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ۔ بِالْحَقِّ ؛ بجا طور پر، ٹھیک طریقہ پر ۔ اُس طرح جس طرح اس کو ہونا چاہیے ۔ وَیَوْمَ یَقُوْلُ ؛ اور جس روز وہ فرمائے گا، حکم دے گا ۔ كُنْ ؛ ہو جا، كُنْ کا حکم کس کو دے گا ؟ ہر چیز کی حقیقت کو، عینِ ثابتہ کو، ماہیت کو، طبیعت کو، اور عینِ ثابتہ پر، معلومِ الٰہی پر، اپنے اسماء

وصفات کی تجلی فرماتا ہے۔ فَیَکُوْنُ ؛ پھر وہ چیز ہو جائے گی۔ قَوْلُہُ الْحَقُّ ؛ اس کا قول برحق ہے، اس کا فرمودہ درست ہے۔ اس کا کہا سچ ہے۔ وَلَہُ الْمُلْکُ ؛ اور پادشاہی اسی کی ہے۔ یَوْمَ یُنْفَخُ ؛ جب کہ پھونکا جائے گا۔ فِی الصُّوْرِ ؛صور میں۔ جس دن بگل بجے گا، نرسنگا پھنکے گا۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ؛ وہ غیب کی باتیں بھی جانتا ہے اور ظاہر کی بھی۔ چھپی اور کھلی سب کو جانتا ہے۔ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ؛ اور وہ باحکمت اور باخبر ہے، جو کرتا ہے جان بوجھ کر کرتا ہے، مناسب کرتا ہے۔

ترجمہ:- اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو دُرست طریقہ پر بنایا۔ اور اس دن (قیامت کے دن) جس چیز کو فرمائے گا ہو جا، بس وہ ہو جائے گی، اُس کا قول برحق ہے (اس کا فرمودہ برحق ہے)۔ اور اسی کی بادشاہت ہے (قیامت میں) جس دن صور پھونکا جائے گا۔ (لوگوں کی ظاہری حکومت باقی نہ رہے گی) وہ غیب اور شہادت دونوں کو جانتا ہے (کھلے اور چھپے سب کو جاننا اسی کا کام ہے) اور وہی باحکمت اور باخبر ہے (جو کرتا ہے جان بوجھ کر کرتا ہے اور مناسب کرتا ہے)۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ لِاَبِیْہِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِھَۃً اِنِّیْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۴﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام توحید کی دعوت دینے میں سب کے پیشوا ہیں۔ یہودی، نصرانی، مسلمان، سب ان کو مانتے ہیں۔ اُن کے قصہ میں ایک سچے موحد، خدا پرست کا نمونہ ملتا ہے۔ اس واسطے فرماتا ہے:-

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ ؛ اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے کہا۔ لِاَبِیْہِ اٰزَرَ ؛ اپنے باپ یا چچا کو جس کا نام آزر تھا۔ اَتَتَّخِذُ ؛ کیا تم بنا لیتے ہو، مانتے ہو؟ اَصْنَامًا ؛ بتوں کو۔ اٰلِھَۃً ؛ خدا، دیوتا، معبود۔ اِنِّیْ اَرٰىکَ ؛ میں تم کو دیکھتا ہوں، سمجھتا ہوں۔ وَقَوْمَکَ ؛ اور تمہاری قوم کو۔ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؛ ظاہر گمراہی میں۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا، کیا تم بتوں کو خدا مانتے ہو (اپنا معبود سمجھتے ہو)؟ میں تو تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ﴿۷۵﴾

وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح سے۔ نُرِیْ ؛ ہم دکھا دیتے ہیں۔ اِبْرٰھِیْمَ ؛ ابراہیم کو۔ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی۔ وَلِیَکُوْنَ ؛ تاکہ ابراہیم ہو جائیں۔ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ؛ کامل یقین والوں میں سے۔

ترجمہ:- اور ہم اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھا دیتے ہیں تاکہ وہ (دیکھ کر) کامل یقین والوں میں سے ہو جائیں (اور ان کا علم الیقین، عین الیقین ہو جائے)۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾

فَلَمَّا ؛ پھر جب ۔ جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ ؛ رات ہوئی ، چھا گئی ان پر رات کی اندھیری ۔ رَاٰکَوْکَبًا ؛ ایک تارے کو دیکھا ۔ آسمان پر تو بہت سے تارے ہیں ، پھر ایک تارے کے کیا معنے ؟ کیا کسی بڑے تارے کو دیکھا ؟ مثلاً شعرائے یمانی ، زہرہ مشتری ۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ کَوْکَبٌ سے مراد تجلیِ الٰہی ہے ۔ پیغمبر تو ستارے کو دیکھ کر ہرگز خدا نہیں سمجھ سکتے ۔ یا دشمنوں کو قائل کرنے کے لئے ایسا فرمایا ہو ۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ هٰذَا رَبِّیْ ؛ یہ میرا خدا ہے ؟ کیا یہ میرا رب ہے ؟ فَلَمَّا ؛ پھر جب ۔ اَفَلَ ؛ غروب ہوا ۔ وہ تجلی موقوف ہوگئی ۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ لَآ اُحِبُّ ؛ میں نہیں چاہتا ، میرا مقصود نہیں ۔ الْاٰفِلِیْنَ ؛ غروب ہونے والوں کو ، غروب ہونے والے ۔

ترجمہ :- پھر جب رات کی اندھیری ان پر چھا گئی ایک روشن تارے کو دیکھا (یا ایک تجلی کو ملاحظہ کیا) ، کہا ہاں یہ میرا رب ہے ؟ (کیا یہ میرا رب ہوسکتا ہے ؟) ۔ پھر وہ جب ڈوب گیا (غروب ہوگیا) تو کہا ، میں غروب ہونے والوں کو نہیں چاہتا (وہ میرا مقصود نہیں) ۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾

فَلَمَّا ؛ پھر جب ۔ رَاَالْقَمَرَ ؛ چاند کو دیکھا ۔ بَازِغًا ؛ روشن ، چمکتا ہوا ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ هٰذَا رَبِّیْ ؛ یہ میرا رب ہے ؟ استفہام انکاری ہے ، یا بُت پرستوں کو عاجز کرنے کے لئے ایسا فرمایا ۔ فَلَمَّآ اَفَلَ ؛ پھر جب غروب ہوگیا ، چھپ گیا ، ڈوب گیا ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ لَئِنْ ؛ البتہ اگر ۔ لَمْ یَهْدِنِیْ ؛ ہدایت نہیں کی مجھ کو ، اگر خدا مجھے راستہ نہ بتائے ۔ رَبِّیْ ؛ میرا رب ، میرا خدا ۔ لَاَكُوْنَنَّ ؛ تو البتہ میں ہوجاؤں گا ۔ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ؛ گمراہ قوم سے ، اُن لوگوں میں سے جو گمراہ ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جب چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے ؟ پھر جب وہ (چاند بھی) چھپ گیا (غروب ہوگیا) تو کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرے تو البتہ میں گمراہ لوگوں میں سے ہوجاؤں گا ۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ

فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

فَلَمَّا ؛ پھر جب ۔ رَاَالشَّمْسَ بَازِغَةً ؛ دیکھا سورج کو چمکتا ہوا ، روشن ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ هٰذَا رَبِّیْ ؛ یہ میرا رب ہے ؟ هٰذَآ اَكْبَرُ ؛ یہ دوسروں سے بڑا ہے ۔ فَلَمَّآ اَفَلَتْ ؛ پھر جب آفتاب بھی ڈوب گیا ، غروب ہوگیا ، نظروں سے چھپ گیا ۔ قَالَ یٰقَوْمِ ؛ کہا اے میری قوم ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ بَرِیْٓءٌ ؛ بیزار ہوں ، بری ہوں ۔ بَرَاءَةٌ ؛ ذمہ دار نہ ہونا ۔ مِمَّا تُشْرِكُوْنَ ؛ ان چیزوں سے کہ جن سے تم شرک کرتے ہو ، خدا کی بالذات صفتوں کو ماسوا اللہ میں ثابت کرتے ہو ، خدا کی

صفتِ خاصہ میں دوسروں کو شریک کرتے ہو۔ جو صفات خدائے تعالٰی میں بالذات ہیں ان کو خدا کے دوسرے بندوں میں ثابت کرتے ہو۔ جیسے تم زندہ ہو، علم رکھتے ہو، قدرت رکھتے ہو، مرے ہوؤں کو بھی بالعرض علم و قدرت رکھتے ہیں کہیں تو شرک نہیں ہوتا۔ صفتِ خاصہ اور بالذات صفت کسی مخلوق میں ماننے سے شرک ہوتا ہے اور نسبتِ مجازی سے شرک نہیں ہوتا۔

ترجمہ :- پھر جب (ابراہیم نے) آفتاب کو روشن دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے؟ یہ بڑا ہے۔ جب وہ (آفتاب بھی) غروب ہوگیا تو فرمایا اے میری قوم! میں ان تمام چیزوں سے بری ہوں جن کو تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔

صاحبو! شَمْسٌ عربی میں مؤنثِ لفظی ہے اس کے لئے مذکر لفظ کسی خاص اعتبار سے لاسکتے ہیں۔ لہذا شَمْسٌ کے لئے بَازِغَةً صفتِ مؤنث لایا۔ اور ابراہیم علیہ السلام هٰذَا مذکر اسمِ اشارہ لائے۔ هٰذَا کے ساتھ رَبِّیْ ہے جو مذکر لفظ چاہتا ہے۔

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ أَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ

وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٠﴾

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اور چیزیں تو کیا ہیں، آفتاب بھی طلوع کرتا ہے اور غروب ہوتا ہے تو وہ متغیر ہے اور جو متغیر ہے وہ حادث ہے اور جو حادث ہے وہ رب ہو نہیں سکتا۔ اس واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:-

اِنِّیْ ؛ بے شک میں نے۔ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ ؛ اپنا منہ پھیر لیا، میں متوجہ ہوگیا، اب میرا رخ ہے۔ لِلَّذِیْ ؛ اس ذاتِ پاک کی طرف جس نے۔ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو۔ حَنِیْفًا ؛ یک طرفہ ہوکر، یک رو، یک دل، یک زبان ہوکر۔ وَمَآ اَنَا ؛ اور میں نہیں ہوں۔ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؛ مشرکوں میں سے۔ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؛ اور ان سے حجت بازی کی ان کی قوم نے۔ ابراہیم علیہ السلام سے ان کی قوم نے جو بُت پرست تھی، ستارہ پرست تھی بے کار حجتیں کیں تو انھوں نے فرمایا۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا۔ اَتُحَآجُّوْنِّیْ ؛ کیا تم مجھ سے حجت بازی کرتے ہو۔ فِی اللّٰهِ ؛ اللہ کے متعلق۔ وَقَدْ هَدٰىنِ ؛ حالانکہ اللہ نے مجھے ہدایت کی ہے، مجھے صحیح راستہ بتایا۔ وَلَآ اَخَافُ ؛ اور میں نہیں ڈرتا۔ مَا تُشْرِكُوْنَ ؛ ان معبودوں سے جن کو تم اللہ کا شریک بناتے ہو۔ یعنی سچا مسلمان نہ شیخ صدو سے ڈرتا ہے نہ نرسو سے ڈرتا ہے اور نہ کسی اور کا اس کو خوف ہوتا ہے۔ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ ؛ مگر یہ کہ چاہے۔ رَبِّیْ ؛ میرا رب۔ شَیْئًا ؛ کچھ، اگر کسی کے اعمالِ بد کی وجہ سے کوئی نقصان بھی پہنچتا ہے تو صرف جسمانی حد تک۔ ابلیس بھی صرف وسوسہ ڈال سکتا ہے، کسی کو زبردستی کافر نہیں بنا سکتا۔ وَسِعَ رَبِّیْ ؛ میرے اللہ کو ہر قسم کی سمائی ہے۔ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؛ ہر چیز کو، بلحاظِ علم کے۔ یعنی خدائے تعالٰی ہر شئے کو جانتا ہے۔ جزئیات، کلیات سب اس کو معلوم ہیں۔

اَفَـلَا تَتَـذَکَّرُوْنَ ؛ کیا یہ سن کر بھی تم نصیحت نہیں لیتے ۔ کیا اتنی بات یاد دہانی کے لئے کافی نہیں ہے؟ جب وہ سب چیزوں کو جانتا ہے تو اس سے کیوں نہیں ڈرتے ؟

ترجمہ :- میں نے اپنا رُخ یک طرفہ (یک دل و یک زبان) ہوکر اس (پروردگار) کی طرف کردیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ، اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو (خدا سے) شرک کرتے ہیں ۔ (ابراہیم سے) ان کی قوم نے بے کار حجتیں کیں ، انھوں نے (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کیا تم اللہ کے متعلق مجھ سے حجت بازی کرتے ہو ، حالانکہ اس نے مجھے صحیح راستہ بتایا ہے ۔ میں (تمہارے ان معبودوں سے) جن سے تم شرک کرتے ہو ہرگز نہیں ڈرتا ۔ میرا رب سب کچھ جانتا ہے ، اس کا علم بہت وسیع ہے ۔ کیا تم اب بھی نہیں سمجھتے (نصیحت نہیں حاصل کرتے) ۔

وقف لازم

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَكَيْفَ اَخَافُ ؛ بھلا میں کس طرح ڈرسکتا ہوں ۔ مَـآ اَشْـرَكْتُمْ ؛ ان بتوں سے ، ان ارواحِ خبیثہ سے جن سے تم شرک کرتے ہو ۔ وَلَا تَخَافُوْنَ ؛ اور تم نہیں ڈرتے ۔ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ ؛ کہ تم نے شرک کیا ۔ بِاللّٰهِ ؛ خدا سے ۔ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ ؛ ان مباحثات سے جن کے متعلق اس نے یعنی اللہ نے نہیں اُتاری ۔ عَـلَيْـكُـمْ ؛ تم پر ۔ سُـلْـطٰـنًـا ؛ کوئی قوت ، سند ۔ فَـاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ ؛ تو پھر ان دو گروہوں میں سے کون ۔ کیا خدا پرست یا بُت پرست ، کیا خدا سے ڈرنے والے اور نہ ڈرنے والے ۔ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ؛ امن کے زیادہ مستحق ہیں ۔ اِنْ كُـنْـتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو کچھ علم ہے ۔ اگر تم اس بات کو جانتے ہوتے تو ہرگز ایسا نہیں کرتے ، اگر تم جانتے تو کیا اچھا ہوتا ۔

ترجمہ :- بھلا میں (ماسوا اللہ سے) جن کو خدا کا تم شریک بناتے ہو کیوں کر ڈرسکتا ہوں حالانکہ تم اللہ سے شرک کرکے بھی نہیں ڈرتے ۔ جس کے متعلق (اس نے) کوئی سند تم پر نہیں اُتاری (تمہاری اس بُت پرستی پر کوئی سند نہیں اس میں کسی قسم کی قوت نہیں) تو پھر (ہم اور تم) ان دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ مستحقِ امن ہیں (ہم بے فکر رہنے کے قابل ہیں یا تم) اگر تم اس بات کو جانتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے ۔

ع ۹ / ۱۵

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾

اَلَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایماندار ، جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ۔ وَلَـمْ يَلْبِسُوْٓا ؛ اور ملا نہیں دیا ، گڈمڈ نہیں کردیا ۔ اِيْـمَانَهُمْ ؛ اپنے ایمان کو ۔ بِظُلْمٍ ؛ ظلم سے ۔ یہاں ظلم سے مراد '' اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ '' میں کا '' ظلم '' ہے یعنی شرک ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ وہی

لوگ ہیں ۔ لَهُمُ الْاَمْنُ ؛ کہ ان کو امن ہے ، بے فکری ہے ۔ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؛ اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ، وہی صحیح راستے پر ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم عظیم (یعنی شرک) سے نہیں ملایا ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۔

صاحبو ! واضح ہو کہ اور بُت پرستوں میں ، ستارہ پرستوں کو زیادہ امتیاز ہے ۔ ان کے خیال کے مطابق ہر ستارے کی ایک روح ہے ۔ جس روح کی پرستش کرتے ہیں اور اس سے کام لینا چاہتے ہیں اس سے مناسبت پیدا کی جاتی ہے ۔ ان کے خیال میں ہر ایک ملک ، ایک ستارے کے ماتحت ہے ۔ رنگوں کی بھی ستاروں سے مناسبت ہوتی ہے ۔ خوشبوؤں میں سے خاص خاص ستاروں کے لئے خاص خاص خوشبوئیں ہیں ۔ ہر کام کے لئے بھی ایک ستارے کی روح متعین ہے ۔ جس ستارے سے کام لینا چاہتے ہیں اس سے ہر قسم کی مناسبت پیدا کر کے ستارے کی خوشامد میں لمبے چوڑے منتر اور دُعائیں کی جاتی ہیں ، تب کہیں کوئی کام نکلتا ہے ۔ مگر جو موحد ہوتا ہے ، خدا کا بندہ ہوتا ہے وہ بجائے دوسروں پر حکومت کرنے کے خود کو خدا کے حوالے کرتا ہے ۔ خدا جو کرے اس سے راضی رہتا ہے ۔ اگر کوئی وحی یا الہام خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہو تو اس پر عمل کرتا ہے ۔ وہ پکارتا ہے : میں اپنا رُخ یک طرفہ ہو کر اس خدا کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا" ۔ بھلا ایسا شخص کسی ستارے کی روح کو کیا مانے گا اور کسی سے کیا ڈرے گا ۔ یاد رکھو جو خدا سے ڈرے گا وہ کسی سے کیا ڈرے گا ؟ جو خدا کو چاہتا ہے وہ کسی کو نہیں چاہتا ۔ خدا ہی کچھ دے دے تو شکریہ کے ساتھ لے لیتا ہے ۔ رضاء وتسلیم اس کا کام ، بندگی اس کا مقصد ہے ۔ بے مقصود جینا اس کی مراد ہے ۔ دنیا اس کی اطاعت کرتی ہے اور وہ اپنے مالک کی اطاعت کرتا ہے ۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭاِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ۙ

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا ؛ اور یہ ہماری حجت ہے ، دلیل ہے ۔ حَجَّ ۔ يَحُجُّ کے معنٰی ہیں غالب ہونا ۔ حجت اور دلیل سے غلبہ پیدا ہوتا ہے ، دعوے میں قوت پیدا ہوتی ہے ۔ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ہم نے اس حجت اور دلیل کو ابراہیم کو دیا ۔ عَلٰى قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم کے مقابل ۔ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ ؛ ہم درجے بلند کرتے ہیں ، عالی مرتبت بناتے ہیں ۔ مَنْ نَّشَاۗءُ ؛ ہم جس کو چاہتے ہیں ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ؛ حکمت اور علم والا ہے ۔ جو کرتا ہے مناسب کرتا ہے ، جان بوجھ کر کرتا ہے ۔ جب خدائے تعالیٰ نے آسمان و زمین کی بادشاہت سے خبردار کر دیا تو اس سرفرازی میں سے ان کی اولاد کی سرفرازی بھی ہوئی ۔ فرماتا ہے : وَوَهَبْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو دیا ۔ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؛ اسحاق و یعقوب کو ۔ ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام تھے ۔ ان کی اولاد میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ۔ ابراہیم علیہ السلام کے

چھوٹے فرزند اسحاق علیہ السلام، ان کے فرزند یعقوب علیہ السلام، ان کے فرزند یوسف علیہ السلام ۔ کُــلًّا هَـدَيْـنَـا ؛ ہم نے
ان سب کو ہدایت کی، پیغمبری سے سرفراز کیا ۔ وَنُـوْحًـا هَـدَيْـنَـا مِنْ قَبْلُ ؛ اور ابراہیم سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت و نبوت
سے سرفراز کیا ۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ ؛ اور ان کی (ابراہیم کی) اولاد سے ہے ۔ اور ان کی نسل سے ہے ۔ ذَرَّ ۔ يَذِرُّ ؛ پھیلنا ۔ منتشر
ہونا ۔ ذُرُوْر ؛ سفوف ۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهَارُوْنَ ؛ اور ابراہیم کی اولاد سے ہیں ۔
اور ہم نے ابراہیم کو دیا ۔ داؤد اور سلیمان اور ایوب و یوسف و موسٰی و ہارون کو ۔ وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ نَجْزِىْ ؛ ہم جزا
دیتے ہیں ۔ بدلہ دیتے ہیں ۔ اَلْمُحْسِنِيْنَ ؛ حُسنِ عمل والوں کو، نیکوکاروں کو ۔

ترجمہ :- اور یہ ہماری حجت ہے، (دلیل ہے) اسے ہم نے ابراہیم کو دیا تاکہ وہ اپنی قوم کے مقابل پیش کریں
ہم جسے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کرتے ہیں، (عالی مرتبت بناتے ہیں) ۔ بے شک آپ کا
رب حکمت اور علم والا ہے (جو کرتا ہے جان بوجھ کر کرتا اور مناسب کرتا ہے) ۔ اور ہم نے اسے (ابراہیم کو
ایک بیٹا) اسحٰق دیا اور (ایک پوتا) یعقوب دیا ۔ ہم نے ان سب کو ہدایت کی (پیغمبری سے سرفراز کیا) ۔
اور ابراہیم سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت (و نبوت) سے سرفراز کیا تھا اور ان کی (ابراہیم کی) اولاد
میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسٰی اور ہارون کو ۔ اور اسی طرح ہم
نیک کام کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں (بدلہ دیتے ہیں) ۔

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۵

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۶

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۸۷

وَزَكَـرِيَّـا وَيَـحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؛ اور زکریا و یحیٰی و عیسٰی و الیاس کو بھی دیا، یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد
میں سے ہیں ۔ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ یہ سب نیک ہیں، اچھے ہیں ۔ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؛ اور ابراہیم کو
ہم نے اسمٰعیل اور یسعؑ اور یونس ولوط کو بھی دیا ۔ وَكُـــلًّا فَضَّلْنَا ؛ اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے فضیلت دی ۔ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ؛ اس زمانہ کے لوگوں پر ۔ اَلْعٰلَمِيْنَ میں الف لام حضور کا ہے ۔ جیسا اَلْيَوْمَ ؛ آج کا دن ۔ اَلْاٰنَ ؛ اس آن ۔
وَمِنْ اٰبَـآئِهِمْ ؛ اور ان کے آبا و اجداد سے ۔ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؛ اور ان کی اولاد سے ۔ وَاِخْوَانِهِمْ ؛ اور ان کے بھائیوں سے ۔
وَاجْتَبَيْـنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو منتخب کیا، برگزیدہ کیا ۔ وَهَـدَيْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کی ہدایت و رہنمائی کی ۔ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ؛ سیدھے راستے کی طرف ۔

ترجمہ :- (اور ہم نے نبوت و ہدایت سے سرفراز کیا) زکریا و یحیٰی اور الیاس و عیسیٰ کو اور یہ سب نیک ہیں اور اسمٰعیل و یسع و یونس اور لوط کو بھی (ہم نے نبوت و ہدایت سے سرفراز کیا) اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو ان کے زمانے کے لوگوں پر فضیلت دی، اور اُن کے آبا و اجداد میں سے اور اُن کی اولاد میں سے اور بھائیوں میں سے (بھی بعض کو نبوت و ہدایت دی) اور ان کو برگزیدہ کیا اور اُن کو سیدھا راستہ بتایا۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ ہے۔ هُدَى اللّٰهِ ؛ اللہ کی ہدایت، اس کی رہنمائی۔ يَهْدِىْ بِهٖ ؛ اس سے ہدایت کرتا ہے۔ اس پر چلاتا ہے۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ وہ جس کو چاہتا ہے۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے۔ وَلَوْ اَشْرَكُوْا ؛ اور اگر وہ شرک کرتے۔ لَحَبِطَ عَنْهُمْ ؛ تو ان سے اکارت ہوجاتے، ضائع ہوجاتے۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال، جو کچھ کہ نیک کام وہ کرتے تھے۔

ترجمہ :- یہ ہے اللہ کی ہدایت، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے) اُس پر چلاتا ہے۔ اور اگر وہ شرک کرتے تو جو کچھ وہ نیک کام کیا کرتے تھے سب ضائع اور اکارت ہوجاتے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ ؛ یہی وہ لوگ ہیں جن کو۔ اٰتَيْنٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو دی۔ اَلْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ؛ کتاب اور شریعت و حکومت اور پیغمبری و نبوت۔ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا ؛ پھر اگر ان باتوں سے کفر کریں، ان کو نہ مانیں۔ هٰٓؤُلَآءِ ؛ یہ لوگ۔ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا ؛ تو ہم نے ان باتوں کے لئے مقرر کیا۔ قَوْمًا ؛ ایسوں کو، ایسی قوم کو۔ لَيْسُوْا ؛ نہیں ہیں۔ بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ؛ ان چیزوں سے انکار کرنے والے۔

ترجمہ :- یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور (شریعت) وحکومت اور نبوت عطا کی۔ پھر اگر یہ لوگ اس کو (ان مذکورہ اُمور کو) نہ مانیں تو اس کے لئے ہم نے ایسے لوگوں کو مقرر کیا جو ان (چیزوں) کے منکر نہیں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ

١٠ ع ٨ ١٢

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ۔ هَدَى اللّٰهُ ؛ اللہ نے ان کو ہدایت کی ۔ فَبِهُدٰهُمُ ؛ ان ہی کی ہدایت پر ۔ اِقْتَدِهْ ؛ اقتدا کرو ، پیروی کرو ۔ اُن ہی کی چال پر چلو ، اُن کی رہنمائی کی اتباع کرو ۔ قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ لَآ اَسْئَلُكُمْ ؛ میں تم سے سوال نہیں کرتا ، کچھ نہیں مانگتا ۔ عَلَيْهِ ؛ اس پر ۔ اَجْرًا ؛ اُجرت ، عوض ، بدلہ ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ؛ یہ نہیں ہے مگر ۔ ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ عالمین کے لئے یاد دہانی ، ساری دنیا کے لئے پند و نصیحت ۔

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ۔ تم بھی (اُن کے قدم بہ قدم چلو) ان کی ہدایت کی اتباع کرو (اے رسولِ کریم !) تم کہہ دو میں تم سے اس پر کچھ عوض نہیں مانگتا (کچھ بدلہ نہیں چاہتا) ۔ یہ تو (سب کے لئے یاد دہانی ہے) ساری دنیا کے لئے پند و نصیحت ہے ۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩١﴾

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کی قدر نہیں کی ۔ حَقَّ قَدْرِهٖ ؛ جس قدر اس کی قدر کرنی چاہیئے تھی ۔ اِذْ قَالُوْا ؛ جب کہ انھوں نے کہا ۔ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ خدا نے نہیں اتارا ۔ عَلٰى بَشَرٍ ؛ کسی آدمی پر ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ ؛ کس نے کتاب اُتاری ۔ اَلَّذِيْ ؛ جو ۔ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى ؛ لائے اس کو موسیٰ ۔ نُوْرًا وَّهُدًى ؛ نور اور ہدایت بنا کر ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ تَجْعَلُوْنَهٗ ؛ جس کو تم بنا دیتے ہو ۔ قَرَاطِيْسَ ؛ جمع قِرْطَاسٌ ؛ کاغذ ۔ اوراقِ پریشاں ۔ تُبْدُوْنَهَا ؛ جس میں سے بعض کو تو ظاہر کرتے ہو ۔ وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ؛ اور ان میں سے بہت سوں کو چھپاتے بھی ہو ۔ وَعُلِّمْتُمْ ؛ اور اس کے ذریعہ سے تم کو تعلیم دی گئی ۔ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا ؛ جن کا تم کو علم نہیں تھا ۔ اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؛ نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا ۔ قُلِ اللّٰهُ ؛ تم اللہ کا نام لو ۔ تم کہو اللہ ہی نے نازل کی تھی ۔ یہ سب اللہ کا اُتارا ہوا ہے ۔ ثُمَّ ذَرْهُمْ ؛ پھر ان کو چھوڑ دو ۔ فِيْ خَوْضِهِمْ ؛ اپنی بکواس میں ، ڈھکوسلوں میں ، اپنی واہی تباہی باتوں میں ۔ يَلْعَبُوْنَ ؛ کھیلتے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے اللہ کی جتنی قدر کرنی چاہیئے تھی نہیں کی جب کہ انھوں نے کہا خدا نے کسی آدمی پر کچھ بھی نہیں اُتارا (یہ سب من گھڑت باتیں ہیں) ۔ (اے پیغمبر !) تم کہو (تم ان سے پوچھو) وہ کتاب

کس نے اُتاری جس کو موسیٰ لائے تھے، جو لوگوں کے لئے (سراپا) نور و ہدایت تھی جس کو تم اوراقِ پریشاں بنا کر رکھے ہو؟ ان میں سے تم بعض کو تو ظاہر کرتے ہو اور بہت سے حصّوں کو چھپاتے بھی ہو اور تم کو (اس کتاب کے ذریعہ سے) ان باتوں کا علم دیا گیا جن کو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا۔ (پیغمبر!) تم اللہ کہو (تم کہو یہ سب خدا کا اُتارا ہوا ہے) پھر ان کو ان کی ڈھکوسلے بازیوں میں چھوڑ دو (وہ جو چاہیں بے فائدہ باتیں کیا کریں)۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَهٰذَا كِتٰبٌ ؛ اور یہ کتاب ہے۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ جس کو ہم نے اتارا، نازل کیا۔ مُبٰرَكٌ ؛ بابرکت ہے، مبارک ہے۔ مُصَدِّقُ ؛ تصدیق کرتی ہے۔ اَلَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ ان تمام کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں، اس کے سامنے ہیں۔ تمام آسمانی کتابیں سچ ہیں۔ قرآن سب کی تصدیق کرتا ہے، عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں۔ بعض احکام حسبِ ضرورت تمام زمانوں میں تبدیل ہوتے رہے، اس پر بھی تمام آسمانی کتابیں دلالت کرتی ہیں۔ وَلِتُنْذِرَ ؛ اور تاکہ آپ ڈرائیں، خوفناک خبروں کی اطلاع دیں، نقصان رساں چیزوں کو بتادیں۔ اُمَّ الْقُرٰى ؛ مکہ شریف۔ بڑا قریہ۔ قدیم شہر۔ وَمَنْ حَوْلَهَا ؛ اور ان لوگوں کو جو اس کے اطراف رہتے ہیں۔ اہلِ مکہ اور ماحول کے لوگ عربی دان ہونے کی وجہ سے مخاطبِ اول ہیں۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، دربارِ الٰہی میں جانے کو حق سمجھتے ہیں، خدا کے پاس جواب دہی کو یقینی سمجھتے ہیں۔ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؛ وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ وَهُمْ ؛ اور وہ لوگ۔ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ؛ اپنی نماز اور دُعاؤں کے پابند ہیں، اس کی حفاظت کرتے ہیں، وقت پر ادا کرتے ہیں۔

ترجمہ:- یہ مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے اُتارا ہے، وہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور تاکہ آپ اہلِ مکہ اور اس کے اطراف کے لوگوں کو (نقصان رساں چیزوں سے) ڈرائیں اور جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں (وہ قرآن کو بھی مانتے ہیں) اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وہی لوگ اپنی (دُعاو) نماز کے پابند بھی ہیں (کیونکہ نماز ہر قسم کی بری باتوں سے روکتی ہے)۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِىَ اِلَىَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَىْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ

فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنِ افْتَرٰی ؛ اس شخص سے جس نے افتریٰ کیا ، جھوٹ باندھا ۔ عَلَی اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ كَذِبًا ؛ جھوٹ کو ۔ اس میں لغت کے لحاظ سے کَذِبًا ۔ کِذْبًا ؛ بھی کہہ سکتے ہیں ۔ کَذِبًا ، اِفْتَرٰی کا مفعول ہے یا کَذِبًا چونکہ افتراء کے معنٰی میں ہے لہٰذا مفعولِ مطلق بھی ہوسکتا ہے ۔ اَوْقَالَ ؛ یا وہ کہے ۔ اُوْحِیَ اِلَیَّ ؛ میری طرف وحی کی گئی ۔ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ ؛ حالانکہ نہیں وحی کی گئی اس کی طرف کچھ ۔ وَمَنْ قَالَ ؛ اور جو کہے ۔ سَاُنْزِلُ ؛ میں بھی اُتاروں گا ، اُتار سکتا ہوں ۔ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ مثل اس کے کہ اللہ نے اُتارا یعنی قرآن کا جواب دے سکتا ہوں ۔ قرآن کا جواب تو کیا دے سکتا ہے ۔ بے دلیل دعویٰ کر کے اپنی حماقت ثابت کرتا ہے ۔ ان مدعیانِ نبوت کا کیا حال ہوگا ؟ وَلَوْتَرٰی ؛ اے مخاطب اگر تو دیکھے ۔ اِذِالظّٰلِمُوْنَ ؛ جب کہ ظالم لوگ ۔ فِیْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ؛ موت کی سختیوں میں ہوں گے ۔ غَمْر ؛ ڈھانکنا ، چھا جانا ۔ غِمَار ؛ اتنا پانی کہ آدمی اس میں ڈوب جائے ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور فرشتے ۔ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ؛ اپنے ہاتھ بڑھائے ہوئے ہیں ۔ بَاسِطُوْنَ تھا ۔ اضافت سے نون گر گیا ۔ ان سے کہا جائے گا ۔ اَخْرِجُوْٓا ؛ نکالو ۔ اَنْفُسَكُمْ ؛ اپنی جانوں کو ۔ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ ؛ آج تم کو جزاء دی جائے گی ، سزا دی جائے گی ۔ عَذَابَ الْهُوْنِ ؛ ذِلّت کا عذاب ۔ هَانَ ۔ یَهُوْنُ ۔ هَوْنًا وهَوَانًا ؛ ذلیل وخوار ہونا ۔ بِمَا كُنْتُمْ ؛ اس وجہ سے کہ تم تھے ۔ تَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے ۔ عَلَی اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ غَیْرَ الْحَقِّ ؛ ناحق ، غلط ، جھوٹ ۔ وَكُنْتُمْ ؛ اور تم تھے ۔ عَنْ اٰیٰتِهٖ ؛ اس کی آیتوں سے ۔ تَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ تکبر کرتے ۔

ترجمہ :- اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا ؟ جو خدا پر جھوٹ باندھے ، یا یہ کہے کہ مجھ کو وحی آتی ہے حالانکہ اس کو کچھ بھی وحی نہ آئی ، یا وہ یہ کہے کہ میں بھی ایسا کلام اتار سکتا ہوں جیسا کہ خدا نے اُتارا ۔ (ان ظالموں کا کیا حال ہوگا ۔ اے مخاطب) تم بھی دیکھتے جب کہ ظالم ، موت کی سختیوں میں (اور اس کی سکرات میں ہوں گے) اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہیں (اور کہہ رہے ہیں) اپنی روح نکالو (تمہارا وقت پورا ہوچکا ، تمہاری عمر تمام ہوچکی) آج تم کو ذِلت کا عذاب دیا جائے گا ، کیونکہ تم خدا پر جھوٹ بولتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے ۔ (اور تم اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے تھے اور تکبر کرتے تھے) ۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ

وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا

ع ۱۱
۱۷

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا ؛ اور بے شک تم ہمارے پاس آئے ہو ۔ فُرَادٰی ؛ تنہا ، اکیلے ، سنگ نہ ساتھی ۔ كَمَا خَلَقْنٰكُمْ ؛ جیسا کہ ہم نے تم کو پیدا کیا تھا ۔ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ پہلی دفعہ ۔ پیدا ہوئے اکیلے ، مرے ہو اکیلے ۔ وَتَرَكْتُمْ ؛ اور تم نے چھوڑ دیا ، ترک کردیا ۔ مَاخَوَّلْنٰكُمْ ؛ جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا ۔ بال بچے ، نوکر چاکر ، دوست آشنا ، مال و دولت ۔ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ؛ تمہاری پیٹھ کے پیچھے ۔ ظُهُوْر جمع ہے ظَهْرٌ کی ، پیٹھ ۔ اب تمہارے ساتھ کچھ نہیں ۔ نہ مال نہ دولت ، نہ دوست نہ آشنا ۔ اکیلے پیدا ہوئے تھے ، اب بھی اکیلے ہی ہو ۔ وَمَا نَرٰی ؛ اور ہم نہیں دیکھتے ۔ مَعَكُمْ ؛ تمہارے ساتھ ۔ شُفَعَآءَكُمْ ؛ تمہارے سفارشیوں کو ، تمہاری شفاعت کرنے والوں کو ۔ اَلَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ ؛ جن کا تم زعم کرتے تھے ۔ خیال کرتے تھے ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ ہیں ۔ فِيْكُمْ ؛ تم میں ، تمہارے معاملات میں ۔ شُرَكٰٓؤُا ؛ شریک ، تمہارے ہمدرد ۔ شریکِ رنج و راحت ۔ قدرت و حکومت میں خدا کے شریک ۔ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ ؛ دال تاء بن کرتا میں مدغم ہوگئی ۔ تمہارے تعلقات آپس میں منقطع ہوگئے ، ٹوٹ گئے ۔ اب تمہارا کوئی نہیں ۔ اب تم ہو اور تمہارا خدا ۔ اب اس سے پڑا ہے معاملہ ۔ وَضَلَّ عَنْكُمْ ؛ اور بے محل ہوگیا ، جھوٹ نکلا ، غلط ثابت ہوا ۔ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ؛ تم جو کچھ زعم کرتے تھے ، گمان کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور اب تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو ، جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تم کو (اکیلا) پیدا کیا تھا اور ہم نے تم کو جو کچھ دیا تھا وہ تم پس پُشت چھوڑ آئے (ساتھ کوئی نہیں آیا) اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کے بارے میں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے شریک ہیں (اب تمہارے ساتھ وہ لوگ کہاں ہیں جن کو تم اپنا سفارشی سمجھتے تھے ۔ جن کو تم اپنے زعم میں اپنا شریک سمجھتے تھے یا خدا کا شریکِ قدرت سمجھتے تھے) ۔ اب تمہارے (اور ان کے) درمیان کوئی تعلقات باقی نہ رہے (ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہے ، کوئی کسی کا نہیں) ۔ اور تمہارے سارے خیالات غلط نکلے (تمہارے زعم بے جا نکلے) ۔

صاحبو ! گزشتہ زمانے میں بھی چند لوگ پیغمبری کے جھوٹے دعوے کرتے تھے ، مگر ہوا کیا ؟ جھوٹ جھوٹ نکلا ، سچ سچ ۔ ان کے حصہ میں رسوائی تھی ہو کر رہی ۔ آج کل بھی مصنوعی پیغمبروں کا زور ہے ۔ ہر قسم کی چیزیں ایمی ٹیشن نکلی ہیں ، پیغمبر بھی ایمی ٹیشن نکلے ہیں ۔ جہاں کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا چند بے وقوف ان کے ساتھ ہو لئے ۔ اور تو اور حیدرآباد میں بھی ایمی ٹیشن پیغمبروں کی کمی نہیں ۔

ایک صاحب نے مجھے خط لکھا کہ صدیقی ہو اگر میرے ہاتھ پر ایمان لاؤ تو تم کو صدیق اکبرؓ کا مرتبہ ملے گا ۔ اسی طرح سید مناظر احسن کو لکھا کہ اگر وہ ایمی ٹیشن پیغمبر پر ایمان لائیں تو چونکہ وہ سید ہیں اس لئے ان کو حضرت علی مرتضیٰؓ کا مرتبہ ملے گا ۔ بعض لوگوں نے تو غضب ہی کیا ، بعض ہندوؤں کو بھی پیغمبر ماننے پر تیار ہوگئے ۔ غرض کہ پیغمبری کیا ہوئی ایک دل لگی ٹھیری ۔ پیغمبری کا دعویٰ کرنے میں بعض خاص خاص خطے کے لوگوں کو امتیازِ خاص ہے ۔ اور بعض کو دوسروں کو پیغمبر ماننے میں بڑی

جلد بازی ہے ۔ خاتم النبیینؐ کے بعد پیغمبر تو کیا پیدا ہوتے ، البتہ دجالوں کی کمی نہیں ۔ غرضکہ دنیا میں ایک فتنے کی آگ ہے کہ پھیلی ہوئی ہے جو دین و ایمان کو جلا کر خاک کر دیتی ہے ۔ رَبَّنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

اِنَّ اللّٰـهَ ؛ بے شک اللہ ۔ فَـالِقُ ؛ پھاڑنے والا ، مولکے پیدا کرنے والا ۔ اندھیری میں سے اجالے کو نکالنے والا ۔ اَلْـحَبِّ ؛ دانہ ۔ حَبَّـةٌ ؛ ایک دانہ ، جیسے گیہوں کا ، جوار کا ۔ وَالـنَّوٰی ؛ اور گٹھلی ، جیسے کھجور کی ، آم کی ۔ نَـوَاةٌ ؛ ایک گٹھلی ۔ جب دانہ اور گٹھلی کو زمین میں بوتے ہیں اور اس کو پانی پہنچاتے ہیں تو اللہ کی قدرت سے دانہ پھٹ کر اندر سے مولکا نکلتا ہے ۔ یُـخْرِجُ الْحَیَّ ؛ زندہ کو نکالتا ہے ۔ مِـنَ الْمَیِّتِ ؛ مردہ سے ، بے جان سے ۔ جیسا انڈے سے چوزہ ۔ بے جان چیزوں میں جان کیسے پڑتی ہے ، اس کے سمجھنے سے بڑے بڑے حکماء عاجز ہیں ۔ وَمُـخْرِجُ الْمَیِّتِ ؛ اور بے جان کو نکالنے والا ہے ۔ مِنَ الْـحَیِّ ؛ جاندار سے ، جیسے مرغی میں سے انڈا ۔ علم بھی ایک حیات ہے ۔ خدا جاہل میں سے عالم پیدا کرتا ہے ، جیسے کافر میں سے مسلمان ۔ کبھی عالم سے جاہل بھی پیدا کرتا ہے ، جیسے پسرِ نوحؑ ۔ ذٰلِـكُمُ اللّٰهُ ؛ لوگو ! یہی ہے اللہ ۔ جو اپنی قدرت کے رات دن کرشمے دکھاتا ہے ۔ فَاَنّٰی ؛ پھر کس طرح ؟ کہاں سے ؟ تُـؤْفَكُوْنَ ؛ بھٹک رہے ہو ، اُلٹے پھرے جاتے ہو ۔ جھوٹ کہتے ہو ۔ اِفْكٌ ؛ کسی چیز کو بدلنا ۔ اچھی چیز کو بگاڑنا ۔ حق کو باطل بنانا ، جھوٹ کہنا ، تہمت لگانا ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ دانہ اور گٹھلی میں سے مولکے نکالتا ہے (درخت بناتا ہے کیا تم بھی ایسا کر سکتے ہو ؟ ہرگز نہیں) بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا (پیدا کرتا) ہے (کیا تم بھی ایسا کر سکتے ہو ؟ ہرگز نہیں) ۔ لوگو ! اللہ تو ایسا ہے (اس طرح اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے) پھر تم کدھر (کس طرح) بھٹک رہے ہو (جھوٹ کے طومار باندھ رہے ہو) ؟

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

فَـالِقُ الْاِصْبَاحِ ؛ صبح کا نکالنے والا ۔ وَجَـعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا ؛ اور رات کو سکون اور راحت بنایا ۔ رات دن نہ ہوتے تو کیا تم جاگتے ہی رہتے یا سوتے ہی رہتے ۔ یہ سب طبیعت کے اقتضاءات ہیں ۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؛ اور شمس و قمر سورج اور چاند کو حساب کے لئے پیدا کیا ، نہ کہ پوجنے کے لئے ۔ کیا آفتاب ایک منٹ کے لئے ٹھیر سکتا ہے ؟ کیا چاند اپنی

چال بدل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ۔ سب خدا کے پنجہ قدرت میں ہیں ۔ ہر چیز سے خواہ بڑی ہو خواہ چھوٹی ، بندگی خدا ظاہر ہے ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ ۔ تَقْدِیْرُ ؛ اندازہ ، قدرت دینا ۔ الْعَزِیْزِ ؛ غالب ،قوی ، باعزت ۔ الْعَلِیْمِ ؛علم والا ۔

ترجمہ :- وہ صبح کونمودار کرتا ہے اور رات کو باعثِ آرام بنایا ہے ۔ اور شمس وقمر کو حساب کے لئے پیدا کیا ہے ۔ یہ باعزت اور علم والے خدا کا صحیح اندازہ ہے (اس کا خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا ، جس کا خلاف کوئی نہیں کرسکتا) ۔

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

وَهُوَ الَّذِىْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ ؛تمہارے لئے ستارے پیدا کئے ۔ لِتَهْتَدُوْا بِهَا ؛ تاکہ تم ان سے ہدایت پاؤ ،تم کو راستہ ملے ،تمہارے سفر میں سہولت ہو ۔ فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ خشکی اور تری کی ظلمتوں میں ۔ جنگل اور سمندر کے ناقابلِ گذار راستوں میں ۔ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ ؛ ہم نے اپنی نشانیاں ، اپنی آیتیں تفصیل وار بیان کردیں ، کھول کھول کر بیان کیں ۔مگرکس کے لئے ۔ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جوعلم رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے کہ تم ان سے خشکی اور تری کی ظلمتوں میں راہ پاؤ (اور سفر کرسکو) ہم نے اپنی آیتیں تفصیل وار بیان کردیں (کن کے لئے) اہلِ علم کے لئے ۔

وَهُوَ الَّذِىْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

وَهُوَ الَّذِىْ ؛ اور وہی ہے جس نے ۔ اَنْشَاَكُمْ ؛تم کو پیدا کیا ،تم کونشو ونمادی ۔ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؛ اکیلی جان سے ۔ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؛ پھر قرار گاہ ہے اور ودیعت رکھنے کی جگہ ہے ۔ پہلے تو ماں کے پیٹ میں تھے ، پھر قبر میں رکھے جاؤ گے ۔ جس طرح ماں کے پیٹ سے نکلے ہو ، قبروں سے بھی نکلو گے ۔ قَدْفَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ ؛ ہم نے تمام آیتیں تفصیل وار بیان کردیں ، صاف صاف نشانیاں بتلا دیں ۔مگرکن کے لئے ۔ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو سوچتے سمجھتے ہیں ،غور وفکر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (دیکھو) وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا (نشو ونما دی) ٹھیرنے کی جگہ دی اور سپردگی کا مقام دیا (تمہارا مقام کبھی شکمِ مادر بنایا کبھی شکمِ زمین ۔ پیدا ہونے کے ساتھ حشر ونشر بھی لگادیا) ۔ ہم نے

(اپنی نشانیاں اور) آیتیں تفصیل وار بیان کردیں ، (مگر کن کے لئے ؟) اُن کے لئے جو سوچتے سمجھتے ہیں (جو غور وفکر کرتے ہیں) ۔

صاحبو! مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ سے کیا مراد ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس سے آدم علیہ السلام مراد ہوں ، یا باپ یا ماں مراد ہوں ۔ یا ایک قسم ونوع مراد ہو ۔ یا یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ میں کا نفس مراد ہو ۔ (اور اللہ تم کو اپنے نفس سے ، اپنی ذات سے ڈراتا ہے) ۔ یا وہ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِیْ (حدیث) میں کی حقیقتِ محمدی مراد ہو ۔ عاشق لوگ قرآن کی آیت پڑھتے ہیں ، حقیقی معنٰی بھی لیتے ہیں اور اعتباری معنوں پر بھی اس کو محمول کرتے ہیں ۔ غرض کہ کلام اللہ پڑھتے ہیں اور اس کے مزے لیتے ہیں ۔ کم فہم ، اعتباری معنی سنتے ہیں تو چراغ پا ہوجاتے ہیں ۔

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًاۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی ہے جس نے ۔ اَنْزَلَ ؛ اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان یا ابر سے پانی ۔ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ؛ پھر ہم نے اُس پانی سے نکالا ۔ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ ؛ ہر قسم کی روئیدگی ، ہر قسم کے نباتات ، جڑی بوٹیاں ، درخت ۔ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ ؛ پھر ہم نے ان میں سے نکالا ۔ خَضِرًا ؛ سبز بالیوں کو سبز بھٹوں کو ، گچھوں کو ۔ نُخْرِجُ مِنْهُ ؛ اس بالی میں سے ہم نکالتے ہیں ۔ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ؛ ایک پر ایک دانوں کو ، گتھے ہوئے غلہ کو ۔ وَمِنَ النَّخْلِ ؛ اور کھجور کے درخت سے ۔ مِنْ طَلْعِهَا ؛ اس کے گابے میں سے ۔ قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ ؛ نزدیک نزدیک خوشے ۔ قِنْوٌ ؛ خوشہ ، گچھا ، واحد ہے ۔ قِنْوَانٌ تثنیہ بھی ہے اور جمع بھی ۔ نون اور واؤ ایک کلمہ میں ہیں لہذا اس سے یرملون کا قاعدہ متعلق نہیں ۔ وَجَنّٰتٍ ؛ اور باغ ، قسم قسم کے باغ ۔ جَنّٰتٍ کا عطف نباتات پر ہے ۔ وہ باغ کیسے ہیں اور کس کے ہیں؟ مِنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ ؛ انگور ، زیتون اور انار کے ۔ مُشْتَبِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؛ آپس میں ملتے جلتے اور مختلف وجدا جدا مزے کے ، رنگ کے ۔ چھوٹے بڑے ہونے کے لحاظ سے مختلف ۔ اُنْظُرُوْۤا ؛ لوگو ذرا دیکھو! قدرتِ خداوندی پر غور کرو ۔ اس کی قدرت کے کرشموں پر توجہ کرو ۔ اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ ؛ اس کے پھل کی طرف جب وہ لگے ، جب ثمرہ پیدا ہو ۔ وَیَنْعِهٖ ؛ اور پھل کے پکنے کو بھی دیکھو! کیا یہ کام انسان کے بس میں ہیں؟ نہیں ، ہرگز نہیں ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ ؛ بے شک ان میں ۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے آسمان (یا ابر) سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے ہر قسم کے نباتات نکالے پھر اس میں سے ہم نے ہری ہری بالیں نکالیں اور جس میں سے دانوں کے گچھے نکالتے ہیں ، اور کھجور کے درخت کے گابے میں سے کھجور کے خوشے جس کے دانے نزدیک نزدیک (اور جس کے گچھوں میں بکثرت دانے ہیں ، خوب کھجور لگے ہوئے) ہیں ۔ (ہم اس پانی سے) باغ لگاتے ہیں ، انگور ، زیتون اور انار کے ، بعض ملتے جلتے ہیں ، بعض ملتے جلتے نہیں ہیں ۔ جب پھلتا پھولتا ہے تو اس کے (پھول کو دیکھو) پھل کو دیکھو ، اور اس کے پکنے کو دیکھو (کہ یہ سب انسانی قدرت سے باہر ہیں ، قادر ذوالجلال کے کرشمے ہیں) ۔ بے شک ان میں (خدا کی) نشانیاں ہیں (آثارِ حکمت وقوت ہیں ، مگر کس کے لئے ؟) اُن کے لئے جن کے دل میں ایمان ہے ۔

۱۲ ع ۱۸ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۰

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ ؛ اور انھوں نے بنا رکھا ہے خدا کے لئے ۔ شُرَكَآءَ ؛ شریک ۔ کن کو؟ اَلْجِنَّ ؛ جنوں کو ۔ جِنٌّ ؛ اسم جنس ہے ۔ جِنِّيٌّ ؛ واحد ہے ۔ جِنَّةٌ بھی جمع کا کام دیتا ہے ۔ وَخَلَقَهُمْ ؛ حالانکہ ان کو خدا نے پیدا کیا ہے ۔ وہ سب خدا کی مخلوق اور بندے ہیں ۔ اور سنو! وَخَرَقُوْا لَهٗ ؛ اور ان لوگوں نے خدا کے لئے پیدا کرلئے ہیں ، گھڑ لئے ہیں ۔ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ ؛ بیٹے اور بیٹیاں ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بے علمی سے ، نادانی سے ۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ؛ خدائے تعالیٰ ان کفریات سے پاک ہے ، اور یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں اس سے وہ بس بلند ہے ۔ اس کے کنگرۂ عظمت تک ان کے شرک کی رسائی نہیں ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے (ان نادانوں نے) جنات کو خدا کا شریک بنایا حالانکہ سب اس کے (بندے اور) مخلوق ہیں اور خدا کے لئے بیٹا اور بیٹی بھی گھڑ لئے ہیں ، یہ ان کی بے علمی کا نتیجہ ہے (نہ کچھ جانتے ہیں نہ بوجھتے ہیں) ان کے واہی تباہی بیان سے خدائے تعالےٰ برتر و اعلیٰ ہے ۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۰۱

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کا بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا ۔ بِدْعَۃٌ ؛ نئی بات ۔ اِبْدَاع ؛ بغیر پہلی مثال کے پیدا کرنا ۔ اَنّٰی ؛ کہاں سے ، کیسے ۔ یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ ؛ اس کی اولاد ہوگی ؟ خدا کا نہ بیٹا ہے نہ بیٹی ۔ خدا کا وجود بالذات ہے ۔ ماسوا اللہ کا وجود بالعرض ہے ۔ باپ بیٹے میں کچھ تو مناسبت ہو ۔ خدا نے تو آسمان ، زمین سب کچھ پیدا کیا ۔ کوئی ہے جو اس کے برابر یا اس کے قریب قریب کام کرسکے ۔ سبحان اللہ ! کوئی اس کے جیسا نہیں ہے ۔ وہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ہے ۔ سب اس کے بندے ہیں ۔ اُسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں ۔ وَلَمْ تَکُنْ لَہٗ صَاحِبَۃٌ ؛ (اولاد کہاں سے ہوتی ؟) جب کہ اس کی بیوی ہی نہیں ۔ میاں بیوی میں بھی کچھ مناسبت ہوتی ہے ۔ خالق ومخلوق میں کیا مناسبت ہوتی ہے ۔ زن وشو کا تعلق اولاد کے لئے ہوتا ہے ، اس کو اولاد کی حاجت ہی کب ہے ؟ باپ چاہتا ہے کہ اس کا نام رہنے کے لئے بیٹا پیدا ہو ۔ خدا کی ہستی لازوال ہے ۔ کون ہے جو اس کے ساتھ باقی رہے یا اس کے بعد باقی رہنے کا دعویٰ کرے ؟ توالد و تناسل حیوانات میں ہوتا ہے ۔ خدا جسم وجسمانیات سے پاک ہے ، حیوان ہے جو خدا کو حیوان سمجھے ۔

سربندگی میں تیری سب کے جھکے ہوئے ہیں ÷ عاجز ہیں تیرے آگے سب آن بان والے (حسرت صدیقی)

وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ؛ اور ہر چیز کو اس نے پیدا کیا ۔ سب اس کے مخلوق ہیں ، اُس کے بندے ہیں ۔ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؛ اور اس کو ہر شئے کا علم ہے ۔

ترجمہ :- بغیر نمونے کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ۔ بھلا اس کی اولاد کیسے ہوگی (اور کہاں سے ہوگی ؟) اس کی بیوی تو تھی ہی نہیں اور اُس نے تو سب کو پیدا کیا (مخلوق کیونکر اولاد بن سکتی ہے یا بیوی ، وہ سب کی حقیقت جانتا ہے) اور اس کو ہر شئے کا علم ہے ۔

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ ۚ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْہُ ۚ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ ؛ یہ ہے اللہ تمہارا رب ۔ سب کو اسی سے امدادِ وجود ہو رہی ہے ۔ وہی کھلاتا ہے ، وہی پلاتا ہے ، وہی پالتا ہے پرورش کرتا ہے ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؛ کوئی معبود برحق نہیں مگر وہ ۔ وجود کا عطا کرنا اسی کا خاصہ ہے ، کیونکہ اس کا وجود بالذات ہے اور ماسوا اللہ کا وجود بالعرض ۔ جس کا وجود بالذات ہوگا ، وہی معبود ہوگا ۔ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ؛ سب کا پیدا کرنے والا ۔ خدا کے سوا کوئی ایک چیونٹی کو بھی پیدا نہیں کرسکتا ۔ فَاعْبُدُوْہُ ؛ پس اسی کی عبادت کرو ، بندگی کرو ۔ عبادت انتہائی عاجزی کا نام ہے اور وہ بالعرض وجود ماننے سے ہوتی ہے ۔ جب کوئی معبود نہیں ، رب نہیں ، خالق نہیں بجز اللہ کے تو عبادت اُسی کی ہوسکتی ہے نہ کہ کسی اور کی ۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ؛ اور وہ ہر شئے کا وکیل ہے ، کارساز ہے ۔

ترجمہ :- یہ ہے اللہ تمہارا رب ۔ اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ، وہ ہر شئے کا خالق ہے ۔ لہٰذا اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر ایک کا کارساز (اور نگہبان) ہے ۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾

لَاتُدْرِكُهُ ؛ اس کا ادراک نہیں کرسکتے ، اس کا احاطہ نہیں کرسکتے ۔ اس کو جیسا پانا چاہیئے کوئی نہیں پاسکتا ۔ اَلْاَبْصَارُ ؛ جمع بَصَرٌ ؛ بصارت ، آنکھ ۔ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ؛ اور وہ بصارتوں کو اور ہماری آنکھوں کو ادراک کرتا ہے ۔ وَهُوَ اللَّطِيْفُ ؛ اور وہ ہے لطیف ، نازک ، مہربان ، نرمی کرنے والا ، باریک بین ، جس کو کوئی ادراک نہیں کرسکتا ۔ اَلْخَبِيْرُ ؛ باخبر ، واقف ، جاننے والا ۔

ترجمہ :- (لوگوں کی) آنکھیں اس کا ادراک اور احاطہ نہیں کرسکتیں اور وہ لوگوں کی آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک سے باریک بات کو جانتا ہے ۔ (لطیف سے لطیف شئے کو جانتا ہے وہ بڑا باخبر ہے) ہر شئے سے واقف ہے ۔

صاحبو! اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں اس کو ادراک نہیں کرسکتیں ۔ دوسری آیت میں ہے ۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ؛ یعنی قیامت کے دن بعض لوگوں کے چہرے تروتازہ ہوں گے ۔ اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے ۔ ایک دوسری جگہ ہے ۔ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؛ یعنی کفار قیامت کے دن خدائے تعالےٰ سے حجاب میں ہوں گے ، یعنی وہ دیکھ نہ سکیں گے ۔ موسیٰ علیہ السلام نے دُعا کی ۔ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؛ اے رب تو مجھے دکھادے ، میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اس سوال کے کئی جواب ہیں :- (۱) اَلْاَبْصَارُ سے مراد ابصارِ اہلِ دنیا ہیں ۔ (۲) ادراک اور احاطہ کرنا الگ ہے اور رویت اور دیدار الگ ۔ ادراک اور احاطہ کے محال ہونے سے دیدار محال نہیں ہوسکتا ۔ (۳) شانِ تنزیہ اور بے چونی کی رویت نہیں ہوسکتی ۔ اللہ تعالےٰ کی احدیت اور کنہِ حقیقت ، انسانی طاقتِ ادراک سے باہر ہے ۔ شانِ تشبیہ اور مثال کے پردے میں رویت اور دیدار ہوسکتا ہے ۔ احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں

یہ اُمیدِ دید ہی نے کیا موت کو گوارا ÷ مری جان مفت کب تھی کہ جو یوں نثار ہوتا (حسرت صدیقی)

دیدارِ الٰہی سے وہی محروم ہوں گے جو دیدار کو ناممکن سمجھتے ہیں ۔ شانِ تنزیہ اور تشبیہ کی تحقیق علم تصوف میں ہے ۔ جس کو خواہش ہو وہ "حکمتِ☆ اسلامیہ" ملاحظہ فرماسکتے ہیں ۔ غرض کہ انشاء اللہ ہم بروزِ قیامت شرفِ دیدار سے مشرف ہوں گے ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾

قَدْجَآءَكُمْ ؛ تمہارے پاس آچکے ہیں ۔ بَصَآئِرُ ؛ بصیرت افروز دلیلیں ۔ بصارت ۔ آنکھوں کا نور ۔ بصیرت ۔ دل کا نور ، قوتِ ادراک ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ فَمَنْ اَبْصَرَ ؛ جس نے اپنی بصیرت سے کام لیا ، سوچا ، سمجھا ۔

☆ "حکمتِ اسلامیہ" بحرالعلومؒ کی تصوف میں ایک تصنیف ہے مطبوعہ حسرت اکیڈیمی

فَلِنَفْسِهٖ ؛ تو اس کا فائدہ خود اسی کو ہوگا ۔ وَمَنْ عَمِیَ ؛ اور جو دل کا اندھا بن گیا ، نہ کچھ سوچا نہ سمجھا ۔ فَعَلَیْهَا ؛ پس اس کا نقصان اسی کو پہنچے گا ، اس کا وبال اسی پر پڑے گا ۔ وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ؛ اور میں تمہارا محافظ نہیں ہوں ، پاسبان نہیں ہوں کہ جبراً تمہاری آنکھیں کھول دوں ، تمہارا دل روشن کردوں ۔

ترجمہ :- دیکھو ! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (کافی بصیرت افروز) بصارت افزا دلائل (وبراہین) پہنچ چکے ہیں ۔ اب جو کوئی دیکھے اور سمجھے تو اس کا فائدہ خود اُسی کو پہنچے گا اور جو بن گیا اندھا (نہ بصیرت سے کام لیا نہ بصارت سے) تو اس کا نقصان خود اُسی کو پہنچے گا (اُس کا وبال کس پر پڑے گا ؟ خود اسی پر) ۔ اور میں تمہارا حافظ ونگہبان نہیں ہوں (کہ زبردستی تم کو راہِ راست پر لاؤں ۔ تم کو تمہارے حال پر چھوڑتا ہوں ، چاہے سدھرو چاہے بگڑو) ۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح ۔ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ؛ اُلٹ پلٹ کرتے ہیں ہم آیتوں کو ، پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو ۔ آیتوں کو ہم مختلف طور سے بیان کرتے ہیں تاکہ سمجھ میں آجائے اور ان پر حجت قائم ہوجائے ۔ وَلِیَقُوْلُوْا ؛ اور تاکہ لوگ کہہ دیں ۔ دَرَسْتَ ؛ تم نے پڑھ دیا ، جو کچھ سنانا تھا سنا دیا ، تم نے اپنا حق ادا کردیا ، تم نے تعلیم میں اپنا حق ادا کردیا ۔ اپنا واجب ادا کردیا ۔ وَلِنُبَیِّنَهٗ ؛ اور تاکہ واضح طور سے بیان کردیں ہم اس کو ۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں ، اہلِ علم کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم اسی طرح پھیر پھیر کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں تاکہ سب لوگ کہہ اُٹھیں تم پڑھ چکے (جو کچھ سنانا تھا سنا چکے) اور تاکہ ہم بیان کردیں اس کو جاننے والے لوگوں کے لئے ۔

اب ان نادانوں کا پیچھا چھوڑ دو اور :-

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

اِتَّبِعْ ؛ اتباع کرو ، عمل کرو ۔ مَآ اُوْحِیَ ؛ اس قرآن اور احکام کا جس کی وحی کی گئی ہے ۔ اِلَیْکَ ؛ تمہاری طرف ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، کوئی واجب الاتباع نہیں ۔ اُس کے سوا کسی کی بات سننے کے قابل نہیں ۔ وَاَعْرِضْ ؛ اور اعراض کرو ، منھ پھیرلو ، رُخ نہ کرو ۔ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ مشرکوں کی طرف ، ان شرک کرنے والوں سے ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف جو کچھ وحی کی جاتی ہے تم اس کی اتباع کرو (اسی پر چلو ، اسی پر عمل کرو) اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں (کوئی واجب الاتباع نہیں) ۔ اور (ان) مشرکوں سے

رُوگردانی کرلو (اب ان کی طرف رُخ تک نہ کرو، ان میں حق بات سننے کی قابلیت ہی نہیں، ان کے ساتھ دماغ پاشی کرنا لاحاصل ہے۔ ان میں قابلیت پیدا ہوئی ہے نہ ہوگی)۔

وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْاؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًاۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ١٠٧

وَلَوْشَـآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا۔ مَـآ اَشْرَكُوْا ؛ تو شرک کیوں کرتے۔ مگر نہ ان میں قابلیت ہے، نہ ناقابل کو ہدایت پر لگانا اقتضائے حکمت ہے۔ لہٰذا خدا نے شرک چھڑانے کے لئے کوئی زبردستی نہیں کی۔ اب وہ ہیں اور شرک کی جواب دہی۔ وَمَا جَعَلْنٰکَ ؛ اور ہم نے تم کو نہیں بنایا، نہیں مقرر کیا۔ عَلَیْهِمْ ؛ ان پر۔ حَفِیْظًا ؛ محافظ، شرک سے زبردستی بچانے والا۔ وَمَـآ اَنْتَ ؛ اور تم نہیں ہو۔ عَلَیْهِمْ ؛ اُن پر۔ بِوَكِیْلٍ ؛ وکیل، جواب دہ، کارساز، ذمہ دار۔ وہ شرک کرتے ہیں، اُس کی بازپرس تو اُن ہی سے ہوگی۔ اس کی ذمہ داری ان ہی کے سر پڑے گی۔

ترجمہ:- (ان میں قابلیت ہوتی) اور اگر خدا چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے (تمہارا کام تبلیغ تھا تم نے اس کو ادا کردیا)۔ اور ہم نے تم کو ان کا محافظ نہیں بنایا اور تم ان کے کاموں کے (جواب دہ اور) ذمہ دار نہیں ہو۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ١٠٨

وَلَا تَسُبُّـــوْا ؛ اور گالیاں نہ دو۔ سب دشتم نہ کرو۔ گالیاں دینا شریفوں کا کام نہیں۔ اہلِ علم کا شیوہ نہیں۔ جو جواب دینے سے عاجز ہوتا ہے وہ برا بھلا بکتا ہے۔ تمہارا دین حق ہے، تمہارے دلائل واضح ہیں، تم کو گالیوں سے کیا سروکار۔ اَلَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کو جو۔ یَـدْعُـوْنَ مِـنْ دُوْنِ اللّٰـهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں، دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔ فَیَسُبُّوا اللّٰـهَ ؛ پھر وہ بھی جواب میں خدا کو گالیاں بکنے لگیں۔ عَدْوًا ؛ جواب میں گالیاں دینا۔ حد سے نکل جانا۔ مفعولِ مطلق ہے۔ یا مفعول لہ ہے۔ بِـغَیْرِ عِلْمٍ ؛ خدا کو نہ سمجھ کر۔ نادانی سے، جہالت میں آ کر۔ کَـذٰلِکَ ؛ جیسا کہ، ایسے ہی۔ زَیَّنَّا ؛ ہم نے زینت دی، اُن کی ناقص فطرت کی وجہ سے اچھا دکھلایا۔ لِکُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہر گروہ کے لئے۔ عَمَلَهُمْ ؛ ان کے عمل کو، بد سے بدتر بھی اپنے کام کو اچھا سمجھتا ہے۔ اچھا، کل انھیں معلوم ہوجائے گا کہ ان پر کیا پڑے گی، ان کا کیا حال ہوگا۔ ثُمَّ ؛ پھر۔ اِلٰی رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کی طرف ہے۔ مَرْجِعُهُمْ ؛ ان کا مرجع۔ اُن کا واپس ہونا، اُن کو دربارِ الٰہی میں جانا ہوگا۔ فَیُنَبِّئُهُمْ ؛ پھر ان کو خبر دے گا، بتلادے گا۔ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ کہ وہ کیا کیا کرتے تھے، کیا برا کام کرتے تھے جس سے وہ مستحقِ سزا ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- (مسلمانو!) یہ مشرکین جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں تم ان کو بھی گالیاں نہ دو (سب وشتم نہ کرو) کہ کہیں جواب میں جہالت میں آ کر (اپنی بے علمی سے) خدا کو گالیاں دینے لگیں۔ ہم نے

یوں ہی ہر گروہ کی نظروں میں (اُن کے نقصاناتِ فطرت کی وجہ سے) ان کے عمل کو (اچھا) مزین کردکھایا (اچھا کدھر جاتے ہو؟ کہاں بھاگتے ہو؟) پھر ان کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا (اُس کے دربار میں حاضر ہونا پڑے گا)۔ وہ سب کو جانتا ہے پھر وہ ان کو بتادے گا کہ وہ کیا کرتے تھے (اور اُن کی بداعمالیوں کا ان کو کیا نتیجہ بھگتنا پڑے گا)۔

صاحبو! سب دشتم، بزرگوں کو برا بھلا کہنا، سوال کرنے والوں کو سختی سے جواب دینا، آسودگانِ خاک کا خارِ پیراہن بنا، دوسرے مذہب کے بزرگوں کو ناشائستہ، نامناسب الفاظ سے یاد کرنا کس طرح جائز ہوگا جب کہ خدائے جل جلالہ عم نوالہ بتوں کو بھی نامناسب اور جوش دلانے والے الفاظ کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیا حال ہے ان فوارہ تکفیر سبّ و تبرّا کرنے والوں کا جو بزرگانِ ملّت کو سبّ ولعن کرنے میں اپنی عمر گزار دیتے ہیں اور اس بدگوئی سے اپنے بے دلیل، لاجواب ہونے اور اپنی سبک سری کا ثبوت دیتے ہیں۔حق پرستوں کا کام ہے سمجھانا، نرمی سے کلام کرنا۔ یاد رکھو! تم خدائے تعالےٰ کے پاس موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے زیادہ عزت مند نہیں ہو، اور تمہارا مخاطب فرعون سے زیادہ ناحق پرست نہیں ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: وَقُوْلَا لَـهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا ؛ اے موسیٰ و ہارون! تم فرعون سے نرمی سے کلام کرو۔

رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں:

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ۔

''میرے اصحاب کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ جو ان سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے محبت رکھتا ہے۔ جو ان سے بغض رکھتا ہے، وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے بغض رکھتا ہے''۔

خوب سمجھو:- کسی کو گالی دینا کسی مذہب میں عبادت نہیں۔ نادان ہیں جو گالیاں بکنے کو عبادت سمجھتے ہیں، اُن کی گالیاں ان کو واپس ہونے والی ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔کوئی عمل ضائع نہیں جاتا۔ جیسا عمل ویسا ردِعمل۔ یہاں نہیں تو وہاں، آج نہیں تو کل، دنیا میں نہیں تو آخرت میں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ۔ الٰہی ہم کو توفیق دے کہ تجھے بھی چاہیں اور تیرے چاہنے والوں کو بھی چاہیں۔ تیرے دوستوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کسی طرح کا میل نہ آئے۔ اپنی اور اپنے دوستوں کی محبت میں ہم کو سرشار رکھ۔ آمین یا رب العالمین۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

ان کو سینکڑوں نشانیاں دکھائی جاتی ہیں، آیتوں پر آیتیں بتائی جاتی ہیں، مگر وہ اپنی پہلی بات پر قائم ہیں اور برابر کہے چلے جارہے ہیں۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور خدا کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ؛ سخت قسمیں بڑی کوشش کے ساتھ قسمیں کھاتے ہیں۔ لَئِنْ ؛ البتہ، اگر۔ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ ؛ ان کے پاس کوئی آیت، کوئی نشانی آجائے۔ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؛ تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ اب تک سینکڑوں نشانیاں دیکھنے کا کیا نتیجہ نکلا، کب ایمان لائے۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہو۔ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ ؛ اس کے سوائے نہیں کہ آیتیں اور نشانیاں۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس ہیں۔ خدا کے پاس نشانیوں کی کیا کمی پڑی ہے۔ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ؛ اور اے مسلمانو! تمہیں کیا معلوم کہ یہ ہٹ دھرم لوگ۔ اَنَّهَا ؛ کہ آیت، نشانی۔ اِذَا جَآءَتْ ؛ جب آ بھی جائے۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

ترجمہ :- (یہ منکر لوگ) بڑی کوشش سے (بڑی جدوجہد سے) اللہ کی بڑی سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ اگر اب کی دفعہ ان کے پاس کوئی آیت یا نشانی آجائے گی تو وہ ضرور ایمان لائیں گے۔ (اے پیغمبر) تم کہہ دو، آیتیں (اور نشانیاں) تو اللہ کے پاس ہیں ہی اور (اے مسلمانو!) تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ آیت اور نشانی آ بھی جائے تو یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳ / ۱۹

وَنُقَلِّبُ ؛ اور ہم پھیر دیتے ہیں۔ اَفْـِٕدَتَهُمْ ؛ اُن کے دلوں کو، جمع فُؤَادٌ ۔ وَاَبْصَارَهُمْ ؛ اور ان کی آنکھوں کو۔ کس چیز سے؟ حق بات کے ماننے سے اور اس کو صحیح طور سے دیکھنے سے۔ یہ کیوں؟ وہ ہٹ دھرم ہیں، ناحق شناس ہیں، بداستعداد ہیں، ان کی فطرت ہی اچھی نہیں۔ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا ؛ جیسا وہ ایمان نہیں لائے۔ بِهٖ ؛ اس پر۔ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ پہلی دفعہ۔ نہ وہ پہلے ایمان لائے نہ اب۔ وَنَذَرُهُمْ ؛ اور ہم ان کو چھوڑ دیں گے۔ (اس فعل کا ماضی نہیں آتا) وَذَرَ مستعمل نہیں۔ فِيْ طُغْيَانِهِمْ ؛ ان کی سرکشی میں، حد سے بڑھ جانے میں، اپنی طغیانی میں۔ يَعْمَهُوْنَ ؛ بھٹکتے رہیں۔ (جب ان کی فطرت ہی ناقص ہے تو خدا کی حکمتِ کاملہ کا یہی تقاضا ہے کہ وہ گمراہی کی طغیانی میں ڈوب جائیں۔)

ترجمہ :- اور (ان کی فطرت اور طبیعت کی خرابی کی وجہ سے) ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو حق سے پھرے ہوئے ہی رکھیں گے جیسا کہ وہ پہلی دفعہ اس پر ایمان نہ لائے۔ (اب بھی اس پر ایمان نہ لائیں گے)۔ اور ہم ان کو ان کی طغیانی میں (سرکشی میں) بھٹکتا چھوڑ دیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کذلک نفصل الایت لقوم یتفکرون

۸

ولو اننا

تفسیر صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ ؛ اور اگر ہم اُتارتے ، نازل کرتے ۔ اِلَيْهِمْ ؛ اُن کی طرف ۔ الْمَلٰٓئِكَةَ ؛ فرشتوں کو ۔ وَكَلَّمَهُمْ ؛ اور ان سے کلام کرتے ، گفتگو کرتے ۔ اَلْمَوْتٰى جمع مَيِّتٌ ؛ مردے ۔ وَحَشَرْنَا ؛ اور ہم جمع کردیتے ، حشر کردیتے ۔ عَلَيْهِمْ ؛ اُن پر ، اُن کے پاس ۔ كُلَّ شَيْءٍ ؛ ہر شے کو ۔ قُبُلًا ؛ سامنے ۔ جمع قَابِل یا قَبِيْل ؛ قبیل یعنی جماعت ۔ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؛ ایمان لانے والے نہ تھے ، نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے ۔ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر یہ کہ اللہ چاہتا ، اُس کی حکمت کا اقتضاء ہوتا ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ ؛ مگر ان میں سے اکثر ۔ يَجْهَلُوْنَ ؛ جہالت کرتے ہیں ، جاہل ہیں ، نادان ہیں ، کج فہم ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم ان پر فرشتے نازل بھی کرتے اور اگر ان سے مردے باتیں بھی کرتے اور ہم تمام چیزوں کو لاکر ان کے سامنے جمع بھی کردیتے تو وہ ایمان لانے والے نہ تھے مگر یہ کہ خدا ہی چاہتا مگر ان میں کے اکثر تو جاہل ہی ہیں ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ جَعَلْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا ، ہم نے کیا ۔ لِكُلِّ نَبِيٍّ ؛ ہر نبی کے لئے ۔ عَدُوًّا ؛ دشمن ۔ شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ؛ انسان اور جن کے شیاطین ۔ موذی ، خبیث ۔ يُوْحِيْ ؛ دل میں ڈالتے ہیں ، بہکاتے ہیں ، وسوسے ڈالتے ہیں ۔ اَوْحٰى ۔ يُوْحِيْ ۔ اِيْحَاءً کے لغوی معنٰی ہیں اشارہ کرنا ۔ مگر اصطلاح میں خدا کے پاس سے پیامبر کے دل میں ، جو معصوم ہوتا ہے ، علم اور احکام کا پہنچنا ۔ یہاں وسوسے ڈالنا مراد ہے ۔ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؛ ایک دوسرے کے دل میں ۔ زُخْرُفَ الْقَوْلِ ؛ بناوٹ کی باتیں ۔ ملمع اور گلٹ کی ہوئی باتیں ۔ بظاہر خوش نما باتیں ۔ غُرُوْرًا ؛ دھوکہ دینے کے لئے ۔ جو نرا جھوٹ ہی جھوٹ ہے ۔ زُخْرُفٌ ۔ سونا ۔ زَخْرَفَ ؛ ملمع کاری کی ۔ زُخْرُفَ الْقَوْلِ ؛ دھوکے کی باتیں ۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ ؛ اور اگر تمہارا رب چاہتا ۔ مَا فَعَلُوْهُ ؛ تو وہ یہ نہ کرتے ۔ خدا کے نظام العمل میں ، نظام کلی میں ، یہ رنگا رنگی داخل تھی ۔ ہر ایک اپنی اپنی طبیعت کا جوہر دکھارہا ہے ۔ اچھے اپنے کام کر رہے ہیں تو برے کب خاموش ہیں ۔ غرض اقتضائے حکمتِ الٰہی کی وجہ سے ، ہر ایک کی فطرت کے تقاضے کے سبب سے ، جو کچھ ہورہا ہے اس کا ہونا ضروری ہی تھا ۔ اگر خدا سب کو ہدایت کردیتا اور کوئی شخص بھی برا کام نہ کرتا تو خدائے تعالیٰ کو ہر ایک کی حقیقت کے خلاف کام کروانا پڑتا جو خلافِ حکمت

ومصلحت ہے ۔ نیز قدرت کی بوقلمونی کب رہتی ۔ لهذا فَذَرْهُمْ ؛ لہذا ان کو چھوڑ دو ۔ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ؛ اور ان کی افترا پردازیوں کو ، ان کے جھوٹ کو ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے ہر ایک نبی کے لئے جن و انس کے شیطانوں میں سے کوئی نہ کوئی دشمن مقرر کیا جو بعض بعض کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں (بہکاتے ہیں) بالکل دھوکے اور ملمع سازی کی باتیں کرتے ہیں ۔ اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ یہ نہ کرتے لہذا ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو چھوڑ دو ۔ (تمہارا کام سمجھانا اور تبلیغ تھا وہ کر چکے) ۔

صاحبو ! ابلیس کے شاگردوں سے خدا ہی بچائے ۔ ایک دفعہ وحی کا لفظ لاتے ہیں اور اس سے مراد لیتے ہیں دل میں ڈالنا ۔ جب اس کو کوئی نادان مان لے تو پھر اس کے معنی اُس وحی کے لیتے ہیں جو پیغمبر پر اُترتی ہے ۔ ان کا کام ہے دھوکا دینا لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا ۔ ان کے سوا اور بہت سے شاگردانِ ابلیس ہیں ۔ کوئی خدا سے پھیرتا ہے ، کوئی رسولؐ سے ۔ ان لوگوں نے احکامِ خدا و رسولؐ کو کھیل ٹھٹا بنالیا ہے ۔ ان کے دل میں نہ خدا کا خوف ہے نہ پیغمبر کی عزت ۔ نادان مسلمان ان کا شکار ہوئے چلے جارہے ہیں ۔ دیکھو ! ان کے شر سے بچو ! یہ دین و ایمان کے ڈاکو ہیں ، یہ تم کو کہیں کا نہ رکھیں گے ۔ خدا و رسول کا دامن پکڑو اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو ۔ یہ زمانہ فتنہ کا ہے ۔ خدا اور رسولؐ سے مدد لو اور ان ظالموں سے مقابلہ میں نہ ہارو ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

لفظ وحی کے استعمال میں مغالطہ نہ دیا جائے

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ ؛ اور تاکہ مائل ہو اس کی طرف ، اور جھکے اُس کی طرف ۔ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے دل جو ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ، جو اس کا یقین نہیں رکھتے ۔ وَلِيَرْضَوْهُ ؛ تاکہ وہ اس سے راضی ہوں ، پسند کریں ۔ وَلِيَقْتَرِفُوْا ؛ اور تاکہ کریں ، کمائیں ۔ مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کر رہے ہیں ، کما رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور تاکہ اس کی طرف ان کے دل مائل رہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور تاکہ اس پر راضی بھی ہو جائیں (پسند کریں) اور تاکہ وہی کریں جو کر رہے ہیں ۔ (اور غلط کاریاں اور گناہ جو وہ کر رہے ہیں اور کئے چلے جائیں) ۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ ؛ کیا اللہ کے سوا کسی غیر کو ۔ اَبْتَغِيْ حَكَمًا ؛ میں حَکَم بنانا چاہتا ہوں ۔ اُصولِ اسلام ، توحید و رسالت ہے اُس میں خدا و رسولؐ کے سوا کون حاکم اور فیصلہ کرنے والا بنایا جاسکتا ہے ۔ کوئی نہیں ۔ اللہ احکم الحاکمین ہے ۔ قرآن کے مخالف کوئی داستان ، کوئی ، کہانی نا قابلِ توجہ ہے ۔ وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ اَنْزَلَ اِلَيْكُمْ ؛ تمہاری طرف اُتارا ، نازل کیا ۔ اَلْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؛ کتاب کو تفصیل وار ، واضح طور سے ۔ جس کو سمجھنے میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ۔ تفصیل فصل سے ہے جس کے معنے ہیں جدا کرنا ۔ یہاں مراد ہے واضح ۔ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ؛ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی تھی ۔ يَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے ہیں ، ان کو علم ہے ۔ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ ؛ کہ وہ نازل شدہ ہے ، اُتاری ہوئی ہے ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق کے ساتھ ۔ پس تم نہ بنو ، تم نہ ہوجاؤ ۔ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ؛ شک کرنے والوں میں سے ، جھگڑا کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو حکم بنا سکتا ہوں (یا بنانا چاہتا ہوں) حالانکہ وہی ہے (اللہ ہی ہے) جس نے تمہاری طرف واضح اور تفصیل وار کتاب نازل فرمائی ۔ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب حق کے ساتھ تمہارے پروردگار کے پاس سے اُتاری ہوئی ہے ، لہذا دیکھو ! تم شک اور جھگڑا کرنے والوں میں سے نہ بنو ۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾

وَتَمَّتْ ؛ اور تمام ہوئی ، بھرپور ہے ، کامل ہے ۔ كَلِمَتُ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کی بات ، اللہ کا حکم ، اللہ کا کلام ۔ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؛ صداقت اور عدل سے ، سچی ہے ، مبنی بر انصاف ہے ۔ تمیز ہے یا حال ہے یا مفعول لہ ہے ۔ لَا مُبَدِّلَ ؛ کوئی بدلنے والا نہیں ۔ لِكَلِمٰتِهٖ ؛ اس کے اقوال کو ، اس کے احکام کو ۔ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ اور وہی ہے سننے والا ، جاننے والا ، اُس کے سوا کون سنتا ہے کون جانتا ہے ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کا کلام (اور اس کے احکام) سب کامل ، بالکل صداقت اور عدالت پر مبنی ہیں اُس کے اقوال اور احکام کو کوئی بدل نہیں سکتا ۔ وہی تو ہے سننے والا جاننے والا ۔ (دوسرا کیا سنے گا کیا جانے گا) ۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

وَاِنْ تُطِعْ ؛ اور اگر اطاعت کرو، اگر تم مان لو ۔ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں کے اکثر لوگوں کو ۔ اور ان کا کہا سنو ۔ یُضِلُّوْکَ ؛ تو تم کو گمراہ کردیں گے ۔ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ راہِ خدا سے ۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ ؛ یہ اتباع نہیں کرتے ، یہ پیروی نہیں کرتے ، یہ چلتے نہیں ۔ اِلَّا الظَّنَّ ؛ مگر گمانِ فاسد پر، یہ لوگ واہی تباہی خیالات پر چلتے ہیں ۔ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ؛ یہ نہیں ہیں مگر قیاسات لڑاتے ، اٹکل پچو باتیں کرتے ،من گھڑت خیالات پکاتے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم زمین میں (دنیا والوں میں) سے اکثر لوگوں کی باتیں مان لیا کرو تو وہ تم کو راہِ خدا سے پھیر دیں گے (تم کو گمراہ کردیں گے) ۔ یہ صرف گمانِ (فاسد) پر چلتے ہیں ۔ یہ تو محض قیاس لڑایا کرتے ہیں ۔ (واہی تباہی خیالات پکاتے ہیں ۔ ان کی ساری باتیں اٹکل پچو ہیں ۔صحت سے دور ہیں ۔ بے اصل ہیں) ۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۱۷

اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ ھُوَ اَعْلَمُ ؛ وہ خوب جانتا ہے، وہ علمِ صحیح رکھتا ہے ۔ مَنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؛ کون راستے سے بھٹک رہا ہے، کون بے راہ ہورہا ہے ۔ وَھُوَ اَعْلَمُ ؛ اور وہی خوب جانتا ہے، خوب باخبر ہے ۔ بِالْمُھْتَدِیْنَ ؛ ہدایت یافتوں کو، صحیح راستہ چلنے والوں سے ۔

ترجمہ :- بے شک آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بہک جارہا ہے اور کون راہِ راست پر چل رہے ہیں ۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۸

شیطان اور اس کے شاگردوں نے یہ خیال پھیلا دیا تھا کہ مُردار جانور کو کھانا چاہیئے کیونکہ وہ خدا کا مارا ہوا ہے ۔ انسان کے ظلم و زیادتی کو اس کے مارنے میں کوئی دخل نہیں اور آدمیوں کا ذبیحہ نہ کھانا چاہیئے کیونکہ ذبح جانوروں پر ظلم ہے ۔ مگر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ خدا کے نام پر اس کے حکم سے ذبح کرنے کا کیا اثر ہے ۔ یہ لوگ خدا کا نام لینے کو معمولی سمجھتے تھے ۔ اللہ کی اطاعت کی ان کے دلوں میں کچھ وقعت نہ تھی ۔ وہ کیا جانتے کہ مٹی کو درخت کھاتا ہے، اپنا جز بنا لیتا ہے، اپنی غذا بنالیتا ہے ۔ درخت کو جانور کھاجاتے ہیں جو اس سے اعلیٰ ہیں ۔ جانوروں کو انسان کھاتا ہے جو ان سے اعلیٰ ہے ۔ اگر تم انسان ہو، صاحبِ ایمان ہو تو اپنے آپ کو ذاتِ خدا میں فنا کردو ۔ ایک سیڑھی رہ گئی اس کو بھی چڑھ جاؤ ۔ دیکھو! یہ جان خدا کی دی ہوئی ہے ۔ اُس کو خدا پر نثار کرو نہ کہ کسی اور پر ۔ ذبح کرو تو خدا کے نام پر ذبح کرو نہ کہ بتوں کے نام پر ۔ لہٰذا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔

انسان کے ذبیحہ کی اہمیت

فَکُلُوْا ؛ پھر کھاؤ ۔ مِمَّا ؛ ان جانوروں سے ۔ ذُکِرَاسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ؛ ذکر کیا گیا اللہ کا نام اس پر، یعنی خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہے ۔ اِنْ کُنْتُمْ ؛ اگر ہوتم ۔ بِاٰیٰتِہٖ مُؤْمِنِیْنَ ؛ اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ، یقین رکھتے ، مانتے ۔

ترجمہ :- پس جس (جانور) پر اللہ کا نام لیا گیا ہے ، (یعنی بسم اللہ بول کر ذبح کیا گیا ہے) (اس کا گوشت) کھاؤ اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ، (اس کے احکام کو مانتے ہو) ۔

وَمَا لَکُمْ اَلَّا تَاْکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ ؕ وَاِنَّ کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَھْوَآئِہِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

وَمَا لَکُمْ ؛ اور کیا وجہ ہے تمہارے پاس ۔ اَلَّا تَاْکُلُوْا ؛ کہ تم نہ کھاؤ ۔ مِمَّا ذُکِرَاسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ؛ اس جانور سے جس پر خدا کے نام کا ذکر کیا گیا ہو ۔ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ بول کر ذبح کیا گیا ہو ۔ وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ ؛ حالانکہ تفصیل اور توضیح سے بیان کردیا گیا ہے تمہارے لیے ۔ مَاحَرَّمَ عَلَیْکُمْ ؛ جس کو تم پر حرام کیا ہے ۔

یعنی اصل ہر چیز میں حِلّت ہے ۔ جب تک حرام ہونا قرآن سے ثابت نہ ہو یا حدیثِ یقینی سے ثابت نہ ہو وہ حلال ہی سمجھی جائے گی ۔ بتاؤ قرآنِ شریف میں کہاں ہے کہ اگر کسی نے یہ کہا کہ یہ گائے یا بکرا یا مرغی میری ہے تو وہ جانور ایسا حرام ہوجائے گا کہ خدا کے نام پر اس کو ذبح کرنا بھی کافی نہ ہوگا ۔ میری بکری کہنا یا کسی بزرگ کی بکری کہنا دونوں برابر ہیں ۔ اعتبار عند الذبح کا ہے ۔ اِن نادانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ جس طرح حرام کو حلال کہنا شرک فی الحکم ہے ۔ اسی طرح حلال کو حرام کہنا بھی شرک فی الحکم ہے ۔ یہ لوگ نہ حرام کے معنے سمجھتے ہیں نہ ان کو یہ معلوم ہے کہ کیسے دلائل سے حرمت ثابت ہوسکتی ہے ۔ نہ یہ یقینیات کو سمجھتے ہیں نہ ظنیات و دہمیات کو ۔ کفر اور حرمت کا زور ہے جس کو یہ منہ سے اُگل رہے ہیں ۔ میں ان سے کہتا ہوں وَمَا لَکُمْ اَلَّا تَاْکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَاسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ؛ کیوں جو جانور اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہے نہیں کھاتے ۔

اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ ؛ مگر وہ جس کے کھانے پر تم مضطر اور ناچار ہو ۔ وَاِنَّ کَثِیْرًا ؛ اور بے شک بہت سے لوگ ۔ لَیُضِلُّوْنَ ؛ البتہ گمراہ کرتے ہیں ۔ ضلالت میں مبتلا کرتے ہیں ۔ بِاَھْوَآئِہِمْ ؛ اپنی خواہشوں سے ۔ اپنی ہوا و ہوس سے ۔ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؛ ناسمجھی سے ، جہالت سے ، بے علمی سے ۔ جو لوگ خدا نے جس چیز کو حلال کیا ہے بے سوچے بوجھے اس کو حرام سمجھتے ہیں وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ، شرک فی الحکم کرتے ہیں ۔ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ ھُوَ اَعْلَمُ ؛ وہی خوب جانتا ہے ، وہ بہتر علم رکھتا ہے ۔ بِالْمُعْتَدِیْنَ ؛ حد سے بڑھنے والوں کو ۔ تعدی کرنے والوں کو ۔ اعتداء میں مبتلا ہونے والوں کو ۔

ترجمہ :- اور تمہارے پاس کیا وجہ ہے (کیا دلیل ہے) کہ تم نہ کھاؤ اس جانور کو جو نامِ خدا پر ذبح کیا گیا ہے حالانکہ جو چیز تم پر حرام کیا ہے اس کی تفصیل تمہارے سامنے بیان کردی ہے ۔ مگر وہ بھی اضطرار اور ناچاری کی حالت میں (دُرست ہے، ناجائز ہے یعنی اضطرار کی حالات میں مُردار کا کھانا بھی جائز ہوجاتا ہے) اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے ہوا و ہوس سے بغیر علم (صحیح) کے لوگوں کو گمراہ کیا کرتے ہیں ۔ تمہارا رب ہی تعدِّی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے ۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

وَذَرُوْا ؛ اور چھوڑ دو ۔ ظَاهِرَ الْاِثْمِ ؛ کھلے گناہ کو ۔ وَبَاطِنَهٗ ؛ اور چھپے گناہ کو ۔ یعنی تمہارا ظاہر بھی اچھا ہو تمہارا باطن بھی اچھا ہو ۔ تمہارے عقائد بھی اچھے ہوں ۔ تمہارے اعمال بھی اچھے ہوں ۔ تمہاری صورت اور سیرت دونوں اللہ کے حکم کے مطابق ہوں ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ ؛ گناہ کماتے ہیں ۔ گناہ کا کام کرتے ہیں ۔ سَيُجْزَوْنَ ؛ عنقریب جزا دیئے جائیں گے ۔ اُن کو سزا بھگتنی پڑے گی ۔ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ؛ اپنے کیے کی ، اپنے گناہوں کی ۔

ترجمہ :- اور کھلے چھپے گناہ سب چھوڑ و ۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں ان کو عنقریب اپنے کیئے کی سزا ملے گی ۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ

ع ۱۴ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

وَلَا تَاْكُلُوْا ؛ اور تم نہ کھاؤ ۔ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ؛ جس پر نامِ خدا نہ لیا گیا ہو ۔ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؛ یہ تو بڑے گناہ کی بات ہے ۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہا جائے اس کا کھانا فسق و گناہ و حرام ہے؟ نہیں ۔ ! ہم نے ابھی بیان کردیا ہے کہ اس سے مراد ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہنا ہے ۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر کام پر بسم اللہ کہنے سے برکت ہوتی ہے اور نہ کہنے سے برکت سے محرومی ۔ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ ؛ اور بے شک ، شیاطین ، بدمعاش ، موذی ۔ لَيُوْحُوْنَ ؛ البتہ وسوسے ڈالتے ہیں ۔ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ ؛ اپنے دوستوں اور رفیقوں کے دل میں ۔ لِيُجَادِلُوْكُمْ ؛ تاکہ تم سے جنگ و جدل کریں ۔ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ ؛ اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی اور ان کی طرح حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھنے لگو تو ۔ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ؛ تم بھی مشرکین میں سے ہوجاؤ گے کہ ان کا ایسا سمجھنا شرک فی الحکم ہے ۔

ترجمہ :- اور جس (جانور) پر (ذبح کے وقت) بسم اللہ نہ کہا گیا ہو اس کو تم ہرگز نہ کھاؤ ۔ یہ تو بڑا گناہ ہے فسق ہے اور (آدمی اور جن دونوں میں کے) شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تا کہ وہ تم سے لڑیں (جنگ و جدل کریں) ۔ اگر تم نے ان کی اطاعت کی (ان کا کہا مان لیا) تو تم بھی مشرک ہوجاؤ گے ۔

صاحبو! آج کل شرک فی الحکم کا بڑا زور ہے ۔ جس کو چاہا حرام کہہ دیا ۔ جس کو چاہا حلال کہہ دیا ۔ اُن کو اتنا تک معلوم نہیں کہ کوئی چیز بغیر دلیلِ قطعی کے حرام نہیں ہوتی ۔ ان نادانوں کا خیال ہے کہ جہاں کسی نے یہ کہہ دیا کہ یہ چیز فلاں بزرگ کی ہے بس اس میں ایسی حرمت سرایت کرگئی کہ خدا کا نام بھی اس کو پاک نہیں کرسکتا ، حلال نہیں کرسکتا ۔ ان کو معلوم نہیں کہ اضافت ادنیٰ تعلق سے بھی ہوسکتی ہے ۔ ہمارا بادشاہ ، ہمارا حیدرآباد ، ہمارے دوست آشنا ، ہمارے بیوی بچے ۔ ان سب میں اضافت کے سوا کیا ہے ؟

اے نادانو ! اپنی نسبت سے پرہیز کر کے کہیں اپنے گھر کو خدا کا گھر کہو گے تو وقف ہوجائے گا ۔ اپنی بیوی کو خدا کی بیوی کہو گے تو کفر ہوجائے گا ۔ معمولی اضافت سے ہوتا کیا ہے ۔ تمام تفسیریں بھری پڑی ہیں کہ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ اور مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مرادغیرِ خدا کے نام پر ذبح کرنا ہے ۔ بعض متعصب لوگ تو فاتحہ کے کھانے کو بھی حرام سمجھتے ہیں ۔ کوئی ان سے پوچھے کیا سورۂ فاتحہ پڑھنا حرام ہے ۔ کیا ایصالِ ثواب حرام ہے ؟ یا بزرگ کی طرف نسبت کرنا حرام ہے ۔ یہ حرمت تمہارے دل میں سے نکلی ہے ۔ حضرتؐ کے زمانے میں سعدؓ نے اپنی ماں کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کے واسطے حسب الحکم رسولِ کریم ﷺ ایک کنواں کھدوایا ۔ اس سے امیر وغریب سب پانی پیتے تھے ۔ اُس پر پکار دیا گیا تھا ۔ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ ؛ یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے ۔ اس میں ایصالِ ثواب بھی ہے ، سعد کی ماں کی طرف نسبت بھی ہے ۔ ان چیزوں کو حرام کہنا حقیقت میں ایصالِ ثواب سے روکنا ہے ۔ یہ کام ہے ان لوگوں کا جو مصداق ہیں ''مرگیا مردود فاتحہ نہ درود'' کے ۔ غرض کہ ایک فتنہ ہے ۔ کفر وشرک ، کہیں حلال کو حرام کہنے سے پیدا ہورہا ہے ، کہیں حرام کو حلال کہنے سے ۔ ایک فتنہ ہے کہ آج کل پھیلا ہوا ہے ۔ یہ بات بھی آپ حضرات کے پیشِ نظر رہے کہ جو جانور طبعی طور سے مرجاتا ہے یا اس کا گلا گھونٹ کر مارا جاتا ہے اس میں ایک قسم کی سمیت پیدا ہوجاتی ہے ۔ اور جس جانور کو ذبح کرتے ہیں اُس کا خون بہنے سے سمیت دفع ہوجاتی ہے ۔ اسی واسطے ذبح کو زکوٰۃ بھی کہتے ہیں یعنی پاک کرنا ۔ چند لوگ ایسے بھی نکلے ہیں جو مرغی کی مُنڈی مروڑ کر کھانے کو اہلِ کتاب کا کھانا سمجھتے ہیں اور مسلمان ہوکر اس کو کھاتے ہیں ۔ یاد رکھو ! جانور کو اس طرح مارنا اور اس کو کھانا دونوں حرام ہیں ۔ بغیر ذبح کے جانور کو کھانا کسی طرح جائز نہیں ۔ جہاں کسی یوروپین کو کوئی کام کرتے دیکھ لیا بس اس کے جائز کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ۔ ہم مسلمان ہیں ۔ ہم کو احکامِ خدا کی پیروی لازم ہے ۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اَوَمَنْ كَانَ ؛ کیا وہ شخص جو تھا۔ مَيْتًا ؛ مُردہ۔ مادّہ موت۔ جس کی اصل مَيْوِة تھی۔ واو یا میں مدغم ہوگیا۔ مَيِّتٌ ہوا تخفیف سے مَيْتٌ ہوا۔ فَاَحْيَيْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اس کو زندہ کیا۔ علم اور ایمان کو حیات اور نور سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جاہل کو علم دینا، کافر کو علم دینا، گنہگار کو تقویٰ دینا، گویا مُردے کو زندہ کرنا سمجھا جاتا ہے۔ وَجَعَلْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے اس کے لئے کیا۔ اُس کو دیا۔ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ ؛ ایسا نور کہ اس کو لے کر چلتا ہے۔ یہ استعارہ ہے ہدایت سے۔ فِي النَّاسِ ؛ لوگوں میں۔ كَمَنْ مَّثَلُهٗ ؛ مثل اُس شخص کے ہے۔ فِي الظُّلُمٰتِ ؛ جو مختلف ظلمتوں میں، اندھیریوں میں پڑا ہے۔ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؛ ان سے نہیں نکلتا۔ كَذٰلِكَ ؛ ایسے ہی۔ زُيِّنَ ؛ زینت دی گئی ہے۔ بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کو، منکروں کو۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں۔

ترجمہ :- کیا وہ شخص جو مُردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا (بے علم تھا ہم نے اس کو علم دیا) اور اس کے لئے ہم نے ایسا نور دیا جس کو لے کر وہ لوگوں میں چلتا ہے، اس شخص کے جیسا ہوسکتا ہے جو ظلمتوں میں پڑا ہے (اس کے اطراف تاریکی ہی تاریکی ہے) جس سے وہ نہیں نکلتا۔ ایسے ہی، کافروں کو ان کے اعمال مزین اور اچھے دکھائے گئے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح۔ یعنی جس طرح مکہ کے سردار دین حق کی مخالفت کرتے تھے اسی طرح۔ جَعَلْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا۔ فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ؛ ہر قریہ میں؛ ہر بڑے گاؤں میں۔ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا ؛ اس قریہ کے مجرمین کے سردار۔ بدکاروں کے لیڈر۔ گنہگاروں کے پیشوا۔ لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؛ تاکہ مکر پھیلائیں اس میں اور لوگوں کو گمراہ کریں۔ مغالطے دیں۔ زورِ تقریر سے حق کو ناحق، ناحق کو حق دکھائیں۔ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ ؛ اور حقیقت میں یہ مکر نہیں کررہے ہیں مگر اپنے آپ سے۔ یہ دوسروں کو کیا دھوکہ دے رہے ہیں۔ خود دھوکا کھا رہے ہیں۔ اُن کی مکاری کا وبال کس پر پڑ رہا ہے۔ خود اُن پر۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؛ مگر ان کو اس کا شعور نہیں۔ یہ محسوس تک نہیں کرتے۔ یہ سمجھتے نہیں۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے ہر شہر میں اس کے مجرمین کے سردار بنائے ہیں کہ اس میں مکر پھیلائیں (جھوٹ کا جال پھیلائیں) مگر یہ (حقیقت میں) اپنے آپ سے مکر کر رہے ہیں ۔ (اور اس فریب کاری کا اثر خود ان پر پڑ رہا ہے) مگر ان کو اس کا شعور نہیں (احساس نہیں) ۔

وقف لازم وقف منزل

وَاِذَا جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ حَتّٰى نُؤۡتٰى مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ‌ؕۘ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَـتَهٗ‌ ؕ سَيُصِيۡبُ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا صَغَارٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

وَاِذَا جَـآءَتْهُمْ ؛ اور جب ان کے پاس آتی ہے ۔ اٰيَةٌ ؛ کوئی آیت ۔ کوئی نشانی ۔ کوئی معجزہ ۔ کوئی حکم ۔ قَـالُوْا ؛ تو کہتے ہیں ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ ؛ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے ۔ حَتّٰى نُؤْتٰى ؛ یہاں تک کہ ہم کو دی جائیں ۔ مِثْلَ مَـآ اُوْتِىَ ؛ جس طرح کہ دیے گئے ہیں ۔ رُسُلُ اللّٰـهِ ؛ اللہ کے رسول ۔ یعنی جس طرح پیغمبروں پر کلام اللہ اُترتا ہے ہم پر بھی اُترے ۔ فرشتے جس طرح اُن کو نظر آتے ہیں ہم کو بھی نظر آئیں ۔

یہ نادان اپنی نااہلی اور اپنی بے استعدادی کے معترف اور واقف نہیں ۔ ظلماتِ مادیت میں گرفتار ہیں اور علویات اور مجردات کے مرتبہ کے طلبگار ہیں ۔ تم کو پیغمبروں سے کیا مناسبت ہے ۔ ایاز قدرِ خود بشناس ۔ ذرا غور کرو ۔ جمادات اور نباتات میں مرجان واسطہ ہے کہ جمادات کی طرح سخت ہے اور نباتات کی طرح اس میں شاخیں ہیں ، ڈالیاں ہیں ۔ اور درخت اور حیوان کے درمیان کھجور کا درخت واسطہ ہے کہ اس میں نر بھی ہوتا ہے اور مادّہ بھی ۔ نر کے پھول مادّہ کو ڈالتے ہیں تو کھجور لگتے ہیں ۔ بندر یا گوریلا جانور اور آدمی میں واسطہ ہے ۔ یہاں تک کہ بعض نادان ، انسان کو ترقی یافتہ بندر سمجھتے ہیں ۔ پیغمبر ، فرشتے اور انسان میں واسطہ ہے ۔ کہاں پیغمبر کی فطرت کہاں معمولی انسان کی طبیعت وہ بھی گرفتارِ ضلالت ۔ فرماتا ہے ۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اللہ ہی خوب جانتا ہے ۔ اُس کو زیادہ علمِ صحیح ہے ۔ حَيْثُ يَجْعَلُ ؛ جہاں کرتا ہے ۔ جہاں قائم کرتا ہے ۔ جس کو عطا کرتا ہے ۔ رِسَلَتَـهٗ ؛ اپنی رسالت ، پیغمبری ۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون منصبِ رسالت کے لائق ہے اور نبوت کی ذِمہ داری کو اپنے سر لینے کے قابل ہے ۔

[لطیفہ :- رُسُلُ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَعْلَمُ اس مقام پر اللہ اللہ کا لفظ نزدیک نزدیک آ گیا ہے ۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ یہ مقام محلِ قبولِ دُعا ہے] ۔

سَيُصِيْبُ ؛ عنقریب پہنچ جائے گی ۔ اَلَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؛ ان لوگوں کو جو مجرم ہیں ، گنہگار ہیں ۔ صَغَارٌ ؛ ذِلّت خواری ۔ خردی ۔ پستی ۔ عِـنْدَ اللّٰـهِ ؛ خدا کے پاس ۔ نادان خود کو پیغمبروں کے برابر سمجھتے تھے ۔ اور اس مرتبۂ بلند کے خود کو بھی مستحق

سمجھتے تھے ۔ لہٰذا ان کو ذِلّت وخواری کی صورت دیکھنا پڑا ۔ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ ؛ اور سخت عذاب ۔ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ وہ جھوٹے حیلے کیا کرتے تھے پیغمبروں کو نہ ماننے کے لئے ۔

ترجمہ :- اور جب ان کے پاس کوئی حکم (کوئی نشانی کوئی معجزہ) پہنچتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک رسولانِ خدا کو جو کچھ ملا ہے ہم کو بھی نہ ملے ۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے جہاں اس کی پیغمبری قائم کی جاتی ہے (اور جو مستحق رسالت ہے وہ اس کی قابلیت بھی رکھتا ہے) ۔ عنقریب ان مجرموں کو خدا کے پاس سے ذِلّت وخواری پہنچے گی اور ان حیلہ بازیوں کی وجہ سے سخت عذاب ہوگا ۔

پیغمبری کی قابلیت تو بہت بڑی چیز ہے ۔ اسلام لانے کے لئے بھی قابلیت شرط ہے اور اس کے قبول کرنے کے لئے دل میں گنجایش کی حاجت ہے ۔ تنگ دل بدنصیب کیا ایمان لائیں گے ۔

واضح ہو کہ ایمان کے آنے کے لئے کہتے ہیں کہ اس کے سینے میں اس کی گنجائش ہے ۔ اس کو شرحِ صدر کہتے ہیں ۔ اور ایمان نہ آنے کو کہا جاتا ہے کہ اس کا دل تنگ ہے ۔ اس کے دل میں ایمان کی گنجائش ہی نہیں ۔ یہ بھی محاورہ ہے ۔ خیر اور نیکی کو ترقی اور چڑھنے سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دنیوی خرابی ہی کو تنزل اور اُترنا بیان کیا جاتا ہے ۔ ترقی دشوار معلوم ہوتی ہے اور تنزل آسان ، برائی کا نتیجہ تکلیف اور عذاب ہے ۔ اور بھلائی کے لوازم سے خوشی اور خوش حالی ہے ، لہٰذا فرماتا ہے :

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ۚ
كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ ؛ جس کے لئے اللہ ارادہ کرتا ہے ۔ چاہتا ہے ۔ اَنْ يَّهْدِيَهٗ ؛ کہ اس کو ہدایت کرے ۔ راستہ بتائے ۔ صحیح طریقہ پر لگائے ۔ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ ؛ تو اس کے سینے کو کھول دیتا ہے ۔ لِلْاِسْلَامِ ؛ اسلام کی اطاعت اور فرماں برداری کے لئے ۔ وَمَنْ يُّرِدْ ؛ اور جس کو چاہتا ہے ۔ جس کا ارادہ کرتا ہے ۔ اَنْ يُّضِلَّهٗ ؛ کہ اس کو گمراہ رکھے ۔ راستہ نہ دکھائے ۔ کیونکہ اس میں قابلیت ہی نہ تھی ۔ اُس کی طبیعت کے اقتضاء کے خلاف تھا ۔ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ؛ تو کر دیتا ہے اس کے سینہ کو ۔ ضَيِّقًا ؛ تنگ ۔ حَرَجًا ؛ رُکا ہوا ۔ ایسے شخص کا ترقی کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دم پھول گیا ہے ۔ سانس لینا دشوار ہوگیا ہے ۔ اُس کے سینے میں تازہ ہوا لینے کی گنجائش نہیں ۔ كَاَنَّمَا ؛ گویا کہ ۔ يَصَّعَّدُ ؛ چڑھ رہا ہے ۔ اصل میں يَتَصَعَّدُ ہے باب تَفَعُّلْ ہے ۔ ت ، صاد میں مدغم ہوا ہے ۔ اِصَّعَّدَ ۔ يَصَّعَّدُ ۔ اِصِّعَّادًا ؛ بلندی پر چڑھنا ۔ ترقی ۔

صعود ۔ فِی السَّمَآءِ ؛ بلندی پر ۔ سَمَآء ۔ سُمُوٌّ سے ماخوذ ہے بہ معنی علو ۔ بلندی ۔ ابر ۔ آسمان ۔ کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح جیسی ان کی خباثت ، شرارت ، ویسی ان کی سزا ۔ یَجْعَلُ اللّٰہُ ؛ اللہ کردیتا ہے ۔ اَلرِّجْسَ ؛ ناپاکی ۔ عذاب ۔ پھٹکار ۔ لعنت ۔ عَلَی الَّذِیْنَ ؛ اُن لوگوں پر جو ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان نہیں لاتے ۔

ترجمہ :- پھر جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے ۔ اور جس کو گمراہ رکھنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو تنگ اور گھٹا ہوا کردیتا ہے (کہ سانس چڑھ رہا ہے سینے میں تازہ ہوا لینے کی جگہ باقی نہیں ۔) گویا کہ بلندی پر چڑھ رہا ہے ۔ اسی طرح اللہ ان پر پھٹکار اور لعنت بھیجتا ہے (عذاب نازل کرتا ہے) جو ایمان نہیں لاتے ۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

وَهٰذَا ؛ اور یہ ۔ صِرَاطُ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کا راستہ ہے ۔ مُسْتَقِیْمًا ؛ سیدھا ۔ حال ہے ۔ کلمۂ ھٰذَا ۔ بتاویل اُشِیْرَ یُشَارُ کے ۔ باوجود مبتدا ہونے کے حال بننے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ قَدْ فَصَّلْنَا ؛ ہم نے تفصیل اور توضیح کے ساتھ بیان کردیا ۔ اَلْاٰیٰتِ ؛ آیتوں کو ، نشانیوں کو ۔ لِقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو نصیحت اور یاد دہانی قبول کرتے ہیں ۔ یَذَّکَّرُوْنَ ؛ دراصل یَتَذَکَّرُوْنَ ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے (اور صراطِ مستقیم ہے) ۔ ہم نے ساری آیتیں (تمام نشانیاں ۔ تمام دلائل) نہایت توضیح سے نصیحت پذیر لوگوں کے سامنے بیان کردیں ۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

لَهُمْ ؛ ان لوگوں کے لئے جو پند و نصیحت پر دھیان دیتے ہیں ، اُن کو قبول کرتے ہیں ۔ دَارُ السَّلٰمِ ؛ سلامتی کا گھر ہے جنت ہے ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے پاس ۔ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ ؛ اور وہ اُن کا دوست ہے ، کارساز ہے ۔ آقا ہے ۔ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان نیک کاموں کی وجہ سے ، جن کو وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اُن کے (نیک) اعمال کی وجہ سے ان کے رب کے پاس جو ان کا دوست ہے (اُن کا آقا ہے) ۔ جنت ہے (جس میں سلامتی ہی سلامتی ہے ۔ کسی قسم کا درد ، دکھ پریشانی نہیں) ۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ

وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

وَيَوْمَ ؛ اور اس دن کو پیشِ نظر رکھو ، یاد رکھو جب ۔ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ؛ اللہ تعالےٰ اُن سب کا حشر کرے گا ، سب کو جمع کرے گا ۔ اور فرمائے گا : يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ ؛ اے قومِ جن ۔ مَعَاشِرَتْ ؛ کامل طور سے ملنا جلنا ۔ مَعْشَرْ ؛ ایسا گروہ ، ایسے لوگ جو ایک سمجھے جاتے ہیں ۔ عَشْر ؛ دس ۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا کامل اجتماع ہے ۔ جِنّ ؛ ایک قوم ہے جو آدمیوں کو نظر نہیں آتی ۔ اس قوم میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ہوتے ہیں ۔ بعض کو حضرت رسول اللہ ﷺ سے شرفِ صحبت بھی حاصل ہے ۔ کیا جن پیغمبر بھی ہوتے ہیں ۔ اس میں اختلاف ہے ۔ صحیح یہ ہے کہ پیغمبر سوائے انسان کے دوسری کسی قوم میں نہیں ہوتے ۔ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ ؛ تم نے بہت کچھ اپنا کر لیا ہے ۔ اپنی تعداد بڑھالی ہے ۔ مِنَ الْاِنْسِ ؛ بہت سے آدمیوں کو اپنے زیرِ اثر کرلیا ہے ۔ وَقَالَ ؛ اور کہا ۔ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ؛ آدمیوں میں کے اُن جنوں کے دوست ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ اِسْتَمْتَعَ ؛ فائدہ اُٹھایا ۔ کام لیا ۔ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ ؛ ہم میں سے بعض نے بعض سے یعنی شیاطین نے آدمیوں سے اپنی پوجا کروائی ، جیسا چاہا نچایا ۔ وَبَلَغْنَا ؛ اور ہم پہنچ گئے ۔ اَجَلَنَا ؛ ہماری مدت کو ۔ ہماری آخری عمر کو ۔ الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؛ تو نے جو وقت ہمارے لئے مقرر کیا تھا ، جو مدت دی تھی ۔ مگر افسوس ہم نے ساری مدت ، ساری عمر برے کاموں میں گزاردی ۔ قَالَ ؛ اللہ تعالےٰ فرمائے گا ۔ اَلنَّارُ مَثْوٰىكُمْ ؛ دوزخ تمہارا ٹھکانا ہے ۔ جہنم تمہارا مقام ہے ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ ؛ تم اس میں ہمیشہ رہو گے ۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر جس کو خدا چاہے ۔ یعنی جو ایمان رکھتے ہیں اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگت کر نکلیں گے ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ؛ حکمت والا ، علم والا ہے ۔

ترجمہ :- اور اُس دن کو یاد کرو (اپنے پیشِ نظر رکھو) جب اللہ ان سب کا حشر کرے گا (اُن سب کو جمع کرے گا) (اور فرمائے گا) اے قومِ جن ! تم نے بہت سے آدمیوں کو اپنا بنالیا تھا ۔ اور آدمیوں میں سے ان کے (شیاطین کے) دوست کہیں گے ، اے ہمارے رب ! ہمارے بعض نے بعض سے فائدہ اُٹھایا (اپنا تابع بنالیا) ۔ اور تو نے ہم کو جتنی عمر دی تھی ہم اس کو پہنچ گئے ۔ (جتنی مہلت دی تھی ہم نے برے کاموں میں برباد کردی) ۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا اب دوزخ تمہارا مقام ہے ۔ اس میں ہمیشہ رہو ۔ مگر جو (یا جس کو) خدا چاہے ۔ بے شک تمہارا رب باحکمت ہے باعلم ہے ۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۵ ۸ ۲

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ نُوَلِّيْ ؛ دوستانہ، یارانہ پیدا کر دیتے ہیں ہم ۔ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا ؛ ظالموں میں بعض کا بعض کے ساتھ ۔ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ بہ سبب ان برائیوں کے جن کو وہ کسب کرتے، حاصل کرتے ہیں، اُن کے اعمالِ بد کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح سے ہم دوستی کرا دیتے ہیں (ناحق پرست اور) ظالموں میں بعض کی بعض کے ساتھ، اُن کے اعمال کی وجہ سے ۔

کوئی شیخ صدّو اور نرسو کی نذر چڑھاتا ہے ☆ ۔ کوئی سِدّی صدرؔ، سدی بدرؔ کو بھینٹ دیتا ہے ۔ (مدینہ کی بدعاتِ سیئہ جن کے ساتھ بجائے قربانی کے جھٹکا کیا جاتا تھا) کوئی دوسرے شیاطین کی خوشامد کرتا ہے تب کہیں شیاطین بھی ان کا کچھ کام نکالتے ہیں ۔ ایک فتنہ ہے کہ پھیلا ہوا ہے ۔ ان جاہلوں کی اس قدر تباہی ہوگئی ہے کہ وہ سمجھنے لگے ہیں کہ علوی اعمال سے سفلی اعمال زیادہ تیز اثر ہیں ۔ اس زمانے میں یقین کی بڑی کمی ہے ۔ خدا سے مناسبت تو پیدا ہوئی نہ تھی کہ بزرگانِ دین اور ارواحِ طیبہ سے موجودہ زمانے کے مادّہ پرست موحدوں نے رہی سہی مناسبت بھی زائل کر دی ۔ ہمارے ابتدائی زمانہ میں کامل بھی تھے عامل بھی تھے ۔ اب کامل تو کجا، عامل بھی نظر نہیں آتے ۔ اُن کے نفوسِ قدسیہ کا اثر تھا کہ اس زمانے میں نہ سحر برابر چلتا تھا نہ آسیبوں کا زور تھا ۔ اب شیطانوں کا بھی زور ہے ۔ منتر جنتر و تنتر کا بھی زور ہے ۔

شیاطین اور شیاطین پرستوں کے عذر ہائے بے جا کے باطل کرنے کے لئے فرمائے گا :-

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ ۔ مَعْشَرْ ؛ ایک جگہ مل جل کر رہنے والے ۔ عشرت، معاشرت اسی مادّے سے ہے ۔ آج کل ایک عام غلطی لوگوں کے دلوں میں جائے گیر ہوگئی ہے اور وہ یہ ہے : جس چیز کو ہم نہیں جانتے وہ موجود ہی نہیں ہے ۔ یہ کیسی غلطی ہے ۔ دنیا میں کتنی چیزیں ہیں جن کو ہم جانتے ہیں؟ کیا وہ چیزیں جن کو ہم نہیں جانتے وہ نہیں ہیں؟ یہ نادان جنّ کو نہیں جانتے لہٰذا وہ لگے انکار کرنے ۔ یاد رکھو ۔ معطوف و معطوف علیہ جُدا ہوتے ہیں لہٰذا جس طرح اِنس ہیں اس طرح جنّ بھی ہیں ۔ تجربہ نہیں ہے تو اس مسئلے کو تجربہ کاروں پر چھوڑو ۔ مجھے تو جس طرح اِنس کا یقین ہے جنّ کا بھی یقین ہے ۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس نہیں آئے؟ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ؛ رسول تمہیں میں سے ۔ کیا قومِ جن

[☆ (اصطلاحی نام) حیدرآباد دکن کی یہ مشہور بدروحیں ہیں ۔ اضافہ از اکیڈمی]

میں سے بھی پیغمبر ہوتے ہیں؟ اکثر کا خیال ہے کہ جنّ میں پیغمبر نہیں ہوتے ۔ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ ؛ تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں ۔ قَصَّ یَقُصُّ ۔ قَصًّا ؛ برابر ہونا ۔ قِصَّۃٌ ؛ واقعہ کے مطابق بیان ۔ مِقَصٌّ ؛ قینچی جس کے دونوں حصّے برابر ہوتے ہیں ۔ قَصَّاصٌ ؛ داستان گو، کہانیاں بولنے والا ۔ قِصَاصٌ ؛ جان کے عوض جان لینا ، بدلے میں مارڈالنا ۔ اٰیٰتِیْ ؛ میری آیتیں ۔ میری نشانیاں ۔ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ ؛ اور تم کو باخبر کردیتے ہیں ۔ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ؛ آج کے دن کے آنے سے ۔ قَالُوْا شَھِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا ؛ اُنھوں نے کہا ، ہم اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہیں ۔ وَغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ؛ اور دھوکے میں رکھا ہے اُن کو دنیوی زندگی نے ۔ وَشَھِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ ؛ اور اپنے متعلق یقین سے کہا ۔ اعتراف کرلیا ۔ اَنَّھُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ ؛ کہ وہ منکر تھے ، حق پوش تھے ۔

ترجمہ :- اے جنوں اور انسانوں کے گروہ ! کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول نہیں آئے جو تمہیں میری آیتیں سنایا کرتے اور اِس دن کے آنے سے تم کو ڈرایا کرتے تھے ۔ وہ کہیں گے :- ’’ہم اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہیں‘‘ اور دنیوی زندگی نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور انھوں نے خود مان لیا کہ وہ منکر تھے (کافر تھے) ۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

خدائے تعالیٰ پیغمبروں کو بھیجنے اور ان کی اُمّتِ دعوت کو ہدایت کرنے کی وجہ بیان فرماتا ہے کہ ہم بغیر خبر کرنے کے سزا نہیں دیتے ۔ اُمّت دو قسم کی ہوتی ہے :-

(۱) وہ اُمّت جو اسلام لاتی ہے ۔

(۲) اُمّتِ دعوت وہ گروہ جس کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی ۔ یہ بھی سرکارِ دو عالمؐ کی اُمّت ہے ۔

ذٰلِکَ ؛ یعنی یہ پیغمبروں کو بھیجنا اس وجہ سے ہے ۔ اَنْ لَّمْ یَکُنْ ؛ کہ نہ تھا ۔ رَبُّکَ ؛ تمہارا رب ۔ تمہارا پروردگار ۔ جس نے تم کو پیدا کیا ، پالا پوسا ۔ وہ تمہاری شرارتوں پر دفعۃً سزا دینا نہیں چاہتا بلکہ سمجھا بجھا کر تعلیم و تربیت کرنے پر بھی نہ ماننے کے بعد ہلاک فرماتا ہے ۔ مُھْلِکَ الْقُرٰی ؛ قصبوں کو ہلاک کرنے والا ۔ شہروں کو برباد کرنے والا ۔ گاؤں کو برباد کردینے والا ۔ بِظُلْمٍ ؛ ظلم کی وجہ سے ۔ نافرمانی کے سبب ۔ وَاَھْلُھَا ؛ بحالیکہ اس کے لوگ ۔ غٰفِلُوْنَ ؛ غفلت میں پڑے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ اس لئے کہ تمہارا رب کسی شہر کو ان کے ظلم و ستم کی وجہ سے ہلاک اور برباد کرنے والا نہیں ہے بحالیکہ اس کے لوگ غفلت میں پڑے ہوں ۔

(بلکہ پیغمبروں کو بھیجتا ہے وہ نصیحت کرتے ہیں ۔ احکامِ الٰہی پہنچاتے ہیں ۔ نہیں مانتے تو شہر کے شہر خدائے تعالیٰ نیست و نابود کردیتا ہے) ۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ ؛ اور ہر ایک کے لئے ایک خاص درجہ ہے ۔ جو اچھا کرتا ہے جو برا کرتا ہے سب کو خدا جانتا ہے ۔ پھر اعمال میں بھی مختلف درجات ہیں ۔ مِمَّا عَمِلُوْا ؛ ان کاموں سے کہ انھوں نے کیا ۔ وَمَا رَبُّکَ ؛ اور تمہارا رب نہیں ہے ۔ بِغَافِلٍ ؛ غافل ۔ انجان ۔ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال سے ، ان کے کاموں سے کہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہر شخص کا اعمال کے لحاظ سے ایک درجہ ہے ۔ ان کے اعمال سے تمہارا پروردگار غافل نہیں ۔

یہاں ٹکے سیر کھاجا اور ٹکے سیر بھاجی نہیں ، جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا ۔ کانٹے بو کر پھل کہاں سے پائے گا ۔

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ

مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ؕ

وَرَبُّکَ ؛ اور آپ کا رب ۔ اَلْغَنِیُّ ؛ وہی غنی ہے ۔ مستغنی ہے ۔ کسی کی حاجت نہیں رکھتا ۔ مگر پھر بھی رحمت والا ہے ۔ بندہ پر مہربان بھی ہے ۔ وہ اگر احدیت کی وجہ سے غنی ہے ، ذات کے لحاظ سے مستغنی ہے تو واحدیت اور اسماء و صفات کے لحاظ سے رحیم و کریم بھی تو ہے ۔ ذُوالرَّحْمَةِ ؛ رحم و کرم والا ۔ اِنْ یَّشَاْ ؛ وہ اگر چاہے ۔ یُذْهِبْکُمْ ؛ تم سب کو نیست و نابود کردے ۔ فنا کردے ۔ ذَهَبَ بِهٖ ؛ اس کو لے گیا ۔ اَذْهَبَهٗ ؛ اس کو دُور کردیا ۔ فنا کردیا ۔ دوسری جگہ منتقل کردیا ۔ وَیَسْتَخْلِفْ ؛ اور خلیفہ بنادے اور جانشین کردے ۔ تمہاری جگہ دوسرے کو قائم کردے ۔ مِنْۢ بَعْدِکُمْ ؛ تمہارے بعد ۔ مَایَشَآءُ ؛ جس کو چاہے ۔ کَمَا ؛ جیسا کہ ۔ اَنْشَاَکُمْ ؛ تم کو پیدا کیا ۔ نشونما دیا ۔ مِنْ ذُرِّیَّةِ ؛ اولاد سے ۔ نسل سے ۔ ذَرٌّ ؛ پھیلنا ۔ منتشر ہونا ۔ دھوپ میں کسی سوراخ میں سے گرد و غبار کے باریک باریک اجزا اُڑتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ ذَرَّةٌ ؛ چھوٹی چیونٹی ۔ قَوْمٍ ؛ گروہ ۔ خاندان ، وہ لوگ جن کی مدد پر تمہارے کاروبار کا قیام ہے ۔ اٰخَرِیْنَ ؛ دوسرے ، اور لوگ ۔

ترجمہ :- اور آپ کا رب غنی بھی ہے اور رحیم بھی ہے ۔ چاہے تو تم (لوگوں) کو فنا کردے اور تمہارے بعد (کسی اور قوم کو) جس کو چاہے تمہارا قائم مقام کردے ، جس طرح کہ (اس سے پہلے) دوسری قوم کی اولاد سے تم کو پیدا کیا ۔

صاحبو ! جہاں کسی قوم نے اپنے کمبل سے زیادہ پیر پھیلائے وہی قوم کھواری گئی ، پامال کردی گئی ۔ نہ اس کا نام رہا نہ نشان ۔ دیکھو ! آج کل کیا ہورہا ہے ؟ سب کے سروں میں تکبر و نخوت کی ہوا بھر گئی ہے ۔ ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں ۔ بم پر بم برسا رہے ہیں ۔ دنیا میں آگ لگا رہے ہیں ۔ غریبوں کو بھوکا مار رہے ہیں ۔ کونسا ظلم ہے کہ نہیں کیا جارہا ہے ۔

خدا کا وعدہ سچا ہے ۔ جو کچھ فرمایا ہے ہو کر رہے گا ۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿١٣٤﴾

اِنَّ ؛ بے شک ۔ مَاتُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔ خدا کا وعدہ ۔ لَاٰتٍ ؛ آنے والا ہے ۔ ہو کر رہے گا ۔ وَمَآ اَنْتُمْ ؛ اور تم نہیں ہو ۔ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ عاجز کرنے والے ۔

ترجمہ :- جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی خدا کا وعدہ) بے شک پورا ہونے والا ہے (جو فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا) اور تم اس کے حکم کو روک نہیں سکتے ۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اِعْمَلُوْا ؛ تم اپنا کام کرو ۔ تم عمل کرو ۔ عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؛ اپنی جگہ ۔ اپنی حسبِ حیثیت ۔ اپنے درجے اور اپنی حالت کے مطابق ۔ اِنِّىْ عَامِلٌ ؛ میں بھی اپنا کام کرتا ہوں ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا ۔ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ ؛ کس کے لئے ہوگا ۔ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؛ آخرت کا نیک انجام ۔ آخر کار کس کا انجام اچھا ہوگا ۔ کون سا گھر آباد رہے گا ۔ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ ؛ بے شک فلاح نہیں پاتے ۔ کامیاب نہیں ہوتے ۔ اَلظّٰلِمُوْنَ ؛ جو ظلم کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- تم کہو لوگو ! تم اپنی جگہ (اپنی حسبِ حیثیت) اپنا کام کئے جاؤ ۔ میں اپنا کام کئے جاتا ہوں ۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کی آخرت اچھی ہوئی ہے (کس کا گھر آباد رہتا ہے) ۔ بے شک ظالم کبھی فلاح نہیں پاتے (اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوتے ۔ ناکامی اُن کی سدِّ راہ ہوتی ہے) ۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے مقرر کیا ۔ مِمَّا ذَرَاَ ؛ اُن چیزوں سے کہ خدا نے پیدا کیا ۔ ذَرَاَ بمعنی خَلَقَ ۔ مِنَ الْحَرْثِ ؛ کھیتی میں سے ۔ وَالْاَنْعَامِ ؛ اور مویشی میں سے ۔ نَصِيْبًا ؛ ایک حصّہ ۔ وَقَالُوْا ؛ اور انہوں نے کہا ۔ هٰذَا لِلّٰهِ ؛ یہ اللہ کا ہے اور

اس کو غریبوں کو دیتے ۔ بِزَعْمِهِمْ ؛ اپنے زعم کے مطابق ۔ اپنے عقیدے کے موافق ۔ وَهٰذَا ۔ اور یہ ۔ لِشُرَكَآئِنَا ؛ ہمارے شریکوں کے لئے ۔ ہمارے بتوں کے لئے ۔ ہمارے دیوتاؤں کے لئے ۔ فَمَا كَانَ ؛ پھر جو ہو ۔ لِشُرَكَآئِهِمْ ؛ ان کے بتوں کے لئے ۔ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ؛ تو خدا تک نہیں پہنچتا ۔ یعنی اس میں سے خدا کے لئے خرچ نہیں کرتے بلکہ وہ پجاریوں کا حق تھا ۔ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ ؛ جو خدا کے لئے ہو ۔ فَهُوَ يَصِلُ ؛ تو وہ پہنچتا ہے ۔ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؛ ان کے شریکوں کی طرف یعنی جو بتوں کے نام کا ہوتا وہ صرف پجاریوں کا حصّہ اور غریبوں کو اس میں سے کچھ نہیں ملتا ۔ اور جو خدا کے نام کا ہوتا یعنی غریبوں کے لئے ہوتا ۔ اس میں پجاری برابر گھستے ۔ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ؛ کیا ہی برا ہے جو یہ حکم کرتے ہیں ۔ ان کے کیا واہی تباہی احکام ہیں ۔

ترجمہ :- اور (دیکھو! خدا نے) جو کچھ کھیتی اور مویشی میں سے پیدا کیا ہے ان لوگوں نے ان میں ایک حصّہ خدا کے لئے ٹھہرایا ہے ۔ پھر اپنے زعم باطل کے مطابق (سمجھتے اور) کہتے ہیں ، یہ حصّہ اللہ کا ہے اور یہ اُن (بتوں) کے لئے ہے جنھیں ہم نے (خدا کا) شریک ٹھہرایا ہے ۔ (ورنہ فی الحقیقت کون خدا کا شریک ہے) پھر جو کچھ ان کے شریکوں (بتوں) کا ہے وہ خدا تک نہیں پہنچتا اور جو خدا کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں (بتوں) کو پہنچتا ۔ کیا ہی برا ہے جو یہ حکم کرتے ہیں (یہ سب واہیات اور بے اصل احکام ہیں) ۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ، اور جس طرح من مانے احکام لگاتے ہیں ۔ جس کو چاہا جائز کہہ دیا اور جس کو چاہا ناجائز کہہ دیا ۔ زَيَّنَ ؛ زینت دی ۔ اچھا دکھلایا ۔ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ بہت سے مشرکوں کو ۔ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ ؛ اپنی اولاد کو قتل کردینا ۔ مارڈالنا ۔ زندہ درگور کردینا ۔ چڑھاوے میں چڑھا دینا ۔ شُرَكَآؤُهُمْ ؛ ان کے شریکوں نے ۔ شیطانوں نے ۔ اور اُن کے جانشین برہمن ، کاہن ، پادریوں نے ۔ زَيَّنَ کا فاعل شُرَكَآءُ هُمْ ہے ۔ لِيُرْدُوْهُمْ ؛ تاکہ ان کو ہلاک کریں ۔ تباہ و برباد کریں ۔ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ ؛ اور تاکہ دھوکے میں ڈالیں ۔ اُن پر شبہ والتباس پیدا کریں ۔ دِيْنَهُمْ ؛ اُن کے دین کو یعنی اُن کے دین کے سمجھنے میں شک وشبہ پیدا کریں ۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ مَافَعَلُوْهُ ؛ تو وہ ایسا نہ کرتے ۔ فَذَرْهُمْ ؛ پس اُن کو چھوڑ دو ۔ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ؛ اور اُن کے ڈھکوسلوں کو ۔ ان کی افترا بازیوں کو ۔ اُن کے جھوٹ اور من گھڑت باتوں کو ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ان کے شریکوں (شیطانوں نے ، اُن کے پجاریوں) نے (اپنے تابع) بہت سے مشرکوں کو اولاد کُشی کو بڑے ثواب کا کام دکھلایا ، تاکہ ان کو تباہ کریں اور اُن کے دین کو مشتبہ اور نا قابلِ اعتبار بنا دیں اور اگر خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتے اب ان کو چھوڑ و اور (اُن کے ڈھکوسلوں کو) ان کی افترا پردازیوں کو ۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا یَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا یَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا افْتِرَآءً عَلَیْهِ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

وَقَالُوْا ؛ اور (بُت پرست) کہتے ہیں ۔ اُن کا یہ زعم ہے ۔ آئندہ آنے والا بِزَعْمِهِمْ اسی قَالُوْا سے متعلق ہے ۔ هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ ؛ یہ مویشی اور کھیتی ۔ حِجْرٌ ؛ روکے ہوئے ہیں ۔ اِن پر کوئی تصرف نہیں کرسکتا ۔ حَجَرَ ۔ یَحْجُرُ ۔ حَجْرًا ؛ روکنا ۔ منع کرنا ۔ لَا یَطْعَمُهَآ ؛ ان کو کھا نہیں سکتا ۔ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ ؛ مگر جس کو ہم چاہیں ۔ بِزَعْمِهِمْ ؛ انھوں نے یہ کہا اپنے زعم باطل کے مطابق ۔ وَاَنْعَامٌ ؛ اور بہت سے چوپائے ہیں ۔ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا ؛ ان کے پشت حرام کر دیے گئے ہیں ۔ یعنی ان پر کوئی سواری نہیں کرسکتا ۔ وَاَنْعَامٌ ؛ اور بعض چوپائے ایسے بھی ہیں ۔ لَا یَذْكُرُوْنَ ؛ ذکر نہیں کرتے ۔ اِسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا ؛ ان پر اللہ کے نام کو ۔ یعنی ان کو خدا کے نام پر ذبح نہیں کرتے ۔ اِفْتِرَآءً عَلَیْهِ ؛ قَالُوْا سے متعلق ہے ۔ اُن کا ایسا کہنا سراسر جھوٹ ہے ۔ افترا ہے ۔ بہتان ہے ۔ بے اصل باتیں ہیں ۔ خدا نے ان کو ہرگز حرام نہیں کیا ۔ سَیَجْزِیْهِمْ ؛ عنقریب ان کو سزا دے گا ۔ جزا دے گا ۔ بدلہ دے گا ۔ بِمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ؛ بہ سبب اس کے کہ وہ افترا کرتے ہیں ۔ اُن کو ان کی افترا پردازی کی سزا دے گا ۔

ترجمہ :- اور (یہ پجاری) کہتے ہیں ۔ (ان پادریوں کا خیال ہے) کہ یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہیں (کوئی ان پر تصرف نہیں کرسکتا) ، نہ ان کو کوئی کھا سکتا ہے مگر جن کو ہم چاہیں (اُن کا ایسا کہنا نرا ڈھکوسلا ہے) اُن کا زعم باطل ہے ۔ اور بہت سے ایسے مویشی اور چوپائے ہیں جن کی پشت پر سوار ہونا حرام کر دیا گیا ہے اور ایسے چوپائے بھی ہیں کہ جن پر ذبح کے وقت خدا کا نام تک نہیں لیتے ۔ (اُن کا ایسا کہنا) اس پر (خدا پر) افترا پردازی ہے ۔ (سراسر جھوٹ ہے) ۔ عنقریب اللہ اُن کو اُن کی افترا پردازی کی سزا دے گا ۔

وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤی اَزْوَاجِنَا ۚ

وَاِنۡ یَّکُنۡ مَّیۡتَۃً فَھُمۡ فِیۡہِ شُرَکَآءُ ؕ سَیَجۡزِیۡھِمۡ وَصۡفَھُمۡ ؕ اِنَّہٗ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۳۹﴾

وَقَالُوۡا ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ مَا ؛ جو ہے ۔ فِیۡ بُطُوۡنِ ؛ پیٹوں میں ۔ ھٰذِہِ الۡاَنۡعَامِ ؛ ان چوپایوں کے ۔ خَالِصَۃٌ لِّذُکُوۡرِنَا ؛ وہ ہمارے مَردوں کے لئے مخصوص ہیں ۔ وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤی اَزۡوَاجِنَا ؛ اور ہماری عورتوں پر حرام ہیں ۔ وَاِنۡ یَّکُنۡ مَّیۡتَۃً ؛ اگر کوئی مُردہ ہو ۔ فَھُمۡ فِیۡہِ شُرَکَآءُ ؛ تو اس میں وہ سب شریک ہیں ۔ عورت بھی کھا سکتی ہے اور مرد بھی ۔ سَیَجۡزِیۡھِمۡ ؛ عنقریب اُن کو جزا دے گا ۔ وَصۡفَھُمۡ ؛ اُن کے بیان کرنے کی ۔ اُن کے کہنے کی ۔ اُن کے اُن بے سروپا باتوں کی ۔ اِنَّہٗ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ؛ وہ بے شک بڑی حکمت اور علم والا ہے ۔ وہ اس طرح کے بے فائدہ احکام نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں :ان چار پایوں کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ ہمارے مَردوں کے لئے خاص ہے اور ہماری بی بیوں پر حرام ہے ۔ اور اگر کوئی مُردہ ہو تو اس میں سب شریک ہیں (سب کے لئے جائز سمجھتے ہیں) ۔ عنقریب اُن کو ان بے سروپا باتوں کی سزا دے گا ۔ بے شک وہ تو حکیم ہے علیم ہے ۔

قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَھُمۡ سَفَھًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّحَرَّمُوۡا

مَا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ افۡتِرَآءً عَلَی اللّٰہِ ؕ قَدۡ ضَلُّوۡا وَمَا کَانُوۡا مُھۡتَدِیۡنَ ﴿۱۴۰﴾ ع ۱۶ ۳

قَدۡخَسِرَ ؛ نقصان میں پڑ گئے ۔ گھاٹے اور خرابی میں پڑ گئے ۔ اُن کے حصّہ میں خسران آ گیا ۔ نقصان آ گیا ۔ اَلَّذِیۡنَ قَتَلُوۡا ؛ جن لوگوں نے قتل کیا ۔ مار ڈالا ۔ اَوۡلَادَھُمۡ ؛ اپنی اولاد کو ۔ سَفَھًا ؛ سُبک سری سے ۔ بیوقوفی سے ۔ سَفَہٌ ؛ ہلکاپن ۔ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؛ بے علمی سے ۔ جہالت سے ۔ وَحَرَّمُوۡا ؛ اور حرام کر دیا ۔ مَارَزَقَھُمُ اللّٰہُ ؛ اس چیز کو کہ اللہ نے ان کو دیا تھا ۔ اِفۡتِرَآءً عَلَی اللّٰہِ ؛ وہ بھی اللہ پر افترا باندھ کر ۔ سراسر جھوٹ ۔ بالکل مَن گھڑت ۔ بے اصل ۔ بے سروپا ۔ قَدۡضَلُّوۡا ؛ بے شک گمراہی میں پڑ گئے ، ضلال اور گمراہی کے سوا ان کو کچھ نہ ملا ۔ وَمَا کَانُوۡا مُھۡتَدِیۡنَ ؛ وہ ہدایت اور راہ یابی کے قابل ہی نہ تھے ۔ ان کی طبیعت مخالفِ ہدایت تھی ۔

ترجمہ :- کیسی خرابی (کیسی تباہی) میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے حماقت سے (بیوقوفی سے) بے علمی سے اپنی اولاد کو قتل کر دیا ۔ (یعنی بُتوں پر بھینٹ چڑھا دی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جیتی جاگتی بچیوں کو زمین میں دفن کر دیا ۔ خاوند کے بعد بیوی کو سَتی بنا کر جلا دیا) اور خدا نے ان کو جو کچھ دیا تھا اُس کو حرام کر دیا ، وہ بھی اللہ پر تہمت باندھ کر (بے اصل جھوٹ گھڑ کر) ۔ وہ سب گم راہ ہو گئے ۔ اُن کی فطرت میں ہدایت ہی نہیں تھی ۔ (اور اُن کی طبیعت کا اقتضاء سیدھا راستہ چلنا نہ تھا) ۔

صاحبو ! مشرکینِ عرب کے بعض ظالمانہ مجرمانہ بے اصل خیالات کی اللہ تعالےٰ تردید فرماتا ہے ۔ وہ کیا کرتے تھے ؟ منتیں مانتے کہ اس سال زراعت اچھی ہوئی اور جانور تندرست رہے تو ہم خدا کے نام پر یہ دیں گے اور دیوتاؤں کے نام پر یہ خدا کا حصّہ فقیروں کو دیتے اور بُتوں کا حصّہ مجاوروں کو ، پجاریوں کو ۔ بُتوں کے حصّہ میں جو کچھ آتا وہ اپنے سوا کسی غریب کو نہ دیتے ۔ اور خدا کے حصّہ میں جو کچھ آتا اس میں پجاری بھی شریک ۔

صاحبو ! بعض مادّہ پرست موحد ، گوشت و استخوانِ بے جان ، اس آیتِ کریمہ کو بزرگانِ دین کے ایصالِ ثواب کے لئے جو کچھ خیر خیرات کرتے ہیں ۔ اس کو روکنے کے لئے اس آیت کا مصداق ٹھہرا رہے ہیں ۔ نادان ، نہ ایصالِ ثواب کو سمجھیں نہ غریبوں کی امداد کو سمجھیں ۔ ہاں ان کو ایک کام آتا ہے ، مسلمانوں کو کافر بنانا ۔ کافروں کو مسلمان بنانے سے ان کو کوئی غرض نہیں ۔ بات بات پر شرک ، کفر ، بدعت ۔ کسی نے ان کے حق میں خوب کہا : مرگیا مردود فاتحہ نہ درود ۔

لڑکے لڑکیوں کو بُتوں پر چڑھا دیتے ۔ بعض بڑی غیرت اور عزت سمجھتے تھے کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کردیں ۔ گئو ماتا کی بڑی عزت کی جاتی ہے ۔ اُس کا موتر پیا جاتا ہے اور بیل پتا پر کون سا ظلم ہے جو کیا نہیں جاتا ۔ زراعت کا کام اُن سے لیا جاتا ہے ، چھکڑے اور بنڈیوں میں اُن کو باندھتے ہیں ۔ غرض کہ مرنے کے بعد بھی اُن کو آرام نہیں ۔ کھانے والے کھا جاتے ہیں ۔ جو نہیں کھاتے اُن کو کھانے والوں کے ہاتھ پر بیچتے ہیں ۔ ان غریبوں کے چمڑوں کو ڈھپڑوں پر ، نقارے پر تانتے ہیں اور چوب لے کر خوب زور زور سے مارتے ہیں اور باغ باغ ہوجاتے ہیں ۔ بُتوں کے نام پر قربانی کرتے اور بھینٹ چڑھاتے ہیں تو خدا کا نام نہیں لیتے ۔ جو جانور ذبح کیا جاتا اور اس کے پیٹ میں سے بچہ نکلتا اور اگر وہ زندہ ہوتا تو صرف مرد کھاتے اور مُردہ ہوتا تو مَردوں کے ساتھ عورتیں بھی کھاتیں ۔ یہ سب بے اصل باتیں ہیں ۔ خدائے تعالےٰ کا ہرگز حکم نہیں ۔ یہ سب پجاریوں کی کاروائیاں ہیں ، اپنے پیٹ بھرنے کی صورتیں ہیں ۔ شادی وغمی دونوں میں کاہن اور پجاری کا نذرانہ ضرور ہے ۔

صاحبو ! موجودہ زمانے میں کیا اولاد کُشی نہیں ہے ۔ بے شک ہے ۔ اس کی تصدیق چاہتے ہو تو کسی ایمان دار ڈاکٹر سے پوچھو کہ ناجائز محبت کے کتنے پیٹ گرائے گئے ہیں اور کتنے بچے مار ڈالے جاتے ہیں ۔ میں تو ضبطِ تولید کو بھی اولاد کُشی سمجھتا ہوں ۔ ایک بات کو روئیں ، کس کس بات کو روئیں ۔ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی ۔ آوے کا آوا بگڑ گیا ہے خدا اس زمانے کے شر سے بچائے ۔

صاحبو ! آپ سمجھتے ہوں گے کہ بُتوں پر بھینٹ چڑھا دینا ، لڑکیوں کو زندہ درگور کردینا ہی اولاد کُشی ہے ۔ اِنہیں دینی تعلیم نہ دینا ، اپنی اولاد کو غیر مسلموں کے زیرِ اثر رکھنا ، غیر مسلموں کے بورڈنگوں میں رکھنا بھی اولاد کُشی ہے ۔ جس کو دینی تعلیم نہیں دی گئی وہ مُردہ ہے ۔ اسلامی تہذیب سے واقف نہ ہونا یہ بھی موت کی ایک صورت ہے ۔ اسلام سے ، اسلامی تعلیم سے بے بہرہ رہ کر جینا مرنے کے برابر ہے ۔ بڑی ترقی کی ، بڑی دولت جمع کی ، نام مسلمانوں کا رکھ لیا ، ہمارا مطلوب تو مسلمانوں کی ترقی ہے ۔ غیر مسلموں کی ترقی سے ہم کو کیا حاصل ۔ توبہ کرو ۔ دینی تعلیم سیکھو ۔ اسلامی اخلاق پیدا کرو ۔ اس وقت تمہاری ترقی ہمارے لئے باعث مسرت ہوگی ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ !

اولاد کُشی کئی قسم کی ہوتی ہے ۔ اسلامی تعلیم نہ دینا بھی اولاد کُشی میں داخل ہے

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۱۴۱

وَهُوَالَّذِیْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ اَنْشَاَ ؛ پیدا کیا ۔نشو ونمادی ۔ جَنّٰتٍ ؛جنتیں ۔ گھنے باغ ۔ مَعْرُوْشٰتٍ ؛ ٹٹیوں پر چڑھے ہوئے ۔ چھتری دار ۔ عَرَشْتُ الْكَرْمَ کے معنٰی ہیں ۔ انگور کے منڈوے کے چڑھنے کے لئے ٹٹی بنادی ۔ وَغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ ؛ اور بغیر چھتری کے ۔بغیر چڑھائے ہوئے ۔ وَالنَّخْلَ ؛ اور کھجور کا درخت ۔ وَالزَّرْعَ ؛ اور زراعت ۔ کھیتی ۔ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ ؛ جن کے مزے مختلف ہیں ۔ اُكُلْ ؛ وہ چیز جو کھائی جائے ۔مزہ ۔ ذائقہ ۔ پھل ۔ وَالزَّيْتُوْنَ ؛ اور زیتون ۔ وَالرُّمَّانَ ؛ اور انار ۔ مُتَشَابِهًا ؛ آپس میں ملتے جلتے ۔ وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؛ اور وہ بھی جو ملتے جلتے نہیں ہیں ۔ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ؛ اس کے پھل کھاؤ ۔ اِذَآ اَثْمَرَ ؛ جب وہ پھل لائے ۔ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ ؛ اور اس کا حق ادا کرو ۔ يَوْمَ حَصَادِهٖ ؛ کاٹنے کے دن ۔ کٹائی پر ۔ عُشر یا نصفِ عُشر جو سرکاری ٹیکس ہے ، اگر ادا نہ کیا گیا ہو تو ادا کرو ۔ خرمن اور کھلے پر غریب لوگ جمع ہوں گے ۔ ان کو بھی جو کچھ دینا ہو دے دو ۔ وَلَا تُسْرِفُوْا ؛ اور اسراف نہ کرو ۔ فضول خرچی مت کرو ۔ اِنَّهٗ ؛ کیونکہ وہ ۔ لَا يُحِبُّ ؛نہیں چاہتا ۔ محبت نہیں رکھتا ۔ اَلْمُسْرِفِيْنَ ؛مُسرفوں سے ، بے جا صرف کرنے والوں سے ۔ ورخرچوں سے ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے ، چھتری دار اور بے چھتری اور درختِ خرما اور زراعت (مختلف قسم کے) مختلف مزے کے اور زیتوں اور انار آپس میں ملتے جلتے اور نہ بھی ملتے جلتے ۔ جب یہ درخت پھلیں تو اُن کے پھل کھاؤ اور کھیتی کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو ۔ (سرکاری ٹیکس واجب الادا ہے تو ادا کردو ۔غریب لوگ امداد کی اُمید پر کھیت کے پاس جمع ہوں گے ۔خرمن اور کھلے کو اُمیدوں کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہوں گے ۔تم اُن کو نااُمید واپس مت پھراؤ ۔ اُن کو بھی اُن کا حق دے دو) ۔مگر اسراف ہرگز نہ کرو ۔ (بتوں کے نام پر چڑھاوے نہ چڑھاؤ ۔خود بھی کچھ کھاؤ کچھ اُٹھا رکھو) خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔

صاحبو ! آج کل کے مسلمانوں پر غور کرو کہ اُن کی کیا حالت ہے ۔ اسراف اور فضول خرچی مسلمانوں کا مابہ الامتیاز ہے ۔ پیدا ہونے کے دن سے مرنے کے دن تک ہر چیز میں اسراف ۔ چھٹی ، چھلّہ ، سالگرہ ، بسم اللہ ، ختنہ ،

شادی، بیاہ ۔ بات بات پر رسم اور اس پر فضول چرچی ۔ کس مشائخ نے کہا ہے، کس عالم نے فتویٰ دیا ہے کہ یہ امور جائز ہیں کہ سودی قرض نکالو ۔ کافروں کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ وہ سود بھی لیں گے اور خوشامد بھی لیں گے ۔ پھر یہ روپیہ کس بات پر صَرف ہوگا؟ فضول رسم میں ۔ آج کل سنیما اور برج میں ۔ شراب خواری میں ۔ کسبیوں کے گانے اور ناچ میں ۔ یہ سب ناجائز کام ہیں ۔ اس سے نہ تمہاری دیانت باقی رہے گی نہ دولت ۔ تم تو کیا کماتے ۔ باپ دادا کا کمایا ہوا روپیہ اُڑانا تمہارا کام ہے ۔ جب تک مسلمانوں کے پاس دولت تھی سلطنت تھی، تمام لوگ نصیحت کرتے کہ سخاوت کرو ۔ سخاوت اچھی چیز ہے ۔ اب مسلمانوں کے پاس دولت کہاں، عزت کہاں، مال کہاں، کمال کہاں، سب نذرِ آرام طلبی و اسراف ۔ اب وقت ہے کہ سب نصیحت کریں کہ اسراف ہرگز نہ کرو ۔ مال جمع کرو ۔ مال ہی سے جمال ہے ۔ مال ہی میں کمال ہے ۔ جس کے ہاتھ میں کچھ نہیں وہ دوسروں کو تو کیا دے گا ۔ اپنی جورو بچوں کو بھی کیونکر پالے گا ۔ یاد رکھو! بے دولت کی کچھ عزت نہیں ۔ بے مال کو جمال نہیں ۔ ذرا دیکھو! بھری تھیلی کھڑی رہتی ہے اور خالی تھیلی پڑی رہتی ہے ۔ ؎

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ÷ زشما یک تن نہ شد اسرار جو

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۴۲

وَمِنَ الْاَنْعَامِ؛ اور بعض چار پایوں میں سے ۔ حَمُوْلَةً؛ جن پر بوجھ لادتے ہیں ۔ وَفَرْشًا؛ چھوٹی قسم کے جو ذبح کرنے کے کام آتے ہیں ۔ "محیط" میں ہے ۔ الصغار من الشجروا لحطب والابل ۔ البقرو الغنم التی لاتصلح الّا للذبح [فرش کی تعریف میں چھوٹے درخت اور چھوٹے اونٹ شامل ہیں ۔ گائے بیل اور بکریاں بھی جو صرف ذبح کے لئے ہی مناسب ہیں وہ بھی فرش کی تعریف میں ہیں ☆] ۔ جَنّٰتٍ پر عطف اَنْشَا کا مفعول ہے ۔ كُلُوْا؛ کھاؤ ۔ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ؛ اس سے جو تم کو اللہ نے دیا ہے ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا؛ اور پیروی نہ کرو ۔ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ؛ شیطان کے قدم ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطَانِ؛ شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو ۔ اس کی پیروی نہ کرو ۔ اِنَّهٗ؛ بے شک وہ ۔ لَكُمْ؛ تمہارا، تمہارے لئے ۔ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ؛ کھلا دشمن ہے ۔

ترجمہ:- اور (اللہ نے) چوپایوں میں سے پیدا کئے ہیں، بعض بوجھ اُٹھانے کے لئے اور بعض چھوٹی قِسم کے ذبح کے لئے ۔ تم اُس میں سے کھاؤ جو تم کو اللہ نے رزق دیا ہے اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو، وہ تو تمہارا کُھلا دشمن ہے ۔ (جس کو خدا نے حلال کیا ہے، حلال سمجھو ۔ جس کو خدا نے حرام کیا ہے، حرام سمجھو) ۔

[☆] اکیڈمی ۔

ثَمٰنِيَةَ أَزۡوَٰجٍۚ مِّنَ ٱلضَّأۡنِ ٱثۡنَيۡنِ وَمِنَ ٱلۡمَعۡزِ ٱثۡنَيۡنِۗ قُلۡ ءَآلذَّكَرَيۡنِ
حَرَّمَ أَمِ ٱلۡأُنثَيَيۡنِ أَمَّا ٱشۡتَمَلَتۡ عَلَيۡهِ أَرۡحَامُ ٱلۡأُنثَيَيۡنِۖ نَبِّـُٔونِي بِعِلۡمٍ إِن كُنتُمۡ صَٰدِقِينَ ﴿١٤٣﴾

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؛ آٹھ نر اور مادہ ہیں ۔ آٹھ جوڑے ہیں ۔ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ ؛ بھیڑ میں سے دو ۔ ضَائِنٌ کی جمع ہے ۔ کبش ؛ نر ۔ نَعْجَةٌ ؛ مادّہ ۔ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؛ اور بکروں میں دو ، مَاعِز کی جمع ۔ تَيْسٌ نر ، عَنْزٌ ۔ مادہ ۔ شَاة ؛ مادہ ۔ قُلْ ؛ تم پوچھو ۔ تم کہو ۔ ءَ الذَّكَرَيْنِ ؛ کیا دونروں کو ۔ یہاں مدطویل ہے (تین الف برابر مد کریں ۔ یا تسہیل کریں ☆) حَرَّمَ ؛ اللہ نے حرام کیا ۔ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ یا دو ماداؤں کو ۔ ان سے پوچھو کہ دونوں قسموں میں سے اللہ نے نر کو حرام کیا یا مادہ کو ۔ اَمَّا اصل میں اَمْ مَا ہے ۔ کیا یا جو ۔ اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ ؛ جن پر شامل ہیں ۔ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ رحموں میں ماداؤں کے ۔ یعنی کیا خدا نے مادہ کے پیٹ میں کے بچے کو حرام کیا ۔ نَبِّئُوْنِيْ ؛ مجھے خبر دو ۔ مجھے بتلاؤ ۔ بِعِلْمٍ ؛علم کے ساتھ ۔ سوچ سمجھ کر ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- (اللہ نے) آٹھ قسم کے نر و مادہ (پیدا کئے) بھیڑ میں سے دو اور بکریوں میں سے دو ۔ اب تم ان سے پوچھو کہ (اللہ نے) نروں کو حرام کیا کہ ماداؤں کو ۔ یا ان ماداؤں کے پیٹ میں کے بچوں کو ۔ ذرا سوچ سمجھ کر مجھے بتاؤ ۔ اگر تم سچے ہو ۔

وَمِنَ ٱلۡإِبِلِ ٱثۡنَيۡنِ وَمِنَ ٱلۡبَقَرِ ٱثۡنَيۡنِۗ قُلۡ ءَآلذَّكَرَيۡنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلۡأُنثَيَيۡنِ أَمَّا ٱشۡتَمَلَتۡ
عَلَيۡهِ أَرۡحَامُ ٱلۡأُنثَيَيۡنِۖ أَمۡ كُنتُمۡ شُهَدَآءَ إِذۡ وَصَّىٰكُمُ ٱللَّهُ بِهَٰذَاۚ فَمَنۡ أَظۡلَمُ
مِمَّنِ ٱفۡتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبٗا لِّيُضِلَّ ٱلنَّاسَ بِغَيۡرِ عِلۡمٍۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٤٤﴾ ع

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ ؛ اور اونٹ میں سے دو یعنی نر اور مادہ ۔ [جمل و ناقة] وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؛ اور گائے بیل میں سے بھی دو یعنی نر و مادہ [ثور و بقرة] پیدا کئے ۔ قُلْ ءَ الذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ ؛تم پوچھو ان میں سے خدا نے نروں کو حرام کیا ہے یا ماداؤں کو ۔ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ یا ان ماداؤں کے پیٹ میں جو بچے ہیں ان کو ، خدا نے کس کو حرام کیا ؟ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ ؛ کیا تم حاضر تھے ۔ دیکھ رہے تھے ۔ اِذْ ؛ جب کہ ۔ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ نے تم کو حکم دیا وصیت کی ۔ بِهٰذَا ؛اس کی ۔ فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ پھر کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنِ افْتَرٰى ؛ اس شخص سے جس نے افترا پردازی کی ۔ جھوٹ کہا ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ كَذِبًا ؛ جھوٹ ۔ لِيُضِلَّ النَّاسَ ؛ کہ لوگوں کو گمراہ کرے ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بغیر علم کے ۔ نادانی سے ۔ بے سمجھی سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي ؛ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم لوگوں کو ۔

(☆ اضافہ از اکیڈیمی)

ترجمہ :- اور اونٹ سے بھی دو (نر و مادہ) اور گائے سے بھی دو (نر و مادہ) (اللہ نے پیدا کئے)۔ اب ذرا ان سے پوچھو ان میں سے اللہ نے نر کو حرام کیا یا مادہ کو یا ماداؤں کے پیٹ میں کے بچوں کو کیا۔ یا جب اللہ نے ایسا حکم دیا کیا تم اس وقت حاضر تھے۔ بھلا اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہوگا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بغیر علم کے خدا پر جھوٹ باندھتا ہے۔ (بے اصل باتیں ہانکتا ہے) اللہ ظالم لوگوں کو تو ہدایت نہیں دیتا۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِىْ مَآ اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

قُلْ ؛ تم کہہ دو۔ لَآ اَجِدُ ؛ میں نہیں پاتا۔ فِىْ مَآ اُوْحِىَ اِلَىَّ ؛ ان احکام میں جو میری طرف وحی کئے گئے ہیں۔ مُحَرَّمًا ؛ حرام کیا ہوا۔ عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ ؛ کھانے والے پر جو اس کو کھاتا ہے۔ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ ؛ مگر یہ کہ ہو۔ مَيْتَةً ؛ مُردار۔ اس میں نَطِيْحَة یعنی جانور کا سینگ مارا ہوا۔ مُتَرَدِّى یعنی اوپر سے نیچے گرا ہوا۔ اور درندوں کا پھاڑا ہوا اور لٹھ سے مارا ہوا اور ہر غیر ذبح کیا ہوا جانور داخل ہے۔ اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا ؛ یا بہتا خون۔ یعنی جو بوقتِ ذبح یا کاٹنے کے نکلا ہو وہ خون جو گوشت کے ساتھ لگا ہوا ہو جائز ہے۔ تلی، کلیجی، مچھلی، ہڈی، یہ سب مستثنیٰ ہیں۔ اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ ؛ یا سور کا گوشت۔ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ ؛ کیونکہ وہ ناپاکی ہے، پلیدی ہے۔ اَوْ فِسْقًا ؛ یا فسق اور گناہ کے طور پر جو جانور ذبح کیا گیا ہو۔ اُهِلَّ ؛ زور سے پکارا گیا ہو ذبح کے وقت۔ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ؛ خدا کے نام کے سوائے بتوں کا نام لیا گیا ہو۔

کسی جانور کو یہ کہہ دینا کہ فلاں بزرگ کی فاتحہ کا ہے، اُن کے لئے ایصالِ ثواب کا ہے، اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ ہم عادتاً ہماری گائے، ہمارا بکرا، ہمارا مرغ کہتے ہیں۔ اگر یہ کہنا ناجائز ہوجائے تو دنیا کے کاروبار چلنا دشوار ہوجائیں۔ تمام تفاسیر اُٹھا کر دیکھو۔ مَآ اُهِلَّ سے مراد ذبح کے وقت پکارنا مراد ہے۔ رسولِ خدا ﷺ نے قربانی سے پہلے فرمایا۔ مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰهْلِهٖ ؛ اس کے بعد ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا۔ شیطانوں کے نام پر ذبح کرنا الگ چیز ہے۔ کسی کی طرف خالی نسبت کرنا الگ بات ہے۔ ہمارے پاس تو اللہ کے نام سے کافر مسلمان ہوتا ہے، نجس، پاک ہوتا ہے۔ ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے سے عمر بھر کا کفر، عمر بھر کی نجاست، اسلام اور طہارت سے مبدل ہوجاتی ہے۔

فَمَنِ اضۡطُرَّ ؛ پھر جو مُضطر ہو۔ ناچار ہو، مجبور ہو، وہ ان ممنوع چیزوں سے کچھ کھالے تو جائز ہے۔ آدمی کا جیتا رہنا نہایت اہم چیز ہے۔ غَيۡرَ بَاغٍ ؛ بشرطیکہ نافرمانی مقصود نہ ہو۔ وَّلَا عَادٍ ؛ اور نہ ضرورت سے زیادہ ہو۔ صرف جان بچانے کے لئے وہ چیز کھائی گئی ہو۔ فَاِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تیرا رب۔ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ؛ غفور و رحیم ہے۔ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ:- (اے رسول کریم) تم کہہ دو جن احکام کی وحی مجھ پر اُتاری گئی ہے میں اُس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے پر اس کا کھانا حرام ہو۔ مگر یہ کہ مُردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سؔور کا گوشت ہو کہ یہ چیزیں (بلا شبہ) گندی ہیں ناپاک ہیں یا پھر جو چیز موجبِ گناہ ہو کہ غیرِ خدا کا نام اُس پر (ذبح کے وقت) پکارا گیا ہو (تو وہ بھی بلا شبہ حرام ہے)۔ اگر کوئی آدمی مجبور ہو جائے اور اس کو خدا کی نافرمانی مقصود نہ ہو، نہ ضرورت سے زیادہ ہو (بلکہ صرف جان بچانے کے لئے حرام چیزوں میں سے کچھ کھالے) تو بے شک تمہارا پروردگار غفور و رحیم ہے۔ (مغفرت اور رحمت اس کا کام ہے)۔

وَعَلَى الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا كُلَّ ذِىۡ ظُفُرٍ‌ۚ وَمِنَ الۡبَقَرِ وَالۡغَنَمِ حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ شُحُوۡمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتۡ ظُهُوۡرُهُمَاۤ اَوِ الۡحَـوَايَاۤ اَوۡ مَا اخۡتَلَطَ بِعَظۡمٍ‌ؕ ذٰ لِكَ جَزَيۡنٰهُمۡ بِبَـغۡيِهِمۡ‌ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ۝

وَعَلَى الَّذِيۡنَ ؛ اور ان لوگوں پر جو۔ هَادُوۡا ؛ یہودی ہیں۔ موسوی مذہب رکھتے ہیں۔ حَرَّمۡنَا ؛ ہم نے حرام کر دیا۔ كُلَّ ذِىۡ ظُفُرٍ ؛ ہر ناخن والے جانور کو۔ اُن جانوروں کو جو پنجے سے شکار کرتے ہیں۔ وَمِنَ الۡبَقَرِ ؛ اور گایوں میں سے۔ وَالۡغَنَمِ ؛ اور بکریوں میں سے۔ حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ ؛ ہم نے اُن پر حرام کردی۔ شُحُوۡمَهُمَا ؛ اُن کی چربی۔ اِلَّا مَا حَمَلَتۡ ظُهُوۡرُهُمَا ؛ مگر جن کو ان کی پیٹھوں نے اُٹھایا ہے۔ مگر وہ چربی جو اُن کی پیٹھ پر ہے۔ اَوِ الۡحَـوَايَا ؛ یا آنتوں سے لگی ہوئی ہو۔ جمع حَوِيَّة ؛ وَمَا اخۡتَلَطَ ؛ یا جو ملی ہوئی ہو۔ لگی ہوئی ہو۔ بِعَظۡمٍ ؛ ہڈی سے۔ ذٰلِكَ ؛ اور یہ حرام کر دینا بھی۔ جَزَيۡنٰهُمۡ ؛ ہم نے اُن کو سزا دی۔ بِبَـغۡيِهِمۡ ؛ اُن کی بغاوت پر۔ ان کی سرکشی کی وجہ سے۔ اور یہ کوئی دائمی حکم نہیں تھا، بلکہ موقتی تھا۔ موقتی حکم نہ ناسخ ہوتا ہے نہ منسوخ۔ وَاِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ؛ اور ہم بے شک راست اور دُرست کہتے ہیں۔ ہم سچے ہیں، صادق ہیں۔

ترجمہ :- اور ان پر جو یہودی ہیں ، ہم نے سب ناخن اور پنجے والے جانور حرام کئے تھے اور گایوں اور بکریوں سے ہم نے اُن پر اُن کی چربی حرام کی تھی ، بجز اس کے جو ان کی پشت اور آنتوں پر لگی ہوئی ہو یا جو ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو ۔ یہ بھی ہم نے ان کو ان کی بغاوت و شرارت کی سزا دی تھی اور یقیناً ہم سچے ہیں (اور صادق ہیں) ۔

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ ؛ پھر اگر وہ تمہاری تکذیب کریں ۔ تم کو جھٹلائیں ۔ تمہاری بات نہ مانیں ۔ فَقُلْ ؛ تو تم کہو ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا رب ۔ ذُوْرَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ؛ وسیع رحمت والا ہے ۔ اُس کی مہربانی بہت کشادہ ہے ، اس کے رحم میں بہت گنجائش ہے ۔ مگر اس کے ساتھ بھی ۔ وَلَا يُرَدُّ ؛ اور نہیں رد کی جاسکتی ، دفع نہیں کی جاسکتی ۔ بَاْسُهٗ ؛ اس کی سزا ، اس کا سخت عذاب ۔ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرم قوم سے رد نہیں کیا جاسکتا ، کسی کے ٹلائے نہیں ٹل سکتا ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ تمہاری تکذیب کریں تو تم کہو تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کی سزا مجرم قوم سے نہیں دفع کی جاسکتی (کسی کے ٹلائے نہیں ٹل سکتی) ۔

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ
كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ
قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾

سَيَقُوْلُ ؛ عنقریب کہیں گے ۔ اَلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا ۔ لَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا چاہتا ۔ مَآاَشْرَكْنَا ؛ ہم شرک نہ کرتے ۔ وَلَآ اٰبَآؤُنَا ؛ اور نہ ہمارے باپ دادا ۔ وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؛ اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے ۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح كَذَّبَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں نے تکذیب کی ۔ جھٹلایا جو ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے تھے ۔ ان سے قبل تھے ۔ حَتّٰى ذَاقُوْا ؛ یہاں تک کہ اُنھوں نے چکھ لیا ۔ بَاْسَنَا ؛ ہمارے عذاب کو ۔ سختی اور شدت کو ۔ قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هَلْ عِنْدَكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس ہے ۔ مِنْ عِلْمٍ ؛ علم کی قسم سے ۔ کیا تمہارے پاس قابلِ یقین بات ہے ۔ کوئی سند ہے ۔ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؛ تو اس کو ہمارے سامنے نکال کر لاؤ ۔ اگر کچھ علم صحیح ہے تو دکھلاؤ ۔ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ؛ تم اتباع نہیں کرتے مگر وہم وگمان کی ۔ تم تو ظنی باتوں کی ہی پیروی کرتے ہو ۔ اِنْ اَنْتُمْ ؛ تم نہیں ہو ۔ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ؛ مگر اٹکل پچو باتیں کہتے ۔ تم تو جھوٹ ہی کہتے ہو ۔ تمہاری کوئی بات یقینی نہیں ۔

ترجمہ :- عنقریب مشرکین کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے ، اور نہ ہمارے باپ دادا شرک کرتے ، اور نہ ہم از خود کسی کو حرام کرتے ۔ اِسی طرح ان لوگوں نے بھی (جھٹلایا) تکذیب کی جو ان سے پہلے تھے ، یہاں تک کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا ۔ (اے نبی کریم !) تم کہہ دو کیا تمہارے پاس کچھ علم ہے تو لاؤ اُسے ہمارے سامنے (ہم کو تو بتلاؤ) تم تو محض وہم و گمان کی اتباع کرتے ہو اور تمہاری ساری باتیں بے اصل اور جھوٹ ہیں ۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

قُلْ ؛ اے نبی کریم تم کہہ دو ۔ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ؛ اللہ کی حجت کامل اور بھرپور ہے ۔ اُس کے دلائل قوی ہیں ۔ زبردست ہیں ۔ فَلَوْ شَآءَ ؛ پس اگر چاہتا ۔ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ تم سب کو ہدایت کرتا ۔ راستے پر لگا دیتا ۔ مقصود تک پہنچا دیتا ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو اللہ کی حجت پوری ہے ، کامل ہے ۔ پھر اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کر دیتا ۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

ع ۱۸ ۵ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هَلُمَّ ؛ لاؤ ۔ هَلُمَّ آؤ اور لاؤ دونوں کے معنی میں ہے ۔ لازم بھی ہے متعدی بھی ہے ۔ اہلِ حجاز کے پاس واحد ، جمع ، مذکر ، مونث ہر حالت میں هَلُمَّ ہی رہتا ہے ۔ اور اہلِ نجد کے پاس وہ فعل ہے اُس کے ساتھ ضمائر لکھتے ہیں ۔ هَلُمَّ ؛ تم آؤ تم لاؤ ۔ شُهَدَآءَكُمْ ؛ تمہارے شاہدوں کو ، تمہارے گواہوں کو ۔ اَلَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ ؛ جو گواہی دیں گے ۔ شہادت پیش کریں گے ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ نے ۔ حَرَّمَ هٰذَا ؛ اس کو حرام کیا ۔ فَاِنْ شَهِدُوْا ؛ پس اگر وہ گواہی دیں ۔ فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ؛ تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دو ۔ ان جھوٹوں کا ساتھ نہ دو ۔ وَلَا تَتَّبِعْ ؛ اور تم اتباع نہ کرو ۔ پیروی نہ کرو ۔ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ ان لوگوں کے ہوا و ہوس کی جنھوں نے تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ۔ ہماری نشانیوں کو ۔ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور تم اتباع نہ کرو ، پیروی نہ کرو اُن لوگوں کی جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ۔ یقین نہیں رکھتے ۔ مرنے کے بعد کی جواب دہی کے قائل نہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کاموں کی باز پرس نہ ہوگی ۔ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ؛ اور وہ اپنے رب کے برابر ان کو کرتے ہیں ۔ وہ سمجھتے نہیں کہ اپنے دل سے کوئی حکم دینا ، شرک فی الحکم ہے ، غیرِ خدا کو حاکم سمجھنا ہے ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ کے قائل نہیں ۔

ترجمہ :- (اے نبی کریم!) تم کہو۔ تم اپنے شاہدوں کو بلاؤ، جو گواہی دیں کہ خدا نے اس چیز کو حرام کیا ہے۔ پھر اگر وہ گواہی دیں (جھوٹی گواہی دینے میں کوتاہی نہ کریں) تو تم اُن کے ساتھ گواہی نہ دو، (اُن کی ہاں میں ہاں نہ ملاؤ) اور تم ان لوگوں کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں (اور اُن کو جھٹلاتے ہیں) اور نہ اُن لوگوں کی (اتباع کرو) جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (مرنے کے بعد باز پرس کے قائل نہیں)۔ یہ لوگ (من مانے احکام دے کر) اپنے رب کی برابری کرتے ہیں (اور نہیں سمجھتے کہ حکم دینا صرف خدا کا کام ہے)۔

صاحبو! معترضین کو خلافِ حق جواب نہیں سوجھتا تو کہتے ہیں کہ خدا چاہتا تو ہم ہدایت پر رہتے، غلط احکام نہ دیتے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ تم اگر تقدیر پر ایسا یقین رکھتے ہو تو عذاب کے آنے پر بھی یقین رکھو۔ دنیا کے کاموں میں خدا کو بالکل بھول جاتے ہیں اور دین کا کام آتا ہے تو تقدیر یاد آتی ہے۔ اگر خدا ارحم الراحمین ہے تو مجرموں کو سزا دینے والا بھی تو ہے۔ یہ کیا، جو اپنی مرضی کے موافق ہے وہاں خدا یاد نہیں آتا۔ احکامِ خداوندی کے خلاف کرنے کے لئے خدا کا رحم یاد آتا ہے۔ بے شک خدا سب کچھ کرسکتا ہے، مگر اس کی حکمت بھی تو ہے۔ اگر وہ قدیر ہے تو حکیم وعلیم بھی تو ہے۔ اگر تمام لوگ ایک ہی قِسم کے ہوتے تو اچھے برے کی تمیز کس طرح سے ہوتی، خدائے تعالیٰ کے تمام اوصاف کس طرح نمایاں ہوتے۔ خدا تعالیٰ نے سب کو جان کر پیدا کیا، نہ کہ پیدا کرنے کے بعد جانا۔ علم کا مرتبہ قدرت سے پہلے ہے۔ معلوماتِ الٰہی اور تمام چیزوں کے اقتضاء کے مطابق تمام چیزوں کو ان کے کمالات عطا کرتا ہے۔ دُنیا کی یہ رنگا رنگی اس کی مختلف صفات کے نمایاں ہونے پر موقوف ہے۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی لیاقت ہے
وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

تقدیر میں کیا لکھا ہے وہ تو ہونے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے ارادے کا تو علم نہیں، تم اپنے علم کے مطابق کام کرو۔ اگر کوئی تم کو کوئی نقصان پہنچادے تو فوراً لڑنے کو تیار ہوجاتے ہو۔ اس وقت کیوں خدا یاد نہیں آیا۔ کیوں تقدیر پر راضی نہ رہے۔ جھوٹے حیلے چل نہیں سکتے۔ برا کروگے، اپنے کیے کی سزا پاؤ گے۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ کانٹے بو کر پھل کہاں سے پاؤ گے۔ خدا پر ایمان رکھتے ہو تو اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ تقدیر کو اپنی بدمعاشی کی سپر نہ بناؤ۔ عملِ صالح کرو اور اللہ سے نیک اُمید رکھو۔

تقدیر کا علم واقعات کے بعد ہوتا ہے۔ خود بُرا کر کے اسے تقدیر کا لکھا کہنا درست نہیں

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ

ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۵۱﴾

قُلْ ؛ اے نبی کریمؐ ! تم کہو ۔ تَعَالَوْا ؛ آؤ ۔ اس کا ماضی اور مضارع مستعمل نہیں ۔ اَتْلُ ؛ میں پڑھ کر سناؤں ۔ میں تلاوت کروں ۔ تَعَالَوْا ؛ امر کا جواب ہے اس لئے واؤ گر گیا ۔ مَاحَرَّمَ ؛ اس چیز کو حرام کردیا ہے ۔ ممنوع کر دیا ہے ۔ ناجائز ٹھہرا دیا ہے ۔ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے رب نے تم پر ۔ مَاحَرَّمَ کا بیان ہے : اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ؛ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ۔ نہ بتوں کو پوجو ۔ نہ ستاروں کو ۔ نہ جنوں کو ۔ انبیاء اور صالحین کا سرمایۂ ناز اُن کی بندگی ہے ۔ اُن کو نہ خدا سمجھو نہ خدا کا بیٹا ۔ وہ خدا کے خاص بندے ہیں ۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؛ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو ۔ اَحْسِنُوْا مقدر کا مفعول مطلق ہے ۔ ماں باپ نے بڑی تکلیفوں سے تم کو پالا پوسا ۔ اُن کی ضرورت کے وقت ، اُن کے بڑھاپے کے زمانے میں اُن کی خدمت کرو ۔ اُن میں ربوبیت کا ایک جلوہ ہے ۔ ان کی اطاعت کرو ۔ ان کا حکم مانو ۔ وَلَا تَقْتُلُوْا ؛ اور قتل نہ کرو ۔ مار نہ ڈالو ۔ زندہ درگور نہ کرو ۔ اَوْلَادَكُمْ ؛ اپنی اولاد کو ۔ مِنْ اِمْلَاقٍ ؛ مفلسی کی وجہ سے ۔ ناداری کے خوف سے ۔ تم کو کیا فکر ہے ۔ جس نے پیدا کیا ہے وہ پالے گا بھی ۔ اس پر اعتماد کرو ۔ بھروسہ کرو ۔ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ ؛ ہم تم کو رزق دیتے ہیں ۔ پانی نہ برسے ، زراعت نہ ہو ، تو کیا کھاؤ گے ، کیا پیوگے ۔ تمہارا کھلانے پلانے والا خدا کے سوا کوئی نہیں ۔ وَاِيَّاهُمْ ؛ اور ان کو بھی ۔ یعنی تمہاری اولاد کو بھی وہی کھلائے گا ۔ وَلَا تَقْرَبُوْا ؛ اور قریب نہ جاؤ ۔ پاس نہ پھٹکو ۔ بالکل دور رہو ۔ اَلْفَوَاحِشَ ؛ فحش اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرو ۔ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ ؛ جو ظاہر ہو ، جو پوشیدہ ہو ۔ تم اپنے ظاہر کو بھی بری باتوں سے بچاؤ ۔ اور باطن کو بھی ۔ جس طرح تم اپنے عیوب لوگوں سے چھپاتے ہو ، اسی طرح دل کو بھی برے خطرات سے بچاؤ ۔ وَلَا تَقْتُلُوْا ؛ اور قتل نہ کرو ، مار نہ ڈالو ۔ اَلنَّفْسَ الَّتِيْ ؛ اس شخص کو جو ۔ اس نفس کو جو ۔ اُس جان کو جس کو ۔ حَرَّمَ اللّٰهُ ؛ (جس کا قتل کرنا) اللہ نے حرام کردیا ہے ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر حق پر ۔ قصاص کے وقت قصاص لو ۔ جہاد کے وقت جہاد کرو ۔ یہ رحم نہیں ہے بزدلی و نامردی ہے ۔ تم خدا سے زیادہ چاہنے والے نہیں ہو ۔ تم کو خدا سے زیادہ رحم نہیں ہے ۔ جب ارحم الراحمین بمقتضائے حکمت ظالموں کو مار ڈالنے کا حکم دیتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کرو ۔ قصاص نہ لینے کی وجہ سے ، دیکھو بدمعاش کیسے جری ہوگئے ہیں ۔ ذٰلِكُمْ ؛ یہ وہ احکام ہیں ۔ وَصّٰكُمْ بِهٖ ؛ کہ خدا نے تم کو اس کی وصیت کی ہے ۔ تاکیدی احکام دیئے ہیں ۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ تاکہ تم کو کچھ عقل آجائے ۔ کچھ سوچو ، سمجھو ۔

ترجمہ :- (اے رسول کریم) تم کہہ دو ۔ آؤ میں تم کو سنادوں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کردیا ہے ۔ (اور وہ یہ ہے) کہ تم کسی کو خدا کا شریک نہ بناؤ ۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو ۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی اور ناداری کی وجہ سے (مار نہ ڈالو) قتل نہ کرو ۔ ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی ۔

ظاہری اور باطنی ہر قسم کی بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ۔ جس نفس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے تم اس کو قتل نہ کرو، مگر حق پر۔ یہ وہ احکام ہیں جن کی خدا نے تم کو وصیت کی ہے (تم کو تاکیدی احکام دیئے ہیں) تا کہ تم (سوچو، سمجھو) کچھ عقل سے کام لو۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

وَلَا تَقْرَبُوْا ؛ اور پاس نہ جاؤ۔ مَالَ الْيَتِيْمِ ؛ یتیم کا مال۔ یعنی یتیم کا مال نہ لو۔ اِلَّا ؛ مگر۔ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؛ اس طریقہ سے جو احسن اور بہتر ہے۔ یعنی یتیموں کی خدمت کا معاوضہ اتنا ہی لینا چاہیے جتنا مناسب ہے۔ حَتّٰى يَبْلُغَ ؛ جب تک کہ وہ پہنچ جائے۔ اَشُدَّهٗ ؛ اپنی قوت کو۔ جوانی کو۔ یعنی یتیم کے جوان ہونے تک خواہ مخواہ اس کے مال کو برباد نہ کرو۔ اس آیت پر کورٹ آف وارڈز کے منتظمین، دارالیتامی کے افسر توجہ کریں۔ غور کریں کہ منتظمین جو کچھ لیتے ہیں کیا حق اور مناسب طریقے سے لیتے ہیں۔ اگر صرف حق لیتے ہیں تو دلِ ماشاد۔ وَاَوْفُوْا ؛ اور پورا کرو۔ اَلْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ ؛ ناپ تول کو۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ۔ ایسا نہ کرو کہ لینے کا ناپ الگ اور دینے کا ناپ الگ۔ دیتے وقت سپاٹ اور لیتے وقت چوٹی دار۔ تولتے وقت ڈنڈی مارنا، ناپتے وقت جھوک۔ یہ تمام کام اسلامی اُصول کے خلاف ہیں۔ لَا نُكَلِّفُ ؛ ہم تکلیف نہیں دیتے۔ نَفْسًا ؛ کسی کو۔ اِلَّا وُسْعَهَا ؛ مگر اس کی وسعت اور طاقت کے موافق۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا ؛ جب بات کرو تو عدل و انصاف کے مطابق کرو۔ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؛ اگر چہ کوئی قرابتدار ہی کیوں نہ ہو۔ سچ بولو۔ خدالگتی بولو۔ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؛ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو، اللہ کے احکام پر عمل کرو۔ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ ؛ یہ ہے جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ وصیت کی ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؛ تا کہ تم یاد رکھو۔ اس پر دھیان دو۔ نصیحت قبول کرو۔

ترجمہ :- تم یتیم کے مال کے پاس تک نہ جاؤ مگر احسن طریقہ سے (یتیم کی خدمت کا معاوضہ اتنا ہی ہو جتنا مناسب ہو۔ اس کو نہ کھاجاؤ)۔ جب تک کہ وہ جوانی کو پہنچ نہ جائے۔ اور ناپ تول میں انصاف کے مطابق لین دین کرو۔ ہم کسی کو اُس کی وسعت وقوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور بات کرو تو عدل (وانصاف) سے بات کرو اگر چہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد اور اُس کے احکام کو پورا کرو۔ یہ ہے جس کی اللہ نے وصیت کی ہے (تاکیدی حکم دیا ہے) تا کہ تم یاد رکھو (اپنے پیشِ نظر رکھو)۔

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ
ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾

وَاَنَّ هٰذَا ؛ اور بے شک یہ ۔ صِرَاطِی مُسْتَقِیْمًا ؛ میرا سیدھا راستہ ہے ۔ میرا مستقیم طریقہ ہے ۔ فَاتَّبِعُوْہُ ؛ پھر تم اس کی اتباع کرو ۔ اُسی پر چلو ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ ؛ اور مختلف راستوں کی اتباع نہ کرو ۔ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ ؛ کہ وہ راستے تم کو پریشان نہ کردیں ۔ بھٹکا نہ دیں ۔ جُدا نہ کردیں ۔ عَنْ سَبِیْلِہٖ ؛ اس کے راستے سے ۔ اِدھر اُدھر کی چال چلو گے ، تو خدا کے طریقہ سے دُور ہوجاؤ گے ۔ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ ؛ یہی طریقہ ہے جس کی خدا نے وصیت کی ہے ۔ تاکیدی حکم دیا ہے ۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ؛ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو ۔ پرہیز گار بنو ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے تم اسی کی اِتباع کرو (اسی پر چلو) اور دیگر راستوں کی اِتباع نہ کرو کہ وہ تم کو اس کے راستے سے بھٹکا دیں گے (پریشان کردیں گے) ۔ یہ وہ (احکام) ہیں جن کی خدا نے وصیت کی ہے تاکہ تم متقی اور پرہیز گار بنو ۔

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
ع ۱۹ ۶ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٤﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اٰتَیْنَا مُوْسٰی ؛ ہم نے دیا موسٰی کو ۔ اَلْکِتٰبَ ؛ کتاب ، پھر ہم نے موسٰی کو کتاب دی ۔ تَمَامًا ؛ تاکہ تکمیل ہوجائے ۔ تاکہ پورا ہوجائے ۔ اٰتَیْنَا کا مفعول لہ ہے ۔ عَلَی الَّذِیْ اَحْسَنَ ؛ اس پر جو نیکی کرتا ہے ۔ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ؛ اور ضروری ہر چیز کی تفصیل ۔ وَھُدًی وَّرَحْمَۃً ؛ اور ہدایت اور رحمت ۔ لَعَلَّھُمْ ؛ تاکہ وہ ۔ بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ ؛ اپنے رب کی ملاقات پر ۔ اُس کے دربار میں حاضر ہونے پر ۔ یُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان لائیں ۔ یقین کریں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے موسٰی کو کتاب دی ۔ اُس پر نعمت کا اتمام کرنے کے لئے تاکہ جو نیک ہے اُس کی تکمیل ہوجائے اور ہر چیز کی ضروری تفصیل اور ہدایت اور رحمت ، تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں ۔

صاحبو ! غیر ضروری چیزوں کی طرف لوگ بہت توجہ کرتے ہیں اور جو ضروری ہے اُس کی پرواہ نہیں کرتے ۔
اس رکوع میں اللہ تعالٰے قوانینِ الٰہی اور اصلاحِ اخلاق کی طرف متوجہ کر رہا ہے ۔ وہ حکم دیتا ہے :-

کسی کو خدا کا شریک نہ بناؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ اولاد کُشی نہ کرو۔ ظاہری اور باطنی فحش سے بچو۔ ناحق ناروا کسی کو قتل نہ کرو۔ آج کل جھوٹے رحم کی ایک ہوا ہے کہ بہہ رہی ہے۔ یعنی قصاص لینے کو بے رحمی اور سخت دلی سمجھنے لگے ہیں۔ حکام قتلِ عمد پر بھی حبسِ دوام یا بیس سال قید کی سزا دیتے ہیں۔ بدمعاش، بدطینت لوگ، ظلم و ستم کرنے والے، دوسرے کو مار ڈالتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ چند روز قید بھگت کر سالگرہ کی خیرات میں چھوٹ جائیں گے ☆ ۔ یہ غریبوں پر ظلم و ستم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَـكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ یعنی قصاص لینے میں تمہاری بڑی زندگی ہے۔ قتل کا ارادہ کرنے والا جب سمجھتا ہے کہ میں کسی کو ماروں گا تو قصاص میں میری جان بھی جائے گی تو وہ ہرگز قتل نہ کرے گا۔ اس طرح دونوں کی جان بچ جائے گی، مقتول اور قاتل کی۔

یتیموں کا مال نہ کھاؤ۔ تحقیق کرو گے تو معلوم ہوگا کہ کورٹ آف وارڈز میں کیا ہو رہا ہے۔ یتیموں کا مال ہضم کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ یتیموں کے مال کو شیرِ مادر سمجھتے ہیں۔

دیکھو! لین دین میں، ناپ تول میں انصاف کا خیال رکھو۔ تمہاری گفتگو عدل و انصاف پر مبنی رہے۔ حق بولو اور کسی سے نہ ڈرو۔ قرابت دار ناخوش ہوں، ہوجائیں۔ خدا ناخوش نہ ہو۔ خدا کا راستہ سیدھا ہے۔ اُسی پر چلو۔ پگڈنڈیوں کی طرف نہ مڑو۔ یہ سب اللہ کے تاکیدی احکام ہیں۔ اُس کی وصیتیں ہیں، تاکہ تم متقی پرہیزگار بنو۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٥٥

وَهٰذَا كِتٰبٌ ؛ اور یہ کتاب ہے۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ جس کو ہم نے اُتارا ہے۔ مُبٰرَكٌ ؛ برکت والی ہے۔ فَاتَّبِعُوْهُ ؛ پس اس کی اِتباع اور پیروی کرو۔ وَاتَّقُوْا ؛ اور تقویٰ اختیار کرو۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ تاکہ تم پر رحم کیا جاسکے۔

ترجمہ:- اور یہ ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے اُتارا۔ اور وہ برکت والی بھی ہے لہٰذا اُس کی اِتباع کرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ (تاکہ تم پر رحم ممکن ہو) تاکہ تم پر رحم ہوسکے۔

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝١٥٦

اَنْ تَقُوْلُوْا ؛ ایسا نہ ہو کہ تم کہو۔ اَنْ تَقُوْلُوْا کا اَنْزَلْنٰهُ مفعول ہے۔ یعنی اگر ہم نہ کتاب اُتارتے تو تم کہہ دیتے۔ اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ ؛ اس کے سوا نہیں کہ کتاب اللہ اُتاری گئی ہے۔ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ؛ دو گروہوں پر ہم سے پہلے یعنی یہود و نصاریٰ پر۔ کوئی ان سے پوچھے کہ کیا ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء یہودی تھے یا نصرانی۔ اُن پر وحی کس طرح اُتری۔

☆ انگریزوں کے دور میں شہنشاہ یا ملکۂ برطانیہ کی سالگرہ کی خوشی میں قیدیوں کو معاف کیا جاتا تھا۔ (اکیڈمی)

یہ خالص شرارت ہے من گھڑت باتیں ہیں ۔ وَاِنْ كُنَّا ؛ اگر چہ ہم تھے ۔ عَنْ دِرَاسَتِهِمْ ؛ اُن کے پڑھنے سے ۔ لَغٰفِلِيْنَ ؛ البتہ غفلت کرتے ۔

ترجمہ :- ایسا نہ ہو کہ تم کہہ بیٹھو کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتاری گئی ۔ (یعنی یہود و نصاریٰ پر ۔ یہ اسمٰعیلی خاندان کے لوگ ، یا عرب لوگ ، کتاب آسمانی کے کیسے مستحق ہو گئے ۔) اگر چہ ہم اُن کے پڑھنے سے غافل تھے (بے خبر تھے) ۔

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اَوْ تَقُوْلُوْا ؛ یا یوں کہو ۔ لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ؛ اگر ہم پر بھی نازل ہوتی ۔ اَلْكِتٰبُ ؛ کتاب ۔ لَكُنَّآ ؛ تو ہم ہوتے ۔ اَهْدٰى مِنْهُمْ ؛ اُن سے زیادہ ہدایت پر ۔ فَقَدْ جَآءَكُمْ ؛ تو تمہارے پاس تو آ چکی ہے ۔ بَيِّنَةٌ ؛ واضح دلیل ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ؛ اور ہدایت و رحمت ۔ یعنی محمد مصطفٰی ﷺ اور قرآنِ مجید کا آنا ، سب سے بڑی واضح دلیل اور ہدایت و رحمت ہے ۔ فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ پھر تم ہی بتاؤ کہ کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنْ كَذَّبَ ؛ اس شخص سے جس نے تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں کو ، نشانیوں کو ۔ وَصَدَفَ عَنْهَا ؛ اور ان سے اعراض کیا ۔ روگردانی کی ، کترایا ۔ سَنَجْزِى ؛ ہم عنقریب سزا دیں گے ۔ جزا دیں گے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کو جو ۔ يَصْدِفُوْنَ ؛ اعراض کرتے ہیں ، کتراتے ہیں ۔ عَنْ اٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں سے ۔ نشانیوں سے ۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؛ برا ، بدتر عذاب ۔ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ؛ بسبب اس کے کہ وہ اعراض کرتے تھے ۔ مانتے نہ تھے ۔ کتراتے تھے ۔ روگردانی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- یا تم یہ کہہ بیٹھو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم اُن سے بھی زیادہ ہدایت پر ہوتے (اس کا جواب اللہ تعالٰی دیتا ہے) تو تمہارے پاس بھی تو تمہارے رَب کے پاس سے واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آ چکی ۔ (اب بتاؤ) پھر اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا (اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کی) اور اُن سے اعراض کیا (روگردانی کی) ۔ عنقریب ہم بھی اپنی آیتوں سے اعراض کرنے والوں کو (اُن کے نہ ماننے والوں کو) سخت اور برے عذاب کی سزا دیں گے ۔ کیونکہ وہ روگردانی کرتے تھے (اور مانتے نہ تھے) ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

هَلْ يَنْظُرُوْنَ ؛ کیا یہ انتظار کر رہے ہیں ۔ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ ؛ مگر یہ کہ ان کے پاس آ جائیں ۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتے ۔ ان کو انتظار نہیں ہے مگر فرشتوں کے آنے کا ۔ یہ صرف فرشتوں کے آنے کے منتظر ہیں ۔ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ ؛ یا تمہارا رب خود آ جائے ۔ اَوْ يَاْتِيَ ؛ یا آ جائے ، یا آ جائیں ۔ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؛ تمہارے رَب کی بعض نشانیاں ۔ يَوْمَ يَاْتِيْ ؛ جس دن آئیں گی ۔ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کی بعض نشانیاں ۔ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا ؛ کسی شخص کو نفع نہ دے گا ۔ آدمی کو کام نہ آئے گا ۔ اِيْمَانُهَا ؛ اُس (نفس) کا ایمان ۔ لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ ؛ ایمان نہیں لایا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اَوْ كَسَبَتْ ؛ یا کسب کیا تھا ۔ حاصل کیا تھا ۔ کمایا تھا ۔ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؛ اپنے ایمان میں خیر ، نیکی ، بھلائی ۔ یعنی جب تک ایمان بالغیب ہے ، نفع دیتا ہے ۔ جب شہود ہو جائے اور فرشتے آدمی کو گرفتار کر لیں تو ایمان کچھ نفع نہیں دیتا ۔ قُلِ انْتَظِرُوْٓا ؛ تم کہہ دو تم بھی انتظار کرو ۔ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ؛ اور ہم بھی انتظار کر رہے ہیں ۔

ترجمہ :- (آخر یہ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں) ان کو کسی چیز کا انتظار نہیں مگر یہ کہ اُن کے پاس فرشتے آ جائیں یا خود تمہارا رَب آ جائے یا تمہارے رَب کی بعض نشانیاں آ جائیں ۔ (مگر یاد رکھو !) جس دن تمہارے رَب کی بعض نشانیاں آ جائیں گی کسی شخص کو اس کا ایمان کام نہ آئے گا جو اس سے پیشتر ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے کچھ نیکی نہ کی تھی ۔ تم کہہ دو تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے تفریق ڈال دی ۔ فرقہ بندی پیدا کر دی ۔ آپس میں پھوٹ ڈال دی ۔ دِيْنَهُمْ ؛ اپنے دین میں ۔ وَكَانُوْا شِيَعًا ؛ اور وہ کئی فرقے ہو گئے ۔ لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؛ تم کو ان سے کوئی سروکار نہیں ۔ کوئی ربط نہیں ۔ آج کل غیر اہلِ سنت ، اُن کے ساتھ نہ نماز پڑھتے ہیں ۔ نہ دینیاتِ لازم کے پڑھنے میں شریک ہیں ۔ وہ ہندوؤں کے ساتھ اخلاقیات کا مضمون لیتے ہیں ۔ حالانکہ دینیاتِ لازم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ان کے لئے باعثِ دل

آزاری ہو۔ اہلِ سنت کے پاس نہ دوسرے مذہب والوں کی بدگوئی کرنا ہے نہ لعن طعن ۔ اِن فرقہ بندیوں کے متعلق ہی تو فرماتا ہے تم کو ان سے کیا ربط ۔ کیا سروکار ☆ ۔ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ ؛ ان کا کام تو ۔ اِلَی اللّٰهِ ؛ خدا کے حوالہ ہے ۔ خدا جانے ۔ اور وہ جانیں ۔ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ ؛ پھر ان کو بتلادے گا ۔ خبر دے گا ۔ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ؛ ان کاموں کی کہ وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- بے شک جنھوں نے دین میں فرقہ بندی پیدا کردی اور (شیعا، شیعا) فرقے ، فرقے ہوگئے تم کو اُن سے (کیا ربط) کیا سروکار ۔ اُن کا کام تو اللہ کے حوالے ہے ۔ پھر وہی انہیں بتا دے گا کہ وہ کرتے کیا تھے ۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝١٦٠

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ ؛ جو نیکی لے کر آئے گا ۔ جو بھلائی کرے گا ۔ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ؛ تو اس کے لئے ہے اُس کا دہ (۱۰) گنا بدلہ ۔ ایک نیکی کا بدلہ دس (۱۰) نیکیوں کے برابر ۔ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ ؛ اور جو برائی اور گناہ لے کر آئے گا ۔ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ؛ پھر اُن کو اتنی ہی سزا دی جائے گی جتنا کہ انھوں نے کیا تھا ۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا ، نہ ہوگا ۔

ترجمہ :- جو ایک نیکی کرے گا ، اُس کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا ۔ اور جو ایک گناہ کرے گا ، اُس کو اتنا ہی عذاب ہوگا اور اُن پر کسی قِسم کا ظلم نہ کیا جائے گا ۔

ان بدبختوں کو چھوڑو ، ان کی فکر دل سے نکالو ۔ تم صاف صاف کہہ دو :-

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ
دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٦١

☆ ریاست حیدرآباد دکن میں نظامِ دکن کے زمانے میں مدارس میں دینیات لازمی مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی تھی جسے طلباء اہلِ سنت والجماعت پڑھتے تھے ۔ لیکن غیر مسلم طلباء کے لئے اخلاقیات پڑھائی جاتی تھی ۔ اہلِ تشیع طلباء بھی اخلاقیات پڑھا کرتے ۔ (اکیڈیمی)

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ اِنَّنِیْ ؛ بے شک میں ۔ هَدٰنِیْ رَبِّیْ ؛ میرے رَب نے میری ہدایت کی ۔ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؛ مجھے صراطِ مستقیم کی ہدایت کی ۔ سیدھے راستے پر لگا دیا ۔ راہِ راست پر چلایا ۔ دِیْنًا قِیَمًا ؛ مستقیم دین کی ۔ وہ کیا ہے ۔ مِلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ ؛ مذہب ابراہیم ۔ توحید ۔ رضا و تسلیم ۔ حَنِیْفًا ؛ یک رُو ہو کر ۔ اِدھر اُدھر نہ جھک کر ۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؛ اور ابراہیم کوئی مشرکین میں سے نہ تھے ۔ وہ موحدِ خالص تھے ۔ آج کل غیر مذہب والے بھی پیشوائے مِلّت ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں اور اُن کے پیچھے ایک غول کا غول ہے کہ جدھر لے چلے چل رہا ہے ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو میرے رَب نے مجھے راہِ راست کی ہدایت کر دی ۔ (وہ کیا ہے ؟) مِلّتِ ابراہیمی ، سیدھا اور مستقیم دین ۔ یک دل ، یک زبان ہو کر (ہم موحد ہیں ، ہمارے بزرگ موحد تھے) (تمام بزرگوں کے سردار ابراہیمؑ) وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ ؛ بے شک میری نماز ۔ وَنُسُكِیْ ؛ اور میری قربانی ۔ میرا حج ۔ وَمَحْیَایَ ؛ اور میرا جینا ۔ میری حیات ۔ وَمَمَاتِیْ ؛ اور میرا مرنا ۔ میری موت ۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کے لئے ہے ۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ جو تمام جہانوں کا رَب ہے سب کا پالنے والا ہے

موت و حیات میری دونوں ترے لئے ہیں
جینا تری گلی میں مرنا تری گلی میں (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- کہو ! یقیناً میری نماز ، میرے عباداتِ حج ، میرا جینا اور مرنا ، سب اللہ رَب العالمین کے لئے ہے ۔

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ؛ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ ؛ اور اس بات کا مجھے امر دیا گیا ہے ، حکم دیا گیا ہے ۔ میں اس بات پر مامور ہوں ۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ؛ اور میں اوّل اور سب سے پہلے مسلمان ہوں ۔ خدا کا مطیع اور فرماں بردار ہوں ۔ کیونکہ میں پیغمبر ہوں ، سب میری تبلیغ سے مسلمان ہوں گے ۔

ترجمہ :- جس کا کوئی شریک نہیں ۔ اور مجھے اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب سے اوّل مسلمان ہوں (حکم بردار ہوں) ۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَغَيْرَ اللّٰهِ ؛ کیا غیر خدا کو ۔ اَبْغِيْ رَبًّا ؛ میں کسی اور کو رب ، پروردگار بنانا چاہوں گا ۔ وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؛ حالانکہ وہ سب کا رب ہے ۔ وَلَا تَكْسِبُ ، اور برائی نہیں کماتا ۔ كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص ۔ اِلَّا عَلَيْهَا ؛ مگر اس کا وبال اُس پر پڑتا ہے ۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ ؛ اور نہیں اُٹھاتا کوئی بوجھ اُٹھانے والا ۔ وِزْرَ اُخْرٰى ؛ دوسرے کا بوجھ ۔ کسی کا بار کوئی نہیں اُٹھاتا ۔ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ ؛ پھر تمہارے رب کی طرف ۔ مَرْجِعُكُمْ ؛ تمہاری واپسی ہے ، تمہارا رجوع اُس کی طرف ہے ۔ تم کو دوبارہ اُس کے دربار میں جانا ہوگا ۔ فَيُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر وہ تم کو بتادے گا ۔ خبردار کردے گا ۔ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ اس بات کو جس میں تم اختلاف کرتے تھے ۔

ترجمہ :- (اے رسول کریم) تم کہہ دو : کیا میں غیر اللہ کو اپنا رَب بنانا چاہوں گا حالانکہ وہ سب کا رَب ہے کوئی شخص برائی نہیں کماتا ، مگر اُس کا وبال اُسی پر پڑتا ہے ۔ ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اُٹھایا کرتا ۔ پھر تم کو تمہارے پروردگار کے دربار میں جانا ہوگا ۔ پھر تم کو وہ بتادے گا (اُن چیزوں کو) جس میں تم اختلاف کرتے تھے ۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۗ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

رکوع ۲۰ ۷ النصف

وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ جَعَلَكُمْ ؛ تم کو کیا ۔ بنایا ۔ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ ؛ زمین کے خلیفے ۔ تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں تم اُن کے قائم مقام ہو ۔ تم خدائی قوت سے زمین پر حکومت کرتے ہو ۔ تم خلیفۃ اللہ ہو ۔ وَرَفَعَ ؛ اور بلند کیا ۔ اعلیٰ بنایا ۔ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ ؛ بعض کو بعض پر ۔ دَرَجٰتٍ ؛ درجے ۔ مرتبے ۔ تم میں سے بعض کو بہ نسبت بعض کے بلند مرتبہ بنایا ۔ لِيَبْلُوَكُمْ ؛ تاکہ تم کو آزمائے ۔ تاکہ تمہارا امتحان لے ۔ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؛ اس چیز میں کہ تم کو دی ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ؛ جلد عذاب کرنے والا ہے ۔ وَاِنَّهٗ ؛ اور اس کے باوجود بھی وہ ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ البتہ غفور رحیم ہے ۔ بے شک وہ مغفرت بھی کرتا ہے اور رحمت بھی ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا اور بعض کے مرتبے بعض سے بلند کئے تاکہ تم کو جو کچھ دیا ہے اس میں تمہارا امتحان لے ۔ بے شک تمہارا رَب جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہ غفور رحیم بھی ہے ۔

صاحبو ! یہ سورۂ انعام کا آخری رکوع ہے ۔ ذرا غور کرو، سیدھا راستہ کیا ہے؟ مذہبِ ابراہیمی ہے، جس میں توحید کی بڑی اہمیت ہے ۔ رضا و تسلیم ہر ابراہیمی المشرب کا کام ہے ۔ عبادت کرو تو اللہ کے لئے ۔ فرماں برداری کرو تو اللہ کی ۔ مرنا جینا سب خدا کے لئے ہو ۔ یاد رکھو جو برا کرے گا وہ سزا پائے گا ۔ کسی کا بوجھ کوئی نہیں اُٹھاتا ۔ مرنا ہے، خدا کے دربار میں جانا ہے ۔ وہ تم کو بتادے گا کہ تم اچھا کام کرتے تھے یا برا ۔ دنیادار الامتحان ہے ۔ اچھے کام کرو گے تو بڑے مرتبے پاؤ گے ۔ دیکھو اللہ برے کو سزا دینے والا ہے تو وہ غفور رحیم بھی ہے ۔ اگر خدا سے ڈرنا ضروری ہے تو خدا کے غفور و رحیم ہونے کی اُمید بھی رکھنا ضروری ہے ۔

سُورَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ اعراف مکی ہے ۔ اس میں دو سو چھ (۲۰۶) آیتیں ہیں اور چوبیس (۲۴) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ ۝۱

آیاتِ مقطعات متشابہات سے ہے ۔ دل کے لگتے لگانے سے بہتر ہے کہ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ کہہ کر خاموش ہوجائیں ۔ یا خود خدائے تعالےٰ ہم کو تعلیم دینے کا ارادہ فرمائے تو اس کا ہاتھ کون روکنے والا ہے ۔

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ یہ کتاب جو تم پر نازل کی گئی ہے ۔ فَلَا تَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ ؛ تمہارے سینے میں نہ ہو ۔ حَرَجٌ مِّنْهُ ؛ اس سے کچھ تنگی ۔ ہم نے تم پر جو کچھ اُتارا ہے اس کو خوشی خوشی بیان کرو ۔ اور لوگوں کی مخالفت سے دل تنگ نہ ہو ۔ یہ کتاب کیوں اُتاری گئی ہے؟ لِتُنْذِرَ بِهٖ ؛ تاکہ تم اس کے ذریعہ سے لوگوں کو متنبہ اور خبردار کرو ۔ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ایمان داروں کے لئے یاد دہانی اور پند و نصیحت ہو ۔

ترجمہ :- یہ کتاب تم پر نازل کی گئی ہے ۔ پس تم اس سے دل تنگ نہ ہو ۔ (یہ کتاب اس لئے اُتاری گئی ہے) کہ تم اس سے (لوگوں کو) متنبہ کرو (خبردار کرو) اور ایمان داروں کو یاد دہانی اور پند و نصیحت کرو ۔

اس کے مخاطب اوّل نبی کریم ﷺ ہیں اور ایک حیثیت سے اُنؐ سے سب اُمت کی طرف بھی مخاطبت کی جاتی ہے ۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳

اِتَّبِعُوْا ؛ اِتباع کرو، پیروی کرو۔ کہے پر چلو۔ مَـآ اُنْزِلَ اِلَیْـکُمْ ؛ جو تمہاری طرف اُتارا گیا۔ جو تم پر نازل ہوا۔ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رَب کے پاس سے۔ وَلَا تَـتَّبِعُوْا ؛ اور تم اِتباع نہ کرو۔ مِنْ دُوْنِہٖٓ ؛ اس کے سوا۔ اَوْلِیَـآءَ ؛ دوستوں کو۔ دوستوں کی۔ حاکموں کی۔ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ؛ تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو، دھیان لگاتے ہو۔

ترجمہ:- جو تمہارے رَب کے پاس سے تمہارے پاس نازل ہوا ہے، پس اسی کی تم اِتباع کرو (اسی کے قدم بقدم چلو) اس کو چھوڑ کر کسی اور دوست کی اِتباع نہ کرو (افسوس!) تم بہت کم توجہّ کرتے ہو، (بہت کم سمجھتے ہو)۔

وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا فَجَآءَھَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ ھُمْ قَآئِلُوْنَ۝۴

وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ ؛ اور کتنی بستیاں ہیں۔ کتنے گاؤں ہیں۔ کتنے قریے ہیں۔ کتنے شہر ہیں۔ اَھْلَکْنٰھَا ؛ کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا، برباد کر دیا۔ تہس نہس کر دیا۔ فَـجَـآءَ ھَا ؛ پھر اس قریہ کے پاس آیا۔ بَـاْسُنَا ؛ ہمارا عذاب بَیَاتًا رات کو۔ اَوْھُمْ قَـآئِلُوْنَ ؛ یا دوپہر کو کہ وہ قیلولہ کر رہے ہوں۔ یا سو رہے ہوں۔

افسوس سینہ میں نصیحت لینے والا دل نہیں ہے۔ عذاب پر عذاب اُتر رہا ہے۔ اور اس کو اتفاق سمجھ کر دھیان نہیں دیتے۔ توجہ نہیں کرتے۔ زلزلے پر زلزلے آرہے ہیں، طغیانی پر طغیانی ہو رہی ہے، جا بجا آگ لگ رہی ہے۔ ایک دوسرے پر بم باری کر رہے ہیں۔ کوئی خوابِ غفلت سے نہیں جاگتا۔ دنیا میں انہماک بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ نہ کوئی توبہ کرتا ہے نہ استغفار پڑھتا ہے۔ نہ گزشتہ واقعات سے نصیحت قبول کرتا ہے۔ خدائے تعالےٰ جھنجوڑ جھنجوڑ کر اُٹھا رہا ہے اور تم ہو کہ آنکھ تک نہیں کھولتے، کروٹ تک نہیں لیتے۔ سمجھو! اس کا انجام کیا ہوگا؟ وہی جو اگلوں کا ہوا ہے کہ اُن کا نہ نام باقی ہے نہ نشان۔

اُٹھو اُٹھو، یہ خوابِ غفلت کب تک
جاگو جاگو، اَجل کمیں گاہ میں ہے (حسرت صدیقی)

ترجمہ:- اور کتنی بستیاں ہیں (گاؤں ہیں) کہ ہم نے اُن کو غارت کر دیا۔ (نیست و نابود کر دیا) پھر جب ہمارا عذاب آگیا تو وہ رات کو پڑے سو رہے تھے یا دوپہر کو قیلولہ کر رہے تھے (اور خوابِ غفلت سے کوئی نہ جاگا)۔

فَمَا کَانَ دَعْوٰھُمْ اِذْ جَآءَھُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ۝۵

فَـمَـا کَانَ دَعْـوٰھُمْ ؛ پھر نہ تھا اُن کا پکارنا۔ اِذْجَـآءَ ھُمْ ؛ جب اُن کے پاس آگیا۔ اِذْجَـآءَ ھُمْ بَاْسُنَـآ ؛ جب ان کے پاس ہمارا عذاب آگیا۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا۔ اقرار کیا۔ اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ؛ بے شک ہم ظالم تھے۔ بدکار تھے۔ ہم نے اپنی تباہی آپ کی۔

ترجمہ :- پھر جب ہمارا عذاب ان کے پاس آ پہنچا تو ان کا پکارا (کیا تھا) اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انھوں نے کہا : بے شک ہم ظالم تھے ۔ (ہم نے اپنے پیر پر آپ کلھاڑی ماری تھی ۔ مگر اب کیا ہوتا ہے جو تباہی ہونی تھی ہوئی) ۔

اب پچھتائے کیا ہووت ÷ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶

فَلَنَسْـَٔلَنَّ ؛ پس ہم ضرور پوچھیں گے ۔ اَلَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ ؛ ان لوگوں کو جن کو ہماری تعلیم پہنچائی گئی تھی ۔ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ اور ہم پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے کہ کیا ان کو حق کی تعلیم پہنچائی گئی تھی ، یا پیغمبروں نے علمِ صحیح کی تعلیم دی تھی یا نہیں ۔

ترجمہ :- تو ہم ان لوگوں سے بھی پوچھیں گے جن کو (علمِ صحیح) پہنچایا گیا تھا اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے ۔ (جنھوں نے علمِ صحیح کی تعلیم دی تھی) ۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝۷

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ ؛ پھر ہم ان کو صاف صاف بتا دیں گے ۔ بِعِلْمٍ ؛ اپنے علم کے مطابق ۔ وَمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ؛ اور ہم دور ہی کب تھے ؟ ہم غائب ہی کب تھے ۔ ؟

ترجمہ پھر ہم ان کو (اپنے) علم کے مطابق خوب اچھی طرح سب کچھ بتا دیں گے اور ہم ان سے دور ہی کب تھے ؟ (ہم سے کون سی چیز چھپی ہوئی تھی) ۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸

وَالْوَزْنُ ؛ اور تولنا ۔ میزان ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اُس دن ۔ بروزِ قیامت ۔ اَلْحَقُّ ؛ حق ہے ۔ بے شک ہونے والا ہے ۔ خدا کے ہاتھ میں میزانِ عدل ہوگا ۔ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ؛ پس جس کے تولے ہوئے اعمال بھاری ہوں گے ، نیک اعمال زیادہ ہوں گے ۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ وہی ہیں کامیاب ، فلاح پانے والے ۔

ترجمہ :- اور قیامت کے دن (اعمال کا) تُلنا حق ہے (بے شک ہونے والا ہے) پس جس کے تولے ہوئے اعمال بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے ، (وہی فلاح پائیں گے) ۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ؛ موزون کی جمع ہے ، میزان کی جمع نہیں ۔ اور جس کے تولے ہوئے اعمال ہلکے ہوں گے ۔ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ تو یہی وہ لوگ ہیں ۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ؛ اپنے آپ کا نقصان کیا ۔ اپنے نفس کو خسارے میں ڈالا ۔ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ وہ ہماری نشانیوں کو چھپاتے تھے ۔ ہماری آیتوں پر ظلم کرتے تھے اور ان کو مانتے نہ تھے ۔ ''ظلم'' کیا ہے مستحق کو اس کا حق نہ دینا ۔ خدا کی نشانیوں کو نہ ماننے سے زیادہ کیا ظلم ہوگا ۔

ترجمہ :- اور جن کے تولے ہوئے اعمال ہلکے ہوں گے یہی وہ لوگ ہوں گے جو خود اپنے نفسوں کو خسارے میں ڈالتے اس وجہ سے کہ وہ ہماری نشانیوں پر ظلم کرتے تھے (چھپاتے تھے) ۔

(ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے وہ خود اپنا نقصان کرتے ہیں ۔ اے ظالمو ! ذرا غور کرو ہم نے تم پر کتنے احسان کئے ۔ کیا کچھ نہیں دیا مگر تم ظالم کے ظالم ہی رہے) ۔

ع ۱ / ۸

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰

وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ ؛ اور البتہ ہم نے تم کو بسایا ۔ تم کو قائم کیا ۔ تم کو موقع دیا ۔ تم کو حکومت دی ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں تم کو زمین کا مالک بنایا ۔ وَجَعَلْنَا لَکُمْ ؛ اور ہم نے تمہارے لئے پیدا کئے ۔ فِیْھَا ؛ اس میں ، زمین میں ۔ مَعَایِشَ ؛ اسبابِ معیشت ۔ ذرائعِ رزق ۔ اسبابِ روزی ۔ تمہارے کھانے پینے کا انتظام کیا ۔ مگر افسوس ۔ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ؛ تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو ۔ بڑے ناشکرے ہو ۔ نہایت نمک حرام ہو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم کو زمین میں بسایا اور تمہارے لئے اس میں اسبابِ معیشت پیدا کئے مگر تم بڑے ناشکرے ہو (بہت کم احسان مانتے ہو) ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖۗ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱

وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ؛ اور ہم نے تم کو پیدا کیا ۔ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ؛ پھر تم کو اچھی صورت دی ۔ ثُمَّ قُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا ۔ لِلْمَلٰٓئِکَةِ ؛ فرشتوں سے ۔ ملائکہ سے ۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ؛ آدم کو سجدہ کرو ۔ ان کے آگے سر جھکا دو ۔ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؛ پھر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس ۔ لَمْ یَکُنْ ؛ نہ تھا ۔ مِنَ السّٰجِدِیْنَ ؛ سجدہ کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور بالتحقیق ہم ہی نے تم کو پیدا کیا ، پھر تم کو (اچھی) صورت دی ، پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو ۔ پس سب نے سجدہ کیا ، مگر ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا ۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

قَالَ مَا مَنَعَکَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کس بات نے تجھے روکا۔ کس خیال نے تجھے منع کیا۔ اَلَّا تَسْجُدَ ؛ کہ تو سجدہ نہ کرے۔ سجدہ نہ کرنے پر کس چیز نے تجھے اُکسایا۔ برانگیختہ کیا۔ اِذْ اَمَرْتُکَ ؛ جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ تو مامور تھا۔ قَالَ ؛ شیطان نے کہا۔ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؛ میں آدم سے بہتر ہوں۔ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ ؛ تو نے مجھے آگ سے بنایا۔ وَخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ؛ اور تو نے آدم کو خاک سے بنایا، کیچڑ سے بنایا۔

ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) تجھے کس نے منع کیا، کیوں تو نے سجدہ نہ کیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا (ابلیس نے) کہا۔ میں اس سے (آدم سے) بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اس کو (آدم کو) خاک سے بنایا۔

صاحبو! آج کل ابلیس پرست بہت ہوگئے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ابلیس بڑا موحد تھا، لعنت کا طوق پہن لیا مگر ماسوا اللہ کو سجدہ نہ کیا۔ اس مسئلہ میں ابلیس نے غلطی پر غلطی کی ہے۔ خدا کو بے سمجھ بتاتا ہے کہ اس کو اچھے برے کی تمیز نہیں۔ افضل کے رہتے مفضول کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اللہ کے حکم کی تعمیل سے انکار کرنا کفر ہے۔ خدا کو بے فہم سمجھنا کفر ہے۔ خدا کے حکم کے مقابل خود ایک حکم رکھنا شرک فی الحکم ہے۔ آدم کو ''خاک'' سمجھا، کیا خاک سمجھا، آدم میں جامعیت تھی۔ عاجزی رازِ بندگی ہے جو خاک سے پیدا ہوتی ہے۔ خود پسند اس سے محروم ہیں۔ اس کو سمجھنا چاہیئے تھا کہ بندگی سے سربلندی ہے۔ خودپسندی میں ذِلّت ہے، شرمندگی ہے۔ اور پھر خدا سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوگیا۔ یہ توحید ہے؟ درندگی ہے۔ امتحانِ مقابلہ میں فرشتوں کے ساتھ یہ بھی ہار چکا تھا۔ علم کی فضیلت کو ہیچ سمجھنا اُس کے ہیچ ہونے پر دال ہے۔

صاحبو! خود پسندی، تکبّر، حسد، یہ پہلے گناہ ہیں کہ دنیا میں پیدا ہوئے۔ اپنی ذات کو دوسرے کی ذات سے بہتر سمجھنا ذات پات کا جھگڑا اُٹھانا، یہ ابلیس کا کام تھا۔ جو لوگ ذات پات کا نظریہ رکھتے ہیں وہ متبعینِ ابلیس میں سے ہیں۔ کوئی نازیت پر ناز کر رہا ہے۔ کوئی برہمن ہونے پر پھولا نہیں سماتا۔ کوئی اپنے خاندان کو دوسرے کے خاندانوں سے بہتر سمجھتا ہے۔ ہمارے پاس خیر کا معیار بندگی اور عملِ صالح ہے۔ بدعقیدگی اور بدعملی سے اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ کا مصداق ہوتا ہے۔ خاندانِ نبوتش گم شد صادق آتا ہے۔

ذات پات کا نظریہ ابلیس کا ہے۔ خیر کا معیار بندگی اور عمل صالح ہے

صاحبو! خدا کو مانو۔ اس کے احکام کو حق سمجھو۔ اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ اسی سے تم خدا تک پہنچو گے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

شریعت محمدی میں سجدہ تعظیمی حرام ہے

صاحبو! قدیم زمانے میں سجدہ تحیت جائز تھا اور سجدہ عبادت تو کسی زمانہ میں جائز نہ تھا۔ فرشتوں نے بحکمِ رب، آدمؑ کو سجدہ کیا۔ یعقوب علیہ السلام اور اُن کے دوسرے فرزندوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ مگر رسولِ خدا محمد مصطفٰے ﷺ نے مظنہ شرک و کفر سے بچانے کے لیے سجدہ لِغیرِ اللّٰہ کو حرام فرمایا۔ اب کوئی کسی کو سجدہ تحیت بھی نہیں کرسکتا۔ اب سجدہ تعظیمی بھی حرام ہے جس چیز سے رسولِ خداؐ نے منع کیا ہو اس کا مرتکب ہونا گناہ ہے، پیغمبر کی نافرمانی ہے۔ جو لوگ بزرگانِ دین کی طرف سجدہ تعظیمی کو منسوب کرتے ہیں غلط کہتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے رسولِ خدا ﷺ کی مخالفت کو کبھی جائز نہیں سمجھا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر اُن کا عمل تھا۔ اور مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔ (پ ۲۸۔ س حشر۔ آیت ۷)۔ (اے لوگو، تمہیں رسولِ مقبولؐ جس بات کا حکم دیں اُسے لے لو اور اختیار کرو اور جس چیز سے منع کریں، خبردار اس سے باز رہو) ان بزرگوں کے ہمیشہ پیشِ نظر تھا۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

قَالَ ؛ اللّٰہ تعالےٰ نے فرمایا۔ فَاھْبِطْ مِنْھَا ؛ اس سے اُتر جا۔ جنت سے نکل جا۔ فَمَا یَکُوْنُ لَکَ ؛ پھر تجھے حق نہیں ہے۔ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْھَا ؛ کہ تکبر کرے اس میں۔ جنت میں رہے۔ اور اکڑتا رہے۔ فَاخْرُجْ ؛ پھر نکل جا۔ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ؛ تو ذلیلوں میں سے ہے۔

ترجمہ:- (اللّٰہ تعالےٰ نے) فرمایا (اُو ابلیس!) تو اس میں سے (جنت میں سے) اُتر جا۔ تجھے حق نہیں ہے کہ تو (جنت میں رہے اور اس میں) تکبّر کرے۔ پس تو نکل جا، تو ذلیلوں میں سے ہے۔

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾

قَالَ ؛ ابلیس نے کہا۔ اَنْظِرْنِیْ ؛ یا اللّٰہ تو مجھے مہلت دے۔ فوراً دوزخ میں نہ ڈال۔ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ؛ اس دن تک کہ لوگ مر کر اُٹھائے جائیں۔

ترجمہ:- (ابلیس نے) کہا (یا اللّٰہ) تو مجھے مہلت دے (مجھے قیامت تک مہلت دے) لوگوں کے مر کر اُٹھنے تک (مجھے ڈھیل دے)۔

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

قَالَ ؛ اللّٰہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ؛ بے شک تو مہلت دیا ہوا ہے۔

ترجمہ:- (اللّٰہ تعالےٰ نے) فرمایا: اچھا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾

قَالَ ؛ ابلیس نے کہا ۔ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ ؛ چونکہ تو نے مجھے گمراہ کردیا ہے ۔ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ ؛ اب میں بھی ان کی تاک میں بیٹھوں گا ۔ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ؛ تیرے سیدھے راستے پر ۔

ترجمہ :- (ابلیس نے) کہا تو چونکہ تو نے مجھے سرکش بنادیا ہے (گمراہ کردیا ہے) تو میں بھی تیرے سیدھے راستے پر ان کی تاک میں آ بیٹھوں گا (اور خوب بہکاؤں گا) ۔

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ ؛ پھر میں اُن کے پاس آؤں گا ۔ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے سامنے سے ۔ وَمِنْ خَلْفِهِمْ ؛ اور ان کے پیچھے سے ۔ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ ؛ اور ان کی سیدھی جانب سے ۔ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؛ اور ان کی بائیں جانب سے ۔ وَلَا تَجِدُ ؛ اور تو نہیں پائے گا ۔ اَكْثَرَهُمْ ؛ ان کے اکثر کو ۔ شٰكِرِيْنَ ؛ شکر گزار ۔

ترجمہ :- پھر میں ان کے سامنے سے آؤں گا ، اور ان کے پیچھے سے ، پھر میں اُن کی سیدھی جانب سے آؤں گا ، اور بائیں جانب سے بھی ۔ اور پھر تو ان کے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ۔

صاحبو ! شیطان نے چار جانب سے ان کے پاس آنے اور ان کے بہکانے کا ذکر کیا ۔ اس کو معلوم نہیں کہ خدا کی رحمت اوپر سے آتی ہے ۔ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تراست ۔ اسی واسطے دُعا کرنے میں دونوں ہاتھ اُوپر کی جانب پھیلاتے ہیں کہ رحمت اُوپر سے اُترے اور یہ اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور اپنے ہاتھ منہ پر پھیر لیں ۔ خدائے تعالیٰ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے مالک کی طرف پھیلائے اور مالک اس کو خالی ہاتھ پھیر دے ۔

ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنے کی وجہ

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اُخْرُجْ مِنْهَا ؛ تو جنت سے نکل جا ۔ مَذْءُوْمًا ؛ بدحال ۔ عیب دار ۔ مَدْحُوْرًا ؛ پھٹکارا ہوا ملعون ۔ مردود ۔ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ ؛ البتہ جو تیرا تابع ہوگا ان میں سے جو تیرے قدم بہ قدم چلے گا ۔ تیری چال پر چلے گا ۔ لَاَمْلَئَنَّ ؛ تو میں بھر دوں گا ۔ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کو ۔ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ تم سب سے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا (او شیطان !) تو اس سے (جنت سے) نکل جا ۔ ذلیل وخوار ہوکر (ملعون و مردود ہوکر) ۔ جو اُن میں سے تیرا تابع ہوگا تو میں تم سب سے جہنّم کو بھردوں گا ۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ ؛ اور اے آدم تم سکونت اختیار کرو ۔ تم رہو ۔ اَنْتَ وَزَوْجُكَ ؛ تم اور تمہاری بیوی ۔ اَلْجَنَّةَ ؛ جنت میں ۔ فَكُلَا ؛ پھر تم دونوں کھاؤ ۔ مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا ؛ جہاں سے چاہو ۔ وَلَا تَقْرَبَا ؛ اور قریب نہ ہو ۔ پاس نہ پھٹکو ۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ؛ اس درخت کے پاس ۔ فَتَكُوْنَا ؛ ورنہ تم دونوں ہوجاؤ گے ۔ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں میں سے ۔ نافرمانوں میں سے ۔ اپنی تباہی آپ کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں جا کر رہو پھر جہاں سے جی چاہے کھاؤ پیو مگر اس درخت کے پاس نہ جاؤ (اس کے قریب نہ ہو) ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہوجاؤ گے ۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ ؛ پھر شیطان نے آدم وحوا کے دل میں وسوسہ ڈالا ۔ لِيُبْدِيَ لَهُمَا ؛ تا کہ ان پر ظاہر کر دے نمایاں کر دے ۔ مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا ؛ جو اُن دونوں سے پوشیدہ رکھا گیا تھا ، چھپا ہوا تھا ۔ مِنْ سَوْاٰتِهِمَا ؛ اُن کی شرمگاہوں سے تا کہ اُن کا ستر ان پر کھول دے ۔ اور اُن پر ظاہر کروائے کہ وہ برہنہ ہیں ۔ وَقَالَ ؛ اور شیطان نے کہا ۔ مَانَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا ؛ تمہارے رَب نے تم کو منع نہیں کیا ، تم کو نہی نہیں کی ، تم کو نہیں روکا ۔ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ؛ اس درخت سے ۔ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا ؛ مگر یہ کہ تم کہیں نہ ہوجاؤ ۔ مَلَكَيْنِ ؛ دو فرشتے ۔ اَوْتَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ؛ یا تم ہوجاؤ ہمیشہ رہنے والوں میں سے اور تم کو خلود اور دَوام نہ مل جائے ۔

ترجمہ :- شیطان نے ان دونوں کے (آدم وحوا کے) دل میں وسوسہ ڈالا کہ اُن کے پوشیدہ عیوب اور شرمگاہیں کھل جائیں اور (شیطان نے) کہا تمہارے رَب نے تم کو اس درخت سے اس لئے روکا ہے (منع کیا ہے) کہ تم کہیں فرشتے نہ ہوجاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والوں (اور نہ مرنے والوں) میں سے نہ ہوجاؤ ۔

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

وَقَاسَمَهُمَآ ؛ اور شیطان نے آدم وحوا کے سامنے خوب قسمیں کھائیں ۔ اِنِّیْ لَکُمَا ؛ بے شک میں تمہارا ۔ تمہارے لئے ۔ لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ؛ البتہ ، بے شک خیر خواہوں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- اور اُن کے سامنے خوب قسمیں کھائیں کہ بے شک میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں ۔

فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ؛ اَیْ اَوْقَعَهُمَا فِیْ مَا اَرَادَمِنْ غُرُوْرٍ ؛ یعنی دھوکے میں ڈال دیا ۔ اس کا مادّہ ۔ دَلْوٌ ؛ ڈول ۔ جس طرح پانی حاصل کرنے کا ذریعہ ڈول ہے اُسی طرح شیطان دھوکہ دینے کا ذریعہ بن گیا ۔ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ ؛ اور جب ان دونوں نے درخت کو یعنی اُس پھل کو چکھا ، اُس کا مزہ لیا ۔ بَدَتْ لَهُمَا ؛ تو کھل گیا اُن کے لئے ۔ سَوْاٰتُهُمَا ؛ اُن کا ستر ۔ اُن کی شرمگاہیں ۔ وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ ؛ اور وہ جوڑنے لگے ، سینے لگے ، ٹانکنے لگے ۔ عَلَيْهِمَا ؛ اپنے پر ۔ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؛ جنت کے پتوں سے ۔ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ ؛ اور اُن کے رَب نے اُن کو پکارا ۔ اُن کو ندا کی ۔ اُن کو ڈانٹا ۔ اَلَمْ اَنْهَكُمَا ؛ کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا ۔ اس کی مناہی نہیں کی تھی ۔ تم کو روکا نہ تھا ۔ عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ ؛ اُس درخت سے ۔ تِلْكُمَا میں مَا کا کوئی محل اعراب نہیں ۔ مخاطب کے لحاظ سے ضمیر بدلتی جاتی ہے ۔ وَاَقُلْ لَّكُمَا ؛ اور کیا تم سے کہہ نہ دیا تھا ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ ؛ بے شک شیطان ۔ لَكُمَا ؛ تمہارا ۔ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؛ کھلا دشمن ہے ۔ اس کی عداوت صریح اور نمایاں ہے ۔

ترجمہ :- پھر (شیطان نے) ان دونوں کو دھوکے میں ڈال ہی دیا جب ان دونوں نے درخت کا مزہ چکھ لیا تو اُن کا ستر کھل گیا اور وہ لگے جنت کے پتوں کو اپنے پر جوڑنے ، اور ان کے رَب نے ان کو ندا کی ۔ کیوں ! میں نے تم کو اس درخت سے روکا نہ تھا (پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا) اور کیا میں نے تم سے کہہ نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے ؟

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

آدم علیہ السلام اور بیوی حوا نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا ۔ اپنی کمزوری کو مان لیا ۔ درگاہِ الٰہی میں دُعا کی ۔ قَالَا رَبَّنَا ؛ ان دونوں نے کہا اے ہمارے پروردگار ۔ ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَآ ؛ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ۔ اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا ۔ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا ؛ اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے ، ہم کو اپنے دامنِ فضل و کرم میں چھپا نہ لے ۔ وَتَرْحَمْنَا ؛ اور ہم پر رحم نہ کرے ۔ اپنی مہربانی سے ہماری طرف مائل نہ ہو ۔ لَنَكُوْنَنَّ ؛ تو ہم ہو جائیں گے ۔ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ خسارے میں پڑنے

والوں میں ۔ نقصان اُٹھانے والوں میں ۔

ترجمہ :- دونوں نے کہا (آدم وحوا نے دُعا کی) اے ہمارے پروردگار! ہم نے (اپنا خود نقصان کیا) اپنی جانوں پر ظلم کیا ۔ اگر تو ہم پر مغفرت اور رحم نہ فرمائے گا تو ہم بڑے خسارے میں پڑ جائیں گے ۔

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

قَالَ ؛ فرمایا اور حکم دیا ۔ اِهْبِطُوْا ؛ تم اُتر جاؤ ۔ جنت سے نکل جاؤ ۔ آرام اور راحت سے باہر ہو جاؤ ۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ تمہارے بعض بعض کے ۔ ایک دوسرے کے ۔ عَدُوٌّ ؛ دشمن ۔

صاحبو ! ذرا غور کرو ۔ کہیں سچا دوست نظر بھی آتا ہے؟ ہمارے خیال میں تو سچا دوست صرف خیال میں ہے یا عنقا کی پشت پر سوار ہو کر کوہِ قاف میں اُڑتا پھرتا ہے ۔ دوست کا لفظ شرمندہ معنیٰ نہیں ہے ۔ میں ایک بات پوچھتا ہوں ۔ تم کو دوست نہ ملنے کی شکایت ہے ، مگر ذرا بتاؤ کہ تم بھی کسی کے دوست ہو؟ پھر کس منہ سے دوسرے کی شکایت کرتے ہو ۔ تمہارے دل میں ہمدردی ہوتی ، دوسروں کے کام آتے تو دوسرا بھی تمہاری کچھ نہ کچھ مدد کرتا ۔ عمل اور ردعمل برابر ہوتا ہے ۔ بھلائی کا جواب بھلائی ہی سے دیا جاتا ہے ۔ یہ کیا؟ میں کسی کی مدد نہ کروں اور سب میری خدمت کریں ۔ اَللّٰهُ اَكْبَر ! اَللّٰهُ اَكْبَر ! آج کل ہمیشہ سے زیادہ دشمنی کی آگ مشتعل ہے ۔ قوموں میں بمباری ہو رہی ہے ۔ افراد میں چھری کٹاری ہو رہی ہے ۔ امن و امان مفقود ہے ۔ حالت نامحمود ہے ۔

(۱) نہ ماں باپ میں حُبِّ اولاد باقی ÷ نہ اولاد میں اُن کی دلداریاں ہیں
(۲) جہاں سے نکالا مِلا مخلصی کو ÷ غرض ہی غرض کی طلبگاریاں ہیں
(۳) جس کو دیکھو غرض کا بندہ ہے ÷ کوئی اپنا نظر نہیں آتا (حسرت صدیقی)

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ ؛ اور تم کو زمین میں چند روز ٹھہرنا ہے ۔ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ؛ اور ایک وقت تک دنیا میں تمتع اُٹھانا ہے زندگی گزارنا ہے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے حکم دیا) فرمایا: تم اُتر جاؤ ۔ اب تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور زمین میں تم کو ایک وقت تک ٹھہرنا اور اُس سے فائدہ اُٹھانا پڑے گا (پھر ایک دن تم کو مرنا ہے اور خدا کو منہ دکھانا ہے) ۔

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۵ ۲ ۹

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ فِيْهَا تَحْيَوْنَ ؛ جس میں تم جیو گے ۔ جس میں تم زندگی بسر کرو گے ۔ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ ؛ اسی میں مرو گے ۔ اسی میں دفن ہو گے ۔ تمہارا مرنا جینا سب دنیا میں ہوگا ۔ یہ نہ سمجھو کہ تم ہمیشہ دنیا ہی میں رہو گے ۔ جو چاہو گے کرو گے ۔ کوئی تم سے پوچھنے والا نہیں ۔ تم سے باز پرس کرنے والا نہیں ۔ نہیں ہرگز نہیں ۔ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ؛ اور پھر اس زمین سے نکالے جاؤ گے ۔ دربارِ الٰہی میں جواب دہی کرنا پڑے گا ۔ تم کو جزاء و سزا ملے گی ۔ تم شُترِ بے مہار نہیں ہو ۔

اچھا دوست پانے کے لئے اچھا دوست بنو

خدا کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے۔ اچھا کرو گے جنت پاؤ گے۔ برا کرو گے، دوزخ میں جاؤ گے۔

صاحبو! آؤ ہم تمام اپنے دادا کی طرح توبہ کریں اور عرض کریں رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O

ترجمہ:- (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا (کہ اے آدم وحوا) تم (اور تمہاری اولاد) کو وہیں (زمین پر ہی) زندگی گزارنی ہے، اور وہیں تم مروگے، اور اسی میں سے نکالے جاؤ گے (پھر تمہیں اُٹھنا ہے)۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ؛ اے آدم کی اولاد۔ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ ؛ ہم نے تم پر اُتارا ہے۔ لِبَاسًا ؛ ایسے لباس کو۔ ایسے کپڑوں کو۔ يُوَارِيْ ؛ جو چھپاتے ہیں۔ ڈھانکتے ہیں۔ سَوْاٰتِكُمْ ؛ تمہارے ستر کو۔ شرمگاہوں کو۔ تمہاری برائی کو۔ وَرِيْشًا ؛ اور برائے آرائش وزیبائش بھی۔

صاحبو! ایک زمانے میں کپڑے پہننے کو زینت اور عزت سمجھتے تھے۔ آج کل یورپ میں مادرزاد ننگوں کی بستیاں بس رہی ہیں۔ شہر آباد ہورہے ہیں۔ یہاں بالفعل اتنا تو نہیں ہے مگر بے پردگی ضرور ہے۔ پردہ آج کل عیب سمجھا جارہا ہے۔ مرد اور عورتیں جمع ہوتی ہیں اور تیرنے کے تالاب وحوض میں تیرتی ہیں۔ بعض محلّوں میں عورتوں کو اس شرط سے آنے دیتے ہیں کہ وہ پردہ نہ کریں۔ پہننے کے کپڑوں کی کیا حالت ہے؟ مونڈھے تک ہاتھ کھلے ہیں یا کہنیوں تک تو ضرور۔ سینہ بھی کھلا ہوا ہے۔ خود کپڑا کیسا ہے؟ کارگہ۔ جالی۔ عَارِيَاتٌ كَاسِيَاتٌ برہنہ کی برہنہ اور کپڑے بھی پہنی ہوئی ہیں۔ سر پر چھوٹا سا پلّو ہے کہ اُڑا چلا جارہا ہے۔ کس مشکل سے اس کو سنبھالا جارہا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس نئے زمانے میں پرانے بڈھوں کو رہنے کا کیا حق ہے۔

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ؛ اور تقویٰ کا لباس۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ وہ تو بہت بہتر ہے۔ تقویٰ ہوتا تو ایسا برا حال کیوں ہوتا۔ اصل رونا تو اسی کا ہے۔ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ؛ تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔ سوچیں۔ سمجھیں۔ حیوانوں کی طرح زندگی بسر نہ کریں۔ غلطی واقع ہونے کے بعد آدم کا جنتی لباس اُتر گیا تھا۔ وہ اِدھر اُدھر کے پتے توڑ توڑ کر ان کو جوڑ جوڑ کر اپنا ستر ڈھانکتے تھے۔ مگر واہ رے آج کل کے سپوت بنی آدم کہ ان کا عمل ہے ؎

تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس ÷ یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں سیدھا الٹا

ترجمہ:- (فرماتا ہے کہ) اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس اُتارا ہے جو تمہارے ستر کو چھپائے جو تمہارے لئے زینت بھی ہو اور تقویٰ کا لباس تو بہت ہی بہتر ہے۔ یہ سب خدا کی نشانیاں ہیں۔

(اس کی آیتیں ہیں یہ اولادِ آدم کے سامنے اس لئے بیان کی جاتی ہیں) کہ وہ (کچھ سوچیں سمجھیں) کچھ نصیحت لیں ۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ؛ اے بنی آدم ۔ اے آدم زادے ۔ ! اے آدمی ۔ لَا يَفْتِنَنَّكُمْ ؛ تم کو فتنہ میں نہ ڈالے ۔ تم کو بہکا نہ دے ۔ اَلشَّيْطٰنُ ؛ شیطان ۔ كَمَآ اَخْرَجَ ؛ جس طرح کہ نکالا ۔ اَبَوَيْكُمْ ؛ تمہارے ماں باپ کو ۔ مِنَ الْجَنَّةِ ؛ جنت سے ۔ يَنْزِعُ عَنْهُمَا ؛ نکالتا ہے ان سے ۔ چھین لیتا ہے ان سے ۔ لِبَاسَهُمَا ؛ ان کے کپڑے ۔ ان کا لباس ۔ لِيُرِيَهُمَا ؛ تاکہ ان کو دکھا دے ۔ سَوْاٰتِهِمَا ؛ ان کا ستر ۔ ان کی شرمگاہیں ۔ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ ؛ بے شک وہ تم کو دیکھتا ہے ۔ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ ؛ وہ اور اس کے ہم قبیلہ ، ہم خاندان ، اس کی ٹولی کے ۔ قَبِيْلُهٗ ؛ اس کا خاندان ۔ قَبِيْل ؛ مختلف خاندان کے لوگ ۔ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؛ جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ۔ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ ؛ بے شک ہم نے کر دیا ہے شیاطین کو ۔ اَوْلِيَاۗءَ ؛ یار و مددگار ۔ لِلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان نہیں رکھتے ۔ بے ایمان ۔ بے یقین ۔

ترجمہ :- اے بنی آدم ! کہیں شیطان تم کو فتنہ میں نہ ڈالے (بہکا نہ دے) جس طرح کہ تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا ، ان سے ان کا لباس اُتروا دیا (اور ان کو بے ستر کردیا ۔ ننگا کردیا) تاکہ اُن کی شرمگاہیں اُنھیں دکھا دے ۔ وہ اور اُس کا قبیلہ تم کو دیکھتا ہے اور تم اُن کو نہیں دیکھ سکتے ۔ بے شک ہم نے شیاطین کو بے ایمانوں کا یار و مددگار بنا دیا ہے ۔

صاحبو ! ذرا شیطان اور اپنے پر غور کرو ۔ بے ایمان شیطان کے یار و مددگار ہیں ۔ وہ تمہارا آبائی دشمن ہے ۔ پڑھا لکھا ہے ، معلم الملکوت ہے ۔ تم اس کو دیکھ نہیں سکتے وہ تم کو دیکھتا ہے ۔ اس کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے ۔ ایسے دشمن سے بچنے کے لئے بڑی کوشش کی ضرورت ہے ، بڑی ہوشمندی کی حاجت ہے ۔ کیا کرنا چاہیئے کہ اس ظالم کے شر سے محفوظ رہیں ۔ اس کے مالک کی پناہ میں آ جاؤ ۔ اللہ رب العالمین سے مدد مانگتے رہو ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو ۔ خدا کے بندے بنو اس کی اطاعت کیا کرو ۔ اپنے دل کو یادِ الٰہی سے بھر دو کہ شیطان کے وسوسوں کی گنجائش ہی نہ رہے ۔ رسولِ خدا ﷺ کو اور اولیاء کرام کو اپنا رفیق طریق بناؤ ۔ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

شیطان سے بچنے کے لئے اللہ سے دعا کرو

وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا (پ ۵ ۔ سورۂ نساء ۔ آیت ۶۹) '' اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں ، یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ رہیں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ، یعنی انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں''میں شریک ہوجاؤ ۔ اکیلی بکری کو بھیڑیا لے جاتا ہے ۔ چرواہا ساتھ ہوتو بھیڑیا کیا کرسکتا ہے ۔

'' دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تراست''

(مطلب یہ کہ دشمن قوی سہی مگر حفاظت کرنے والا اس سے زیادہ قوی ہے)

شیطان بھی مانتا ہے ۔ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۔ مخلص بندوں پر شیطان کی ایک نہیں چلتی ، اس کا کچھ بس نہیں چلتا ۔ شیاطین کا ذکرتو اس سے پہلے آ چکا ۔ اب اس کے شاگردوں اور اس کے چیلوں کا ذکر فرماتا ہے :

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْھَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

وَاِذَا فَعَلُوْا ؛ اور جب کرتے ہیں ۔ فَاحِشَۃً ؛ کوئی بے حیائی کی بات ۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں ۔ وَجَدْنَا عَلَیْھَا ؛ ہم نے پایا اسی پر ۔ اٰبَآءَنَا ؛ ہمارے باپ دادا کو ۔ کیا جھوٹی تقلید ہے ۔ کیا بے دلیل بات ہے ۔ کیا بے عقلی کا خیال ہے ۔ وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا ؛ اور اللہ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے ۔ کیا بے اصل بات ہے جس کا ٹھاؤ ہے نہ ٹھکانہ ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ ؛ اللہ حکم نہیں دیتا ۔ ہرگز امر نہیں فرماتا ۔ بِالْفَحْشَآءِ ؛ بے حیائی اور فحش بات کا ۔ اَتَقُوْلُوْنَ ؛ کیا تم کہتے ہو؟ عَلَی اللّٰہِ ؛ خدا پر ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ جوتم نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اور (شیطان کے شاگرد) جب کوئی بے حیائی کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (یہ ہمارے بزرگوں سے ہوتی چلی آئی ہے اور) ہمارے باپ دادا یہی کام کرتے تھے ۔ اور خدا نے بھی ہم کو اسی کا حکم دیا تھا ۔ (اے پیغمبر !) تم کہہ دو خدا بے حیائی کی بات کا ہرگز حکم نہیں دیتا ۔ کیا تم خدا پر ایسی باتیں لگاتے ہو ۔ (ایسی تہمتیں دھرتے ہو) جن کا تم کو کچھ بھی علم نہیں ہے (جھوٹ اور سراسر جھوٹ ۔ بالکل بے اصل) ۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۬ؕ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ؕ

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ خدا نے بے حیائی کا حکم نہیں دیا ۔ بلکہ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ؛ میرے رَب نے انصاف کا حکم دیا ۔ انصاف کیا ہے ؟ مستحق کو اُس کا حصّہ دینا ۔ خدا کو خدا کا حق ، بندوں کو بندوں کا حق ۔ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ ؛ اور

قائم رکھو اپنے چہروں کو۔ اپنا رُخ سیدھا کرو۔ اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ؛ ہر مسجد کے پاس۔ نماز پڑھو تو پوری توجہ سے پڑھو۔ وسوسوں کو دل میں نہ آنے دو۔ اِدھر اُدھر دھیان جانے نہ دو۔ کیونکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ (پ ۲۱۔ سورۂ عنکبوت۔ آیت ۴۵) ''بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے''۔ نماز کے پابند ہو جاؤ گے تو اللہ کے درباریوں میں شریک ہو جاؤ گے اور خود بخود بری باتوں سے بچ جاؤ گے۔ وَادْعُوْہُ ؛ اور اس کو پکارو۔ اس سے دُعا کرو۔ وہ مجیب الدعوات ہے۔ وہ دُعاؤں کا سننے والا ہے۔ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ؛ خالص کرتے ہوئے اس کے لئے فرماں برداری کو، اطاعت کو، خالص فرماں برداری کے ساتھ۔ کَمَا بَدَاَکُمْ ؛ جس طرح تم کو پہلے پیدا کیا۔ تَعُوْدُوْنَ ؛ عود کرو گے۔ جیسے پہلے بے گناہ پیدا ہوئے تھے، بے گناہ ہو جاؤ گے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَاذَنْبَ لَہٗ (حدیث)

جو گناہوں سے توبہ کرتا ہے وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے کہ اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) تم کہہ دو! میرے خدا نے انصاف پسندی کا حکم دیا ہے اور (وہ فرماتا ہے)۔ ہر مسجد کے پاس اپنے قبلۂ توجہ کو سیدھا رکھو اور اُس کو پکارتے رہو۔ (اس سے دُعائیں مانگو) خالص دین اور فرماں برداری کے ساتھ۔ جیسے تم پہلے تھے پھر ہو جاؤ گے (جس طرح تم کو پہلے پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ دربارِ الٰہی میں تم کو جانا پڑے گا۔ جواب دہی کرنی ہوگی۔)

فَرِیْقًا ھَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْھِمُ الضَّلٰلَۃُ ؕ اِنَّھُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

فَرِیْقًا ھَدٰی ؛ ایک فریق کو ہدایت کرتا ہے۔ وَفَرِیْقًا ؛ اور ایک فریق۔ حَقَّ عَلَیْھِمْ ؛ ان پر ثابت ہو گئی ہے۔ اَلضَّلٰلَۃُ ؛ گمراہی۔ جو لائق ہدایت ہے اُس کو ہدایت کرتا ہے۔ جس کی طبیعت میں گمراہی ہے اُس کو گمراہ کرتا ہے۔ اُسی سے گمراہی ظاہر ہوتی ہے۔ اِنَّھُمُ اتَّخَذُوْا ؛ انھوں نے بنا لیا ہے۔ اَلشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ ؛ شیاطین کو یار و مددگار۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ وَیَحْسَبُوْنَ ؛ اور گمان کرتے ہیں۔ جانتے ہیں۔ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ؛ کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔

ترجمہ:- وہ بعض کو ہدایت کرتا ہے اور بعض پر گمراہی ثابت ہے۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا یار و مددگار بنالیا ہے اور پھر اپنے آپ کو ہدایت یافتہ بھی سمجھتے ہیں۔ (سیدھے راستے پر بھی جانتے ہیں)۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

ع ۳ / ۱۰

نماز کے لئے اپنے آپ کو آراستہ کرو

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ ؛ اے بنی آدم ۔ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ ؛ اپنی زینت کرلو ۔ کپڑے دُرست پہنو ۔ ستر کا خیال رکھو ۔ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ؛ ہر مسجد کے پاس ، جب مسجد میں نماز کو جاؤ ۔ [میرے ایک دوست نماز پڑھتے تو شیروانی پہن لیتے ۔ بگلوس لگا لیتے ۔ پیروں میں پا تابے پہن لیتے ۔ سر پر پگڑی رکھ لیتے ۔ گویا کہ وہ دربارِ شاہی میں جا رہے ہیں ۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ مکہ مسجد میں جاتے ہیں تو شیروانی اُتار لیتے ہیں ۔ پگڑی اُتار کر دستی باندھ لیتے ہیں] ۔

وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ؛ اور کھاؤ اور پیو مگر اِسراف نہ کرو ۔ فضول خرچی مت کرو ۔ بعض لوگ خوب کھاتے ہیں ۔ نماز پڑھتے ہیں تو بار بار ڈکار لیتے جاتے ہیں ۔ اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ بے چین ہو جاتا ہے ۔ اطمینانِ قلب جاتا رہتا ہے ۔ حرام کے کھانے سے دل کا نور باقی نہیں رہتا ۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ ۔ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ؛ مسرفوں اور فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔ ان کو محبت نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- اے بنی آدم ! مسجد میں جاؤ تو اپنے کو آراستہ کرلو اور کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو ۔ یقیناً اللہ مسرفوں کو محبوب نہیں رکھتا ۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ

قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

بعض قبایلِ عرب دن میں برہنہ ہو کر طواف کیا کرتے تھے ۔ مگر عورتیں رات کو برہنہ طواف کرتی تھیں اور مسجد منیٰ میں آ کر گوشت ، گھی اچھی غذائیں ترک کر دیتے ۔ اس کے مقابلے میں فرماتا ہے :

قُلْ ؛ (اے پیغمبر) تم کہہ دو ۔ مَنْ حَرَّمَ ؛ کس نے حرام کر دیا ۔ روکا ، منع کر دیا ۔ زِیْنَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی دی ہوئی زینت اور آرائش کو ۔ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ ؛ جس کو اللہ نے نکالا ، پیدا کیا اپنے بندوں کے لئے ۔ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؛ اور پاک اور اچھے رزق کو ۔ قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ یہ چیزیں اُن لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں ۔ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ دنیوی زندگی میں ۔ خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛ آخرت میں تو انہیں کے لیے خالص ہوں گی ، انہیں سے خاص ہوں گی ۔ کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح ۔ نُفَصِّلُ ؛ ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں ۔ الْاٰیٰتِ ؛ آیتوں کو ۔ احکام کو ۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؛ اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں ، جو جانتے بوجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے نبی کریمؐ!) آپ کہہ دیجئے کس نے حرام کردیا اُس زینت و آرائش کو اور اُس پاک اور ستھرے (کھانے) رزق کو جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا۔ (اے نبی کریمؐ) تم (ان سے یہ بھی) کہہ دو کہ مسلمانوں کے لئے یہ سب دنیوی زندگی میں (قابلِ استعمال) ہیں (اور) روزِ قیامت تو یہ سب چیزیں اُن کے ساتھ خاص ہوں گی (دشمنانِ اسلام کو یا دشمنانِ خدا اور رسول کو ہرگز نہ ملیں گی)۔ ہم اسی طرح اپنے احکام کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں (مگر کن کے لئے؟) علم والوں کے لئے (سمجھ والوں کے لئے)۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

گوشت گھی چھوڑنے، مادرزاد ننگے ہوجانے سے کیا حاصل۔ بری باتیں جو چھوڑنے کے قابل ہیں اُن کو چھوڑنا چاہیئے۔ لہٰذا فرماتا ہے:

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہہ دو۔ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیْ ؛ میرے رَب نے تو صرف حرام کردیا ہے۔ اَلْفَوَاحِشَ ؛ بے حیائی کی باتوں کو۔ بے حیائی کے کام کو۔ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ؛ جو ظاہر ہو ان میں سے اور جو باطن ہو، ظاہری اور باطنی ہرقسم کی برائی سے بچو۔ وَالْاِثْمَ ؛ اور گناہ کو۔ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ اور ظلم و زیادتی کو ناحق ناروا۔ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور حرام کردیا ہے کہ اللہ سے شرک کرو۔ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ ؛ جس پر کچھ نہیں اُتاری۔ نازل نہیں کی تھی۔ سُلْطٰنًا ؛ حجت۔ سند۔ اصل۔ دلیل۔ وَّاَنْ تَقُوْلُوْا ؛ اور یہ کہ کہو۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر۔ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ ایسی باتیں جن کو تم جانتے نہیں۔ جن کا تم کو علم نہیں

ترجمہ :- (اے پیغمبرؐ!) تم کہہ دو۔ میرے رَب نے تو صرف حرام کردیا ہے ظاہر و باطن کی بے حیائی اور گناہ اور ناحق ناروا ظلم و زیادتی (بغاوت) کو، اور یہ کہ اللہ سے شرک کریں جس پر کوئی سند (کوئی اصل۔ کوئی دلیل) نہیں دی گئی اور اس بات کو بھی کہ تم اللہ پر ایسی باتیں لگاؤ جن کو تم نہیں جانتے۔ (یعنی غلط، بے اصل، من گھڑت باتوں کو خدا کی طرف منسوب نہ کرو)۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

دنیا میں ہو تو تم سمجھ رہے ہو کہ تم کو مرنا نہیں ہے۔ دربارِ الٰہی میں جانا نہیں ہے۔ نہیں! وہ فرماتا ہے:-

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؛ اور ہر قوم کے لیے ایک معین مدت ہے، مقررہ وقت ہے۔ فَاِذَا جَآءَ ؛ پھر جب آ جاتا ہے۔ اَجَلُهُمْ ؛ اُن کا وقتِ معین۔ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً ؛ تو ایک ساعت کی بھی تاخیر نہیں کرتے۔ وہ وقت نہیں ٹلتا۔ نہ اُس میں کچھ دیری ہوتی ہے۔ وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ؛ اور نہ تقدیم کرتے ہیں نہ کچھ تقدیم ہی ہو سکتی ہے اور نہ جلدی۔ وقت آ جاتا ہے تو نہ پیچھے ہٹتا ہے نہ آگے بڑھتا ہے۔

ترجمہ:- اور ہر قوم کے لئے ایک معیّن وقت ہوتا ہے۔ جب اُن کا وہ وقت آ جاتا ہے تو ایک ساعت بھی اُس میں نہ تاخیر کر سکتے ہیں نہ تقدیم۔ (نہ وہ وقت کسی طرح پیچھے ہٹتا ہے نہ آگے بڑھتا ہے)۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ؛ اے بنی آدم۔ اے آدم کی اولاد۔ اِمَّا ؛ اگر کبھی۔ يَاْتِيَنَّكُمْ ؛ تمہارے پاس آئیں۔ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ؛ تم ہی میں سے رسول، پیغمبر۔ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اٰيٰتِيْ ؛ میرے احکام اور نشانیاں۔ تو تم اُن کو مانو۔ اُن کی اطاعت و فرماں برداری کرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ فَمَنِ اتَّقٰى ؛ پھر جو تقویٰ اختیار کرے گا۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ تو اُن پر کسی قسم کا خوف نہ آئے گا۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ اُن کو حزن و ملال ہوگا۔ نہ کسی قسم کا رنج پہنچے گا۔

ترجمہ:- اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر آ جائیں جو میری آیتوں کو صاف صاف بیان کرتے ہیں (تو تم اُن کے احکام مانو۔ اُن کی پیروی کرو۔) کیونکہ جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنی اصلاح کر لی تو ان پر نہ کسی قسم کا خوف آئے گا اور نہ رنج و غم ہی پہنچے گا۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی۔ اُن کو جھٹلایا۔ وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ ؛ اور اُن سے تکبّر کیا۔ اس پر عمل کرنے سے خود کو اعلےٰ و افضل سمجھا۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ یہی لوگ دوزخی ہیں۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (اور جھٹلایا) اور اُن پر عمل کرنے سے خود کو بڑا سمجھا

(ہمارے احکام کے سامنے لگے اکڑنے اور تکبر کرنے ۔) یہی لوگ ہیں دوزخی (اور) وہی اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ تو کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنِ افْتَرٰى ؛ اس شخص سے جس نے افتراء کیا ، جھوٹ لگایا ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ كَذِبًا ؛ جھوٹ کو ۔ اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؛ یا جھٹلایا اس کی آیتوں کو ۔ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ ؛ یہی لوگ ہیں جن کو پہنچے گا ۔ پہنچ رہا ہے ۔ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؛ ان کا حصہ کتاب میں سے ۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ ؛ یہاں تک کہ جب اُن کے پاس پہنچ جائیں گے ۔ رُسُلُنَا ؛ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ۔ يَتَوَفَّوْنَهُمْ ؛ ان کی روح قبض کرتے ہوئے ۔ قَالُوْٓا ؛ تو کہیں گے ۔ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ ؛ وہ کہاں ہیں جن کو تم پکارتے تھے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا ؛ وہ کہیں گے ہم کو چھوڑ کر معلوم نہیں کدھر چلے گئے ۔ کہاں راستہ بھول گئے ۔ وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ؛ اور وہ گواہی دیں گے اپنے نفسوں پر ۔ وہ اعتراف کریں گے ۔ وہ اقرار کرلیں گے ۔ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ؛ کہ وہ کافر تھے ۔ منکر تھے ۔ مانتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- پھر (تم ہی بتاؤ) اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کی تکذیب کرے ؟ یہی لوگ ہیں کتاب میں سے جن کو ان کا حصہ مل رہا ہے (اور حسبِ احکامِ الٰہی ان پر احکام جاری کئے جا رہے ہیں) ۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے پہنچیں گے اور وہ ان کی جان نکالیں گے (اور ان کی وفات ہوگی) تو کہیں گے وہ لوگ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے ۔ وہ کہیں گے ہم کو چھوڑ کر معلوم نہیں کہاں گئے اور وہ اپنے نفسوں پر گواہی دیں گے (ان لوگوں کو اعتراف کرنا پڑے گا) کہ وہ کافر تھے (مانتے نہ تھے) ۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِى النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ

قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

قَالَ ادْخُلُوْا ؛ فرمائے گا تم بھی داخل ہو جاؤ ۔ فِیْۤ اُمَمٍ ؛ ان جماعتوں میں ۔ ان لوگوں میں ۔ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں ۔ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ جن و انس سے ۔ فِی النَّارِ ؛ دوزخ میں ۔ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ ؛ جب ایک گروہ داخل ہوگا ۔ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؛ تو اپنی جیسی جماعت پر لعنت کرے گا ۔ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا ؛ یہاں تک کہ جب گر چکیں گے ۔ اس کی اصل تَدَارَكُوْا ہے ۔ پھر اِتْدَارَكُوْا ہوا ۔ پھر اِدَّارَكُوْا ہوا ۔ فِیْهَا ؛ دوزخ میں ۔ جَمِیْعًا ؛ سب ۔ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ ؛ اُن کی دوسری جماعت ، پہلی جماعت کے متعلق کہے گی ۔ یعنی تابعین متبوعین کے متعلق کہیں گے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رَب ۔ هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا ؛ ان لوگوں نے ہم کو گمراہ بنایا تھا ۔ فَاٰتِهِمْ ؛ پھر تو ان کو دے ۔ عَذَابًا ضِعْفًا ؛ دونا عذاب ۔ دو چند سزا ۔ مِنَ النَّارِ ؛ دوزخ کی ۔ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ ؛ اللہ تعالٰے فرمائے گا ۔ اچھا ۔ گمراہ کرنے والوں کو دونا ہی عذاب ہے ۔ یا گمراہ کرنے والوں کو اپنی گمراہی اور دوسروں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے دو گنا عذاب ۔ اور متبعین کو ، گمراہ ہونے والوں کو بھی دونا عذاب ۔ گمراہ ہونے کا اور گمراہی پر قائم رہنے کا اور دوسروں سے عبرت نہ لینے کا ۔ وَلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ؛ مگر تم کو معلوم نہیں ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالٰے) فرمائے گا تم بھی ان اُمتوں میں مل کر دوزخ میں جاؤ جو تم سے پہلے جن و انس میں سے گزر چکے ہیں ۔ جب ایک (گروہ اور) جماعت داخل ہوگی تو دوسرے گروہ اور جماعت پر (جو اس کی جیسی گمراہ تھی) گویا کہ اس کی بہن تھی ، لعنت کرے گی ۔ یہاں تک کہ سب اس میں (جہنم میں) داخل ہو چکیں گے تو دوسری جماعت ، پہلی کے متعلق کہے گی ، اے ہمارے پروردگار ! ان لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ۔ پھر تُو ان کو دوزخ کا دو چند عذاب دے ، فرمائے گا سب کو دو چند عذاب ہی ہے مگر تم کو معلوم نہیں ۔

گمراہ کرنے والوں اور گمراہ ہونے والوں کو دو چند عذاب ہوگا

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع ۴

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ ؛ اور پہلی جماعت دوسری جماعت کو کہے گی ۔ یعنی متبوعین تابعین کو کہیں گے ۔ فَمَا كَانَ لَكُمْ ؛ پس نہ تھا تم کو ۔ عَلَیْنَا ؛ ہم پر ۔ مِنْ فَضْلٍ ؛ کچھ فوقیت ۔ کچھ فضل ۔ خدا نے تم کو بھی عقل دی تھی ۔ ہم کو بھی عقل دی تھی ۔ پھر تم کو ہم پر کیا فضیلت تھی ؟ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ پس اب تم بھی عذاب کا مزا چکھو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ؛

ان اعمالِ بد کی وجہ سے، جن کو تم کماتے تھے، کسب کرتے تھے۔

ترجمہ :- اور اگلے لوگ پچھلے لوگوں کو کہیں گے پھر تم کو ہم پر کیا فضیلت ہے (گمراہی میں ہم تم دونوں برابر ہیں)۔ لہذا تم بھی عذاب کا مزا چکھو اس وجہ سے کہ تم نے بھی (گناہوں کا) کسب کیا ہے (گناہ کئے ہیں)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے تکذیب کی، جھٹلایا۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو۔ ہماری نشانیوں کو۔ ہمارے احکام کو۔ وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا ؛ اور اُن سے تکبّر کیا۔ اُن پر عمل کرنے سے خود کو اعلیٰ سمجھا۔ اُن سے اکڑ بیٹھے۔ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ ؛ اُن لوگوں کے لئے کھولے نہیں جاتے۔ اَبْوَابُ السَّمَآءِ ؛ آسمان کے دروازے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکوں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؛ اور جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ ؛ یہاں تک کہ اونٹ داخل ہوجائے، گھس جائے۔ وَلَجَ ـ يَلِجُ ـ وُلُوْجًا ؛ داخل ہونا۔ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؛ سَمٌّ ؛ ناکہ۔ سوئی میں دھاگہ پرونے کا سوراخ۔ اَلْخِيَاطِ ؛ سوئی۔ یہاں تک کہ سوئی کے ناکے میں اونٹ داخل نہ ہوجائے۔ جس طرح سُوئی کے ناکہ میں اونٹ کا داخل ہونا محال ہے اسی طرح منکرینِ آیات کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ ؛ اور ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ اَلْمُجْرِمِيْنَ ؛ جرم کرنے والوں کو۔ حکم عدولی کرنے والوں کو۔ خلافِ احکام کام کرنے والوں کو۔

ترجمہ :- یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (اُن کو نہ مانا) اور اُن پر عمل کرنے سے خود کو بڑا سمجھا ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے نہ جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ سُوئی کے ناکہ میں اونٹ نہ گھس جائے۔ ہم اسی طرح مجرموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ ؛ اُن کے لئے ہے جہنم کا۔ مِهَادٌ ؛ بچھونا۔ مَهَدَ ـ يَمْهَدُ ـ مَهْدًا ؛ بچھانا۔ مَهْدٌ ؛ جھولا۔ گہوارہ۔ تَمْهِيْد ۔ زمین ہموار کرنا۔ وَمِنْ فَوْقِهِمْ ؛ اور اُن کے اوپر سے ہیں۔ غَوَاشٍ ؛ اوڑھنے کی چیزیں۔ چادر۔ رضائی۔ جمع غَاشِيَةٌ ۔ وَكَذٰلِكَ ؛ اور یوں ہی۔ اور اسی طرح۔ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اُن کا اوڑھنا بچھونا جہنم کا ہوگا ۔ اور ہم ظالموں کو اسی طرح کی سزا دیا کرتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے ۔ اچھے کام کئے ۔ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا ؛ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے ۔ کسی پر بار نہیں ڈالتے ۔ کسی کو احکام نہیں دیتے ۔ اِلَّا وُسْعَهَا ؛ مگر اُس کے حسبِ وسعت ۔ اُس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو ۔ اُس کی گنجائش کے مطابق ۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ وہی لوگ جنتی ہیں ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ وہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو دوام اور خلود نصیب ہوگا ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے (نیک کام کئے) ہم کسی کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ۔ وہ جنتی لوگ ہیں ۔ اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ج

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا قف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ج

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ط وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

الثلثة

وَنَزَعْنَا ؛ اور ہم نے نکال دیا ۔ مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ ؛ جو ان کے سینوں میں تھا ۔ مِنْ غِلٍّ ؛ رنج سے ۔ کینہ کپٹ سے ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ ؛ ان کے نیچے نیچے بہتی ہیں ۔ اَلْاَنْهٰرُ ؛ نہریں ۔ وَقَالُوْا ؛ اور انہوں نے کہا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔ حمد وشکر کے لائق اللہ ہی ہے ۔ اَلَّذِيْ هَدٰىنَا ؛ جس نے ہم کو ہدایت کی ۔ جس نے ہم کو رہنمائی کی ۔ ہم کو راستہ پر لگادیا ۔ لِهٰذَا ؛ اس کے لئے ۔ وَمَا كُنَّا ؛ اور ہم نہ تھے ۔ لِنَهْتَدِيَ ؛ ہم کبھی راستہ پر نہ چلتے ۔ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ؛ اگر خدا راستہ نہ بتاتا تو ہم کس طرح اس راستہ پر چلتے ۔ لَقَدْ جَآءَتْ ؛ بے شک آئے ہیں ۔ رُسُلُ رَبِّنَا ؛ ہمارے رب کے پیغامبر ۔ اُس کے رسول ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق مذہب لے کر ۔ سچے دین کے ساتھ ۔ وَنُوْدُوْا ؛ اور ان کو ندا کی جائے گی ۔ اُنھیں سنایا جائے گا ۔ آواز دی جائے گی ۔ اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ ؛ کہ یہ جنت ۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا ؛ تم اُس کے وارث کردیئے گئے ہو ۔ اب جنت تمہاری ہے ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ اُن نیک اعمال کی وجہ سے جو تم کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُن کے سینوں میں سے کینہ کپٹ (رنج اور ناخوشی) نکال دی ۔ (اب سب بڑے آرام میں ہیں) ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں (باغ ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں) اور وہ سب لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے کہ ہم کو اس کی ہدایت دی (اس کی رہنمائی کی ۔ اس کی توفیق دی) ۔ اگر خدا ہماری ہدایت نہ کرتا تو ہم کیا راستے پر لگتے (کیا اچھے کام کرتے) ۔ بے شک ہمارے رَب کے پیغمبر (ہمارے پاس) سچّا دین لے کر آئے تھے ۔ ان لوگوں کے لئے نِدا کی جائے گی (آواز دے دی جائے گی) کہ اب جنت تمہاری ہے تم اس کے وارث ہو ۔ یہ سب تمہارے نیک اعمال کا بدلہ ہے ۔ (تمہارے اعمالِ صالحہ کی وجہ سے ہے) ۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ اور جنت والوں نے پکارا ۔ نِدا دی ۔ اَصْحٰبَ النَّارِ ؛ اہلِ دوزخ کو ۔ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا ؛ کہ ہم نے پالیا ۔ مَاوَعَدَنَا ؛ اُس چیز کا کہ وعدہ کیا تھا ہم سے ۔ رَبُّنَا ؛ ہمارے رَب نے ۔ حَقًّا ؛ برحق ۔ خدا کا وعدہ تو سچا نکلا ۔ فَهَلْ وَجَدْتُّمْ ؛ تو کیا تم نے بھی پالیا ۔ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ ؛ اُس چیز کو کہ تمہارے رَب نے وعدہ کیا تھا ۔ حَقًّا ؛ حق ۔ قَالُوْا نَعَمْ ؛ اہلِ دوزخ نے کہا یا کہیں گے ۔ ہاں ۔ فَاَذَّنَ ؛ پھر پکار کر کہہ دیا ۔ منادی کردی ۔ اطلاع دے دی ۔ مُؤَذِّنٌ ؛ پکارنے والا ۔ بَيْنَهُمْ ؛ اُن کے درمیان ۔ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ ؛ کہ خدا کی لعنت ہے ۔ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں پر ۔

واضح ہو کہ مستقبل کے واقعہ کو جو نہ ہوا ہے اور نہ ہورہا ہے بلکہ آئندہ ہوگا ، اگر یقین دلانا مقصود ہوتا ہے تو ماضی کی شکل میں بیان کرتے ہیں جیسے نَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۔ اور اگر آنکھوں کے سامنے اُس نقشہ کو کھینچنا چاہتے ہیں تو حال کی صورت میں بیان کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اہلِ جنت نے اہلِ دوزخ کو نِدا دی (پکار کر کہہ دیا) کہ خدا نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اُس کو بالکل حق پایا ۔ اب بتاؤ کیا تم نے بھی اللہ کے وعدے کو حق پایا ۔ اہلِ دوزخ کو کہنا پڑے گا ، ہاں ! پھر اُن میں منادی کرنے والا منادی کردے گا (پکار کر کہہ دے گا) کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے (اُس کی پھٹکار ہے) ۔

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جو ۔ يَصُدُّوْنَ ؛ دوسروں کو روکتے ہیں ۔ بہکاتے ہیں ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؛ اور اُس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ راستی پر برقرار رہنے نہیں دیتے ۔ اس میں تاویلاتِ بے جا کرتے ہیں ۔ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ آخرت سے ۔ كَافِرُوْنَ ؛ منکر ہیں ۔ حق پوشی کرتے ہیں ۔ ہرگز نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- جو دوسروں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں اور (سیدھے راستے پر چلنے نہیں دیتے) اُس میں کجی پیدا کرتے ہیں (اور تاویلاتِ بے جا کرتے ہیں) اور وہ آخرت سے بالکل منکر ہیں ۔ (مرکر اُٹھنے اور جواب دہی کے قائل نہیں) ۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ؛ اور اب دوزخیوں اور جنتیوں کے بیچ میں پردہ پڑ جائے گا کوئی کسی کو نہ دیکھ سکے گا ۔ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ ؛ اور اعراف پر بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے ۔ اَعْرَاف ۔ جمع عُرْف ؛ مُرغ کا تاج ۔ گھوڑے کی ایال ۔ بعض لوگ کہتے ہیں جنت دوزخ کے بیچ میں ایک اوسط درجے کی جگہ ہے ۔ وہاں کے لوگ نہ جنتیوں کی طرح عزت میں ہیں نہ دوزخیوں کی طرح ذِلّت میں ۔ ایک اُونچا ٹیلہ ہوگا ۔ جہاں سے وہ جنتیوں ، دوزخیوں دونوں کو دیکھ سکیں گے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اعراف سے مراد واقف کار لوگ ہیں جو اِن کو اُن کو دونوں کو جانتے ہیں ۔ یہ لوگ بڑے بلند مرتبہ ہوں گے ۔ دونوں کو دیکھیں گے اور ان سے گفتگو کریں گے ۔

يَعْرِفُوْنَ كُلًّا ؛ ہر فریق کو پہچانتے ہوں گے ، اُن کی معرفت رکھیں گے ۔ بِسِيْمٰهُمْ ؛ اُن کے آثار سے ، اُن کی پیشانیوں سے ۔ ان کی روشن پیشانیاں دیکھ کر کہہ اُٹھیں گے ، سمجھ جائیں گے ۔ وَنَادَوْا ؛ اور پکار کر کہیں گے ۔ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ؛ جنتیوں کو ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر خدا کی بڑی سلامتی ہے ۔ بڑا فضل و کرم ہے ۔ وہ جنتیوں کو دیکھ کر سلام علیک کریں گے ۔ لَمْ يَدْخُلُوْهَا ؛ وہ ہنوز جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے ۔ وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ؛ اور اُن کی جنت میں داخل ہونے کی اُمید ہوگی ۔ یعنی اعراف والوں کو جنتیوں کی صورت دیکھ کر اُمید پیدا ہوجائے گی کہ یہ ضرور جنت میں جائیں گے ۔ لہٰذا اعراف والوں نے جنت والوں کو مبارک باد دی ۔

ترجمہ :- اور اب دونوں کے (جنتیوں دوزخیوں کے) درمیان پردہ پڑ جائے گا (کوئی کسی کو نہ دیکھ سکے گا)۔ مگر اعراف پر چند لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اُن کے علامات و آثار سے اُن کو پہچانتے ہوں گے۔ اور وہ جنتیوں کو پکار کر کہیں گے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ ۔ ان (جنتیوں) کو ہنوز اُمید ہی ہوگی اور جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے (مگر اہلِ اعراف ان کو مبارک باد دیں گے خوش خبریاں سنائیں گے)۔

٥ ع ٨ ١٢ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾

وَاِذَاصُرِفَتْ ؛ اور جب پھیر دی جائیں گی ۔ اَبْصَارُهُمْ ؛ اہلِ اعراف کی نظریں ۔ اور جب اہلِ اعراف دیکھیں گے ۔ تِلْقَآءَ ؛ طرف ۔ اَصْحٰبِ النَّارِ ؛ جب اہلِ دوزخ کی طرف دیکھیں گے ۔ اُن پر نظر پڑ جائے گی ۔ قَالُوْا ؛ کہیں گے ۔ دُعا کریں گے ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا ؛ اے ہمارے رَب ! تو ہم کو نہ کردے ۔ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم لوگوں کے ساتھ ۔ یعنی ہم پر اُن کی طرح عذاب نہ کر ۔ ہم کو اُن کا ساتھی نہ بنا ۔ وہ جس حال میں مبتلا ہیں ہم کو مبتلا نہ کر ۔

ترجمہ :- اور جب اُن کی نظریں اہلِ دوزخ کی طرف پڑیں گی تو دُعا کریں گے (اور کہیں گے یا رَبَّنَا) اے ہمارے رَب ہم کو ظالموں کا ساتھی نہ بنا (ہم کو ان سے الگ ہی رکھ)۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

وَنَادٰى ؛ اور پکار کر کہیں گے ۔ ندا دیں گے ۔ اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ ؛ اعراف والے ۔ رِجَالًا ؛ ان لوگوں کو (دوزخ والوں کو) ۔ يَعْرِفُوْنَهُمْ ؛ جن کو وہ پہچانتے تھے ۔ بِسِيْمٰهُمْ ؛ اُن کے آثار و علامات سے ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ کہیں گے ۔ مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ ؛ تمہارے کام نہیں آیا ۔ تم کو نفع نہیں دیا ۔ تم کو غنی نہیں کردیا ۔ مستغنی نہیں کردیا ۔ جَمْعُكُمْ ؛ تمہاری جماعت ۔ تمہارا جتھا ۔ تمہاری قوم ۔ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور تمہارا تکبّر کرنا ۔ تمہارا خود کو بڑا سمجھنا ۔

ترجمہ :- اور اعراف والے ان لوگوں کو (دوزخ والوں کو) پکاریں گے جن کو وہ اُن کے آثار اور علامتوں سے پہچانتے تھے اور کہیں گے کیا تم کو تمہاری قوم کام نہیں آئی اور کیا تم کو تمہارا تکبّر کرنا نفع نہیں دیا ۔

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿۴۹﴾

اَهٰـؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ ؛ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسم کھایا کرتے تھے ۔ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ ؛ نہیں پہنچے گا ان کے پاس اللہ ۔ بِرَحْمَةٍ ؛ رحمت کے ساتھ ۔ یعنی اللہ اُن پر کچھ رحمت نہ کرے گا ۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ؛ اچھا، اے فقرائے اسلام تم جنت میں داخل ہو ۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر کوئی خوف نہیں ہے ۔ تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا ۔ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ تم کو حزن و ملال ہوگا اور نہ تم کو کوئی رنج و غم ہوگا ۔

ترجمہ :- کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسم کھا کھا کر کہتے تھے کہ اُن پر اللہ کچھ رحمت نہ کرے گا ۔ (غریب مسلمانوں کو فرمائے گا ، اچھا) اب تم جنت میں جاؤ ، تم کو کوئی ڈر نہیں (کوئی خوف نہیں) اور نہ تم کو حزن و ملال ہوگا ۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

وَنَادٰى اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ اور ندا کیا ، پکارا ، دوزخ والوں نے ۔ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ؛ جنت والوں کو ۔ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا ؛ کہ ہم پر ڈال دو ۔ کہ ہم پر بھی تمہارا کچھ فیض ہوجائے ۔ کچھ ہم کو بھی دے دو ۔ مِنَ الْمَآءِ ؛ پانی سے ۔ اَوْمِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؛ یا جو کچھ تم کو اللہ نے دیا ہے اُس میں سے کچھ ۔ قَالُوْا ؛ اہلِ جنت کہیں گے جواب دیں گے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ نے ۔ حَرَّمَهُمَا ؛ ان کو حرام کردیا ہے ۔ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر ۔

ترجمہ :- اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے ہم کو کچھ تھوڑا سا پانی دے دو یا تم کو اللہ نے جو کچھ دیا ہے اُس میں سے کچھ ہم کو بھی دے دو ۔ (جنتی جواب میں) کہیں گے اللہ نے ان کو کافروں پر حرام کردیا ہے ۔ (لہذا ہم کچھ بھی نہیں دے سکتے) ۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ؛ وہ کافر جنھوں نے بنا لیا تھا ۔ دِيْنَهُمْ ؛ اپنے دین کو ۔ لَهْوًا وَّ لَعِبًا ؛ کھیل و تماشا ۔ وَغَرَّتْهُمْ ؛ اور اُن کو دھوکا دے دیا تھا ۔ فریب میں ڈال رکھا تھا ۔ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی نے ۔ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ ؛ تو آج ہم بھی اُن کو بھول جائیں گے ۔ كَمَا نَسُوْا ؛ جس طرح انھوں نے بھلا دیا تھا ۔ لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ؛ اُن کے اس دن کے آنے کو ۔ وَمَا كَانُوْا ؛ اور جیسا کہ وہ تھے ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو، نشانیوں کو ۔ يَجْحَدُوْنَ ؛ انکار کرتے ، نہ مانتے ۔

ترجمہ :- (وہ کافر) جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا تھا اور دنیا کی زندگی نے اُن کو غرور اور دھوکہ میں ڈال دیا تھا ۔ پس آج ہم اُن کو اسی طرح بھول جائیں گے (اُن پر توجہ نہ کریں گے) جس طرح کہ انھوں نے آج کے روزِ (بد) کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور جس طرح ہماری آیتوں سے وہ انکار کرتے تھے ۔

واضح ہو کہ اللہ تعالےٰ کے لئے نسیان کا لفظ مشاکلہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے ۔ کل تم ہم کو بھول گئے تھے ، قیامت کے آنے کو بھول گئے تھے ، آج ہم تم کو بھول جائیں گے ۔ یعنی تم پر توجہ نہ کریں گے ۔ رحمت نہ کریں گے ، عنایت نہ کریں گے ۔ کیونکہ خدائے تعالےٰ نسیان اور بھولنے سے پاک ہے ۔ وہ سب سے باخبر ہے ۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ ؛ اور بے شک ہم اُن کے پاس ایک کتاب لائے ہیں ۔ اُن کو ایک کتاب دی ہے ۔ فَصَّلْنٰهُ ؛ ہم نے اُس کی تفصیل کی ہے ، واضح طور سے بیان کر دیا ۔ عَلٰى عِلْمٍ ؛ بڑی ہی خبرداری کے ساتھ ۔ هُدًى وَّرَحْمَةً ؛ ہدایت اور رحمت بنا کر ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان دار لوگوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے اُن کو ایک ایسی کتاب دی ہے ، نہایت باخبری کے ساتھ ہدایت اور رحمت بنا کر اُس کی تفصیل (اور توضیح) کی ہے (مگر) ایمان داروں کے لئے ۔ (جس کے دل میں ایمان ہی نہیں ، اُس کو کوئی چیز فائدہ نہیں دے سکتی) ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ
مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۶

ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ ؛ وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں مگر اُس کے مقصد کے ظاہر ہونے کا۔ آخر یہ لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں۔ کیا اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اُس کے فرمودہ کا انجام ظاہر ہوجائے، اُس کا مقصد کھل جائے، اُس کے وعدے عملی صورت لے لیں۔ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ ؛ جب وہ دن آجائے گا کہ اُس کا مقصد ظاہر ہوجائے، انجام معلوم ہوجائے۔ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ ؛ تو وہ لوگ کہیں گے جو۔ نَسُوْهُ ؛ اس کو بھول گئے تھے۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ قَدْجَآءَتْ ؛ بے شک آئے تھے۔ رُسُلُ رَبِّنَا ؛ ہمارے رَب کے رسول۔ بِالْحَقِّ ؛ سچی بات لے کر۔ اُنھوں نے جو کچھ کہا تھا بالکل حق تھا۔ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ ؛ اب ہمارا کوئی سفارشی ہے؟ ہمارے دیوتا، ہمارے پیشوا کوئی ہے؟۔ فَیَشْفَعُوْا لَنَآ ؛ کہ ہماری سفارش کریں۔ دربارِ الٰہی میں ہماری طرف سے کوئی معروضہ کرے کہ ہم پر کچھ فضل و کرم ہوجائے۔ اَوْنُرَدُّ ؛ یا ہم دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں، واپس کئے جائیں۔ فَنَعْمَلَ ؛ کہ ہم عمل کریں۔ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؛ بخلاف اُن کاموں کے کہ ہم اوّل کیا کرتے تھے۔ اب تک ہم نے جو کِیا، کِیا۔ اگر دنیا میں واپس کئے جائیں گے تو آیندہ ہرگز ایسا نہ کریں گے۔ قَدْخَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ ؛ ان لوگوں نے اپنے کو بڑے خسارے میں ڈالا، خود کو ستیاناس کردیا، تباہ و برباد کردیا۔ کیونکہ وقت پر کام نہ کیا۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ ؛ اور بے راہ ثابت ہوا اُن سے۔ بے کار ہوگیا۔ بے وقت ہوگیا۔ مَاكَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ؛ جو مَن گھڑت باتیں کیا کرتے تھے۔ اُن کے سارے منصوبے اکارت گئے۔

ترجمہ :- وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں مگر اس بات کا کہ (اُس کا انجام دیکھ لیں) اُس کا مقصد پورا ہوتا دیکھ لیں۔ جب اُس کے انجام کا وقت آجائے گا تو وہ لوگ جو اُس سے پہلے اس کو (خدا کے فرمانے کو) بھول بیٹھے تھے کہیں گے، ہمارے رَب کے پیغمبر جو دین اور احکام لائے تھے سب حق تھا (سچ تھا) اب ہمارا کوئی سفارشی ہے؟ جو ہماری سفارش کرے اور (دربارِ خداوندی میں ہماری طرف سے کچھ عرض معروض کرے؟) یا ہم دنیا میں دوبارہ بھیجے جائیں کہ اب تک جو کچھ کِیا اس کا خلاف کریں۔ یہ لوگ بڑے خسارے اور نقصان میں پڑگئے ہیں اور ان کے (سارے منصوبے اور) افترا پردازیاں اکارت گئیں (بے راہ اور بے محل ہوگئیں)۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ
یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۞۵۴

آسمانوں اور زمین کی تخلیق

اِنَّ رَبَّكُمْ ؛ صاحبو! تمہارا رب تو وہی ہے۔کون؟ اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ؛ چھ دن میں، ایک ہفتہ سے کم میں۔ چھ قسم کے تغیرات کے بعد مثلاً اعیان ثابتہ یا معلوماتِ الٰہیہ یا حقایق اشیاء۔ ان پر حسب استعداد اسمائے الٰہی کی تجلی کُنْ فَيَكُوْنُ کے بعد عالمِ ارواح پھر عالم مثال کا پیدا ہونا۔ پھر عالم شہادت یا دنیا کا پیدا ہونا۔ دنیا میں پہلے گیس اور بخار کی حالت پھر مائع اور سیال کی حالت۔ پھر جمادات کی حالت۔ پھر نباتات۔ حیوان پھر انسان۔ یہ سب کچھ پیدا ہوجاتا ہے۔ ربّ العالمین کی حکومت تختِ سلطنت پر قائم ہوجاتی ہے۔ اور پورا انتظامِ عالم مرتب ہوجاتا ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؛ پھر تختِ سلطنت پر قائم ہوگیا۔ یعنی اُس کی سلطنت اور حکومت اور نظامِ دنیا قیام پذیر ہوا۔

یاد رکھو! عرشِ اعظم پر، عالمِ مثال میں تجلیِ اعظم کے ہونے سے انکار نامناسب ہے۔ مگر اللہ جل جلالہ عرش میں محدود نہیں۔ عرش اُس کے دستِ قدرت میں ہے۔ جدھر رُخ کرو اُسی طرف وجہ اللہ کی تجلی ہے۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ ہم میں ہے۔ ہمارے دلوں میں ہے۔ وہ جیسے انفس میں ہے آفاق میں بھی ہے۔ جگہ اس کو گھیر نہیں سکتی۔ مکان اس کو احاطہ نہیں کرسکتا۔ بہرحال وہ محیط ہے۔ محاط نہیں۔

يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؛ رات پر دن کی نورانی چادر اُڑھاتا ہے۔ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ؛ دن کے پیچھے رات بھی دوڑی چلی آتی ہے۔ حَثِيْث۔ سریع۔ دوڑتی۔ جلدی کرتی یعنی اگر رات پر دن کا نور چھا جاتا ہے تو رات دن کو کب چھوڑتی ہے۔ پیچھے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے۔ غرض کہ کبھی دن رہتا ہے تو کبھی رات رہتی ہے۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؛ خدانے آفتاب کو اور چاند کو پیدا کیا ہے جو مسخر ہیں تابع ہیں، اُس کے حکم کے پابند ہیں۔ مقدور نہیں کہ شمس وقمر اپنے معینہ وقت پر طلوع کرنے سے تاخیر کریں۔ یا غروب کرنے سے تقدیم کریں۔ زمینی چیزوں کا پوجنا تو سراسر نادانی ہے۔ آسمانی چیزوں کو اپنا معبود سمجھنا کب حماقت نہیں ہے۔ سب خدا کے تحتِ امر ہیں۔ پابندِ حکم ہیں اس کے حکم سے کوئی سرتابی نہیں کرسکتا۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؛ ہاں پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور پیدا ہونے کا حکم دینا بھی اُسی کا کام ہے۔ عام طور سے عالمِ امر، عالمِ ارواح و مثال کو کہتے ہیں۔ اور عالمِ خلق دنیا کو جس میں تمام چیزیں رفتہ رفتہ تدریجی طور سے پیدا ہوتی ہیں۔ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ جب تمام چیزیں اُس کے اِرادے پر چلتی ہیں، اس کی قدرت کے سارے کرشمے ہیں تو بے شک اللہ برکت والا ہے جو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے۔ تبارک اللہ۔ ہم کو اللہ مبارک۔ تم کو ماسوا اللہ مبارک۔

منظور منظور اے اہلِ دنیا ÷ اللہ میرا باقی تمہارا (حسرت صدیقی)

ترجمہ:- (لوگو! اے خدا کے بندو!) تمہارا رب تو وہی ہے جس نے چھ دن (یعنی ایک ہفتہ سے کم) میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کردیا پھر عرش (حکومت پر، تختِ سلطنت) پر جلوہ گر ہوا۔ رات پر دن کا نور چھا جاتا ہے تو وہ بھی (رات بھی دن کو کب چھوڑتی ہے) پیچھے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے (رات دن کے اصل سبب)

سورج ، چاند اور ستاروں کو اپنے تحتِ حکم (اور پابندِ فرمان) اور مسخر بنا رکھا ہے ۔ ہاں ! پیدا کرنا بھی اُسی کا کام ہے اور حکم دینا بھی اُسی کا کام ہے ۔ مبارک ہے اللہ رَب العالمین ، (برکت والا ہے ، سب کا پرورش کرنے والا) ۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ ؛ لوگو تم اپنے رَب کو پکارو ۔ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؛ تضرع وزاری سے نہایت عاجزی سے ، اور خفیہ و آہستگی سے ۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ ۔ لَا يُحِبُّ ؛ محبوب نہیں رکھتا ۔ پسند نہیں کرتا ۔ اَلْمُعْتَدِيْنَ ؛ تعدی کرنے والوں کو ، حد سے تجاوز کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- خدا کو عاجزی سے پوشیدہ طور پر پکارو (گڑ گڑا کر دُعا کرو) ۔ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

وَلَا تُفْسِدُوْا ؛ اور شر و فساد مت مچاؤ ۔ خرابی نہ پیدا کرو ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ روئے زمین پر ۔ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؛ اُس کی اصلاح کے بعد ۔ اُس کی درستی کے بعد ۔ وَادْعُوْهُ ؛ اور اس سے دُعا کرو ۔ اُس کو پکارو ۔ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؛ خدا سے کچھ ڈرو کچھ اُمید رکھو ۔ اپنی غلطیوں اور کمزوریوں سے ڈرو اور خوف کرتے رہو ۔ اور اُس کے فضل و کرم سے اُمید کرو ۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؛ بے شک اللہ کی رحمت ۔ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے ۔

ترجمہ :- اور زمین میں شر و فساد نہ پھیلاؤ اس کی اصلاح کے بعد اور کچھ خوف سے کچھ اُمید سے (خدا سے دُعا کرو) اس کو پکارو ۔ بے شک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے ۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی تو ہے جو ۔ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ ؛مون سون کو، موسمی ہواؤں کو بھیجتا ہے ۔ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ؛ اپنی رحمت سے خوش کرنے کے لئے ۔ بارش سے دنیا جہاں کو سرسبز کرنے کے لئے ۔ حَتّٰٓی اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا ؛ یہاں تک کہ جب مون سون اُٹھا لاتی ہے بھاری ابروں کو ۔ سحاب اسمِ جنس ہے ۔ سَحَابَۃٌ واحد ہے ۔ ثِقَالًا ؛ ثقیل کی جمع ہے۔ بھاری ۔ سُقْنٰہُ ؛ ہم ان کو ہانکتے ہیں ۔ روانہ کرتے ہیں ۔ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ ؛ مُردہ زمین کے لئے ۔ اُس زمین کے لئے جس میں نہ گھاس ہے نہ پتی ۔ فَاَنْزَلْنَا بِہِ الْمَآءَ ؛ تو ہم اُس ابر سے پانی اُتارتے ہیں ، برساتے ہیں ۔ سَحَابٌ جنس ہونے کی وجہ سے واحد بھی مستعمل ہوسکتا ہے ۔ فَاَخْرَجْنَا بِہٖ ؛ پھر ہم اُس پانی سے نکالتے ہیں ۔ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ ہرقسم کے پھل ، میوے ۔ لوگو غور کرو ! کَذٰلِکَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی ؛ اسی طرح ہم مُردوں کو بھی نکالیں گے ۔ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ؛ تاکہ تم نصیحت پکڑو ۔ تمہاری یاد دہانی ہوجائے ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے (اللہ تو وہ ہے) جو مون سون ہواؤں کو بھیجتا ہے اپنی رحمت سے تاکہ اس سے تم کو خوش و خرم کردے ۔ یہاں تک کہ جب ہوائیں بھاری اَبروں کو اُٹھا لاتی ہیں تو ہم اس کو مُردہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس میں سے پانی برسا دیتے ہیں اور اُس سے ہرقسم کے میوے پیدا کرتے ہیں ۔ (لوگو !) ہم اسی طرح مُردوں کو بھی نکالیں گے ۔ (دوبارہ پیدا کردیں گے) تاکہ تمہاری یاد دہانی ہوجائے ۔

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُہٗ بِاِذْنِ رَبِّہٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا ۭ
کَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْکُرُوْنَ ﴿۵۸﴾

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ ؛ اور اچھی زمین ۔ یَخْرُجُ نَبَاتُہٗ ؛اُس سے نباتات اُگتے ، درخت پیدا ہوتے ہیں ، سبزہ اُگتا ہے ۔ بِاِذْنِ رَبِّہٖ ؛ اُس کے رَب کے حکم سے ۔ بحکمِ خدا ۔ وَالَّذِیْ خَبُثَ ؛ اور جو زمین اچھی نہیں ہوتی ، گندہ ہوتی ہے ۔ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا ؛ اُس سے نہیں نکلتا مگر حقیر ہی ، کمتر ہی ۔ کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح ۔ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ؛ ہم آیتوں کو پلٹا پلٹا کر بیان کرتے ہیں ، مختلف طور سے سمجھاتے ہیں ۔ مگر کن کو ؟ لِقَوْمٍ یَّشْکُرُوْنَ ؛ اس قوم کے لئے جو شکر ادا کرتی ہے ۔

ترجمہ :- اور اچھی زمین سے بہ حکمِ خدا نباتات اُگتے ہیں اور جو زمین اچھی نہیں ہوتی اس سے سوائے حقیر (و ذلیل) چیز کے کچھ نہیں نکلتا ۔ اسی طرح ہم آیتوں (اور نشانیوں) کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ۔ (کن کے لئے ؟) شکر گزار بندوں کے لئے ۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا ؛ تحقیق کہ ہم نے بھیجا نوح کو ۔ اِلٰی قَوْمِهٖ ؛ اُن کی قوم کی طرف ۔ فَقَالَ ؛ پھر نوح نے کہا ۔ یَاقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ تم اللہ کی بندگی کرو ۔ مَالَکُمْ ؛ نہیں ہے تمہارے لئے ۔ مِنْ اِلٰهٍ ؛ کوئی معبود ۔ غَیْرُهٗ ؛ اُس کے سوا ۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ ؛ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے ۔ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ؛ عظیم الشان دن کے عذاب سے ۔ یَوْمٌ عَظِیْمٌ ؛ بڑا دن ، یومِ قیامت ۔

ترجمہ :- تحقیق کہ ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ۔ پھر (نوح نے) کہا اے میری قوم ! تم اللہ کی بندگی کرو ، اُس کے سوا تمہارا دوسرا کوئی معبود نہیں ۔ (اگر تم نہ مانو گے تو) مجھے تمہارے متعلق قیامت کے دن کا خوف لگا ہوا ہے ۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾

قَالَ الْمَلَاُ ؛ سرداروں نے کہا ۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم میں کے ۔ اِنَّا لَنَرٰکَ ؛ بے شک ہم تم کو دیکھتے ہیں ۔ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؛ واضح اور صریح گمراہی میں ۔ کیا وہمی اور بے سروپا باتیں کہہ رہے ہو ۔

ترجمہ :- ان کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تم کو دیکھ رہے ہیں کہ بالکل بے راہی میں پڑے ہوئے ہو ۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾

قَالَ یٰقَوْمِ ؛ نوح نے کہا اے میری قوم ۔ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ ؛ نہیں ہے مجھ میں گمراہی ۔ میں بہک رہا نہیں ہوں ۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں حق ہے ۔ وَلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ ؛ مگر میں تو رسول ہوں ۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ رب العالمین کی طرف سے

ترجمہ :- (نوح نے) کہا : لوگو ! میں بے راہ نہیں ہوں (بہکا ہوا نہیں ہوں) مگر میں تو رَبُّ العالمین کا رسول ہوں ۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

اُبَلِّغُكُمْ ؛ میں تم کو پہنچاتا ہوں ۔تبلیغ کرتا ہوں ۔ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ ؛ میرے خدا کے پیغام ۔ میں خدا کی رسالت کی تبلیغ کرتا ہوں ۔ وَاَنْصَحُ لَكُمْ ؛ اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں ۔تمہارا بھلا چاہتا ہوں ۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں ۔ وَاَعْلَمُ ؛اور میں علم رکھتا ہوں ۔ جانتا ہوں ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف سے ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛جس کو تم نہیں جانتے ۔جس کا تم کو علم نہیں ۔

ترجمہ :- میں خدا کی رسالت کی تبلیغ کرتا ہوں (اُس کے پیغام پہنچا تا ہوں) اور (میں تمہارا خیر خواہ ہوں) میں تم کو نصیحت کرتا ہوں اور خدا کے پاس کی ایسی باتیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے ۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

اَوَعَجِبْتُمْ ؛ کیا تم کو تعجب ہورہا ہے ۔کیا تم کو اچنبھا معلوم ہورہا ہے ۔ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ ؛ کہ تمہارے پاس یاد دہانی آ گئی ۔نصیحت پہنچ گئی ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ،اُس کی طرف سے ۔ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ ؛تمہیں میں کے ایک آدمی پر ۔ پیغامبر کوئی فرشتہ نہیں ہوا ۔ ہوا تو تم ہی میں کا ایک آدمی ۔ لِيُنْذِرَكُمْ ؛ تا کہ تم کو متنبہ کردے ۔خبردار کردے ۔ خوفناک باتوں کی اطلاع دے دے ۔ وَلِتَتَّقُوْا ؛ اور تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو ،متقی پرہیزگار بن جاوٴ ۔ وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ اور تا کہ تم پر رحم ہوسکے ۔

ترجمہ :- (لوگو!) کیا تم کو اس بات سے تعجب ہورہا ہے کہ خدا کے پاس سے تمہارے لئے یاد دہانی (اور نصیحت) پہنچی تو تمہارے ہی (جیسے) ایک آدمی پر ، تا کہ وہ تم کو متنبہ کردے کہ (تم کو خوابِ غفلت سے جگادے ۔ اور تم اُس کے احکام پر عمل کرکے) متقی و پرہیزگار بنو اور تا کہ تم پر رحم ہوسکے ۔ (اللہ کے رحم کے لائق بنو) ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ۸ ع ۱۵

فَكَذَّبُوْهُ ؛ پھر لوگوں نے اُن کی تکذیب کی ۔ اُن کو جھٹلایا ۔ اُن کو نہ مانا ۔ فَاَنْجَيْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اُن کو نجات دی ۔ اُن کو بچالیا ۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ ؛ اور ہم نے اُن کو بھی بچالیا جو اُن کے ساتھ کشتیِ نوح میں تھے ۔ وَاَغْرَقْنَا ؛ اور ہم نے ڈبو دیا ،غرق کردیا ۔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ انھیں جن لوگوں نے تکذیب کی تھی ، نہ مانا تھا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ۔ ہمارے احکام کو ۔ ہماری نشانیوں کو ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا ؛ کیونکہ وہ تھے ۔ قَوْمًا عَمِيْنَ ؛ دل کے اندھے ۔ نادان ۔ گمراہ لوگ ۔

ترجمہ :- پھر لوگوں نے اُن کی تکذیب کی ۔ اور ہم نے اُن کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ کشتیِ (نوح) میں بیٹھے تھے ، بچالیا ۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے غرق کردیا ، کیونکہ وہ اندھی (نادان) قوم تھی ۔

تاریخی حالات سے واقف ہونے سے انسان عبرت لیتا ہے ۔ انسان اپنے آپ کا گذشتہ اقوام سے مقابلہ کرتا ہے تاکہ گذشتہ لوگوں کی تباہی کے جو اسباب ہوئے ہیں اُن سے خود کو بچائے ۔ اس سے پہلے نوح علیہ السلام کا قصہ آیا تھا اور اُن کی قوم نے اُن کو نہ مانا ، اس کا انجام کیا ہوا ۔ اسی سلسلہ میں ھود علیہ السلام کا قصہ بیان فرماتا ہے ۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

وَاِلٰى عَادٍ ؛ اللہ تعالیٰ نے عاد کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؛ اُن ہی کے بھائی ہود کو یعنی ان ہی کے خاندان سے ہود علیہ السلام کو ۔ اُن کی تعلیم کیا تھی ؟ قَالَ ؛ ہود نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کی بندگی کرو ۔ اس کی عبادت کرو ۔ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؛ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں ۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ پھر کیوں نہیں تم تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتے ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے قوم) عاد کی طرف اُن ہی کے خاندان میں کے ، ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا ۔ اُنھوں نے کہا اے میری قوم ! اللہ کی (بندگی اور) عبادت کرو ۔ تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ کیا تم تقویٰ اختیار نہ کرو گے ؟ (اور اسی طرح شرک و کفر اور نافرمانی میں مبتلا رہو گے ؟) ۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

قَالَ الْمَلَاُ ؛ ہودؑ کی قوم کے سرداروں نے کہا ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جو کفر کیا کرتے تھے ۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ ہود کی قوم میں سے ۔ اِنَّا لَنَرٰىكَ ؛ بے شک ہم تم کو دیکھتے ہیں ، سمجھتے ہیں ۔ فِيْ سَفَاهَةٍ ؛ سبک سری اور احمقی میں ۔ وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ ؛ اور ہم تم کو سمجھتے ہیں ۔ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ؛ جھوٹوں میں سے ۔

ترجمہ :- ان کی (ہودؑ کی) قوم میں کے کافر سرداروں نے کہا : بے شک ہم تم کو سُبک سری میں دیکھتے ہیں (تم جتنی باتیں کرتے ہو ، سب حماقت پر مبنی ہیں) اور ہم تم کو بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں ۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾

قَالَ ؛ ہود نے کہا۔ یٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم۔ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ ؛ میں احمق نہیں ہوں۔ نادان نہیں ہوں۔ مجھ میں کون سی بات بے وقوفی کی ہے۔ مجھ میں کسی قسم کی سُبک سری نہیں ہے۔ وَلٰكِنِّیْ ؛ اور لیکن میں۔ مگر میں۔ رَسُوْلٌ ؛ پیغمبر ہوں۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ رب العالمین کی طرف سے۔ پروردگارِ عالم کی جانب سے۔

ترجمہ:- (ہودؑ نے) کہا اے میری قوم! (مجھ میں بے وقوفی کی کون سی بات ہے) میں ہرگز احمق نہیں ہوں، مگر میں تو ربّ العالمین کی طرف سے پیغمبر (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ ؛ میں تم کو میرے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔ وَاَنَا لَكُمْ ؛ اور میں تمہارے لئے۔ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ؛ خیر خواہ ہوں، امانت دار ہوں۔ میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں۔

ترجمہ:- میں تم کو میرے رب کے پیغام پہنچا رہا ہوں۔ اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

اَوَعَجِبْتُمْ ؛ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو۔ کیا تم کو یہ بات عجیب وغریب معلوم ہوتی ہے۔ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ ؛ کہ تمہارے پاس یاد دہانی آ گئی ہے، نصیحت آ گئی ہے۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ ؛ تمہیں میں کے ایک آدمی کے پاس۔ لِیُنْذِرَكُمْ ؛ کہ تم کو متنبہ کرے۔ ڈر کی بات بتا دے۔ اس بات کی خبر کر دے جس سے تم کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ وَاذْكُرُوْا ؛ اور ذرا یاد کرو۔ اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ ؛ جب کہ تم کو جانشین، قائم مقام اور خلیفے بنا دیا۔ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ ؛ نوح کی قوم کے بعد۔ وَزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ؛ اور تم کو پیدائش کے لحاظ سے کشادگی عطا کی۔ یعنی تم اُونچے پورے ہو۔ تمہارا تن وتوش اچھا ہے۔ دوسروں سے توانا ہو۔ بَصْطَةً کے املا میں صاد ہے مگر اس پر ایک چھوٹا سا سین لکھا ہوا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حفص کی روایت میں س ہے۔ ابوبکر شعبہ کے پاس ص ہے۔ یہ دونوں صاحب عاصمؒ کوفی کے شاگرد ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ بھی عاصمؒ کے شاگرد ہیں۔ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ ؛ اٰلَآءَ کے دو معنی ہیں، ایک احسان اور دوسرا قدرت۔ لہذا تم اللہ کے احسانات کو یاد کرو، اُن کا خیال کرو، اُن کو اپنے دھیان میں رکھو۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح پاؤ اور تمہاری زندگی کامیابی سے گزرے۔

ترجمہ :- (ہود علیہ السلام نے) کہا کیا تم کو اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ (پیغمبری اور) یاد دہانی تمہارے رَبّ کے پاس سے تمہیں میں کے ایک آدمی پر اُتری کہ تمہیں متنبہ کرے ۔ لہٰذا تم اس (احسان) کا خیال کرو کہ تم کو قومِ نوح کے بعد جانشین کیا ۔ اور پیدائش میں بھی (اور تن و توش میں بھی) تم کو قوی تر بنایا ہے ۔ لہٰذا لوگو! اللہ کے احسانات کو یاد کرو ۔ (اس کی طرف توجہ کرو) تاکہ تم فلاح پاؤ (تم کو کامیابی نصیب ہو) ۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷۰

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا ؛ قومِ ہود نے کہا کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو ۔ لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ ؛ کہ ہم صرف ایک خدا کی بندگی کریں ، اس کی عبادت کریں ۔ وَنَذَرَ ؛ اور چھوڑ دیں ۔ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ؛ اُن بتوں کو جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے ۔ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ ؛ تو اب ہمارے پاس وہ عذاب لاؤ جس کا وعدہ کیا کرتے ہو ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- (ہود کی قوم نے کہا) کیا تم ہمارے پاس صرف اس لئے آئے ہو کہ ہم صرف ایک خدا کی پوجا کریں اور اُن (سارے بتوں) کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ۔ تم ہمیشہ عذاب کا وعدہ کیا کرتے ہو تو اب وہ عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۷۱

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ ؛ ہود نے کہا اب تم پر آ گیا ہے ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رَب کی طرف سے ۔ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؛ عذاب اور غضبِ خدا ۔ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ ؛ کیا تم مجھ سے جنگ و جدل کرتے ہو ، لڑتے جھگڑتے ہو ۔ فِيْٓ اَسْمَآءٍ ؛ ایسے ناموں میں ۔ سَمَّيْتُمُوْهَآ ؛ جس کو تم نے موسوم کیا ہے ، نام رکھ لئے ۔ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ ؛ تم اور تمہارے باپ دادا نے ۔ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا ؛ نہیں نازل کی اللہ نے ان کے متعلق ۔ مِنْ سُلْطٰنٍ ؛ کوئی سند ، کوئی غلبہ ۔ تم بے معنیٰ مہمل ناموں کے متعلق جن کا نہ ٹھاؤ ہے نہ ٹھکانہ ، جن کا اسم بلا مسمّٰی ہے ، اُن کے متعلق مجھ سے لڑتے ہو ۔ فَانْتَظِرُوْٓا ؛ اب تم انتظار کرو ۔ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؛ میں بھی تمہارے ساتھ ۔ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ؛ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- (ہودؑ نے) کہا ، اب تم پر تمہارے رَب کے پاس سے عذاب اور غضب آچکا ۔ تم مجھ سے ایسے ناموں کے متعلق جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنے سے رکھ لیا ہے اور خدا کے پاس سے اس کی کوئی سند نہیں ، لڑتے جھگڑتے ہو ۔ اچھا اب تم بھی انتظار کرو ۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔ (کیونکہ عنقریب عذاب آنے والا ہے) ۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع ۹ / ۱۶

فَاَنْجَيْنٰهُ ؛ پھر ہم نے ہود کو بچالیا ، ان کو نجات دی ۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ؛ اور اُن لوگوں کو بھی جو اُن کے ساتھ تھے ۔ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ؛ ہماری رحمت سے ۔ وَقَطَعْنَا ؛ اور ہم نے کاٹ دی ۔ دَابِرَ الَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کی جڑ پیڑ ۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ؛ اور وہ ایماندار نہ تھے ، ماننے اور یقین کرنے والے نہ تھے ۔

ترجمہ :- پس ہم نے اپنی رحمت سے ان کو (ہود کو) اور اُن کے ساتھیوں کو بچا لیا (نجات دے دی) ۔ اور جو لوگ (ہماری نشانیوں کو مانتے نہ تھے) ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے اُن کی جڑ پیڑ کاٹ ڈالی ۔ اور وہ ایماندار نہ تھے (ماننے اور یقین کرنے والے نہ تھے) ۔

صاحبو ! اہلِ دنیا کی یہی حالت ہے کہ دین داروں کو ، نصیحت کرنے والوں کو ہمیشہ احمق اور مجنون سمجھتے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ کچھ ڈھیل دیتا ہے ، وہ اِترا جاتے ہیں ۔ آخر عذاب آجاتا ہے اور وہ قوم تباہ و برباد ہوجاتی ہے ۔

صاحبو ! موجودہ حالت پر غور کرو کہ کیا لوگ خدا کو بھول نہیں بیٹھے ۔ کیا قِسم قِسم کی بُت پرستی میں مشغول نہیں ۔ کوئی آدمیوں کے شیطانوں کو مانتا ہے تو کوئی ارواحِ خبیثہ کو ۔ ان کا بھی وہی نتیجہ ہوگا جو اب تک ہوتا رہا ہے ۔ خدائے تعالیٰ عبرت دلانے کے لئے مختلف زمانے کے تاریخی حالات بیان فرماتا ہے تاکہ تم عبرت لو ، اپنی حالت دُرست کرو ۔ اس جنگِ عظیم میں تمہاری خود پسندی اور نفسانیت کی وجہ سے لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی مارے جاچکے ہیں اور ابھی اصلاح کی کوئی صورت نہیں ۔ کیا تم اس آیت کے مصداق بنناچاہتے ہو ۔ (وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ) ۔

خدایا جس طرح تو نے ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا ہے ہم کو بھی بچالے ۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا

تَأْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

وَاِلٰى ثَمُوْدَ ؛ اور ہم نے بھیجا قومِ ثمود کی طرف ۔ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ؛ ثمود کے بھائی صالح کو ۔ یعنی صالح علیہ السلام ثمود کے ہی خاندان سے تھے ۔ قَالَ يٰقَوْمِ ؛ صالح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم ! اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کی بندگی کرو ، اس کی عبادت کرو ۔ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؛ نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اُس کے ۔ قَدْجَآءَتْكُمْ ؛ تحقیق تمہارے پاس آچکی ہے ۔ بَيِّنَةٌ ؛ واضح دلیل ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رَب کی طرف سے ۔ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کی اونٹنی ہے ۔ آسمان زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ، اونٹنی بھی خدا کی ہے ۔ مگر یہ اضافت تشریفی ہے ۔ جیسے کعبۃ اللہ ، بیت اللہ ۔ لَكُمْ اٰيَةً ؛ تمہارے لئے نشانی بنا کر ۔ ھٰذہٖ اسم اشارہ ایک فعلی معنی پر مستعمل ہے ۔ لہذا وہ اٰيَةً کو نصب دے رہا ہے ۔ فَذَرُوْهَا ؛ پھر اُس اونٹنی کو چھوڑ دو ۔ وَذَرَ ۔ يَذَرُ ۔ چھوڑنا ۔ تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ ؛ جوابِ امر کی وجہ سے جزم آیا ہے ۔ کھائے خدا کی زمین میں ۔ وَلَا تَمَسُّوْهَا ؛ اور نہ اس کو چھیڑو نہ ہاتھ لگاؤ ۔ بِسُوْٓءٍ ؛ برائی کے ساتھ ۔ فَيَاْخُذَكُمْ ؛ کہ تم کو پکڑلے ، لے لے ، تم پر آپڑے ۔ جوابِ نہی ہے اس لئے منصوب ہے ۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ دردناک عذاب ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے قوم) ثمود کی طرف اُنھیں کے بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا ۔ (صالح علیہ اسلام نے کہا) اے میری قوم تم خدا کی عبادت اور بندگی کرو ۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ۔ تمہارے پاس تمہارے رَب کے پاس سے (واضح حجت اور) معجزہ آچکا ہے ۔ یہ خدا کی اونٹنی ہے ۔ تمہارے لئے نشانی (اور معجزہ) ہے ۔ اسے خدا کی زمین میں چرنے دو اور اُس کو کسی طرح سے تکلیف نہ پہنچاؤ کہ تم پر عذابِ الیم آجائے ۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ
فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

وَاذْكُرُوْا ؛ ذرا یاد کرو ، توجہ کرو ، غور و فکر کرو ۔ اِذْجَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ ؛ جب کہ تم کو قائم مقام اور جانشین بنا دیا ۔ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ ؛ قومِ عاد کے بعد ۔ وَبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ ؛ اور تم کو زمین میں بسایا ۔ تَتَّخِذُوْنَ ؛ بنا لیتے ہو ۔ مِنْ سُهُوْلِهَا ؛ اس زمین کے نرم اور ہموار حصّے سے ۔ قُصُوْرًا ؛ بڑے بڑے گھر ۔ وَّتَنْحِتُوْنَ ؛ اور تراشتے ہو ۔ کھودتے ہو ۔ اَلْجِبَالَ ؛ پہاڑوں کو ۔ بُيُوْتًا ؛ گھر ۔ شب باشی کی جگہ ۔ فَاذْكُرُوْا ؛ پھر یاد کرو ۔ اٰلَآءَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے احسانات کو ، اُس کے آثارِ قدرت کو ، اُس کی عظمت کو ۔ اٰلَآ کی جمع ہے اَلْيَا ۔ دنبہ کی دُم ۔ وَلَا تَعْثَوْا ؛ اور نہ پھرو ، اور نہ فساد کرو ۔ عَثَا ، يَعْثُو ۔ عُثُوًّا ۔

مثل نَصَرَ ، عَثِیَ ۔ یَعْثٰی مثل سَمِعَ ، عَثٰی ۔ یَعْثِی مثل ضَرَبَ ، عُثِیًّا وَعِثِیًّا وَعَثَیَانًا ۔ فساد کیا ۔ تکبر کیا ۔ کفر کیا ۔
فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ مُفْسِدِیْنَ ؛ فساد کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تم کو (قوم) عاد کے بعد (اُن کا) قائم مقام بنادیا اور تم کو زمین میں بسایا ۔
تم اُس کی نرم زمین سے (بڑے بڑے گھر) محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو ۔
پس تم اللہ کی قدرت (اللہ کے احسان کو) یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو ۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۷۵

قَالَ ؛ کہا ۔ اَلْمَلَاُ ؛ جماعت ۔ اشراف ۔ باہم مشورت کرنا ۔ اَلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا ؛ جو تکبر کرتے تھے ۔ خود کو بڑا سمجھتے تھے ۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم میں سے ۔ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا ؛ اُن لوگوں کو جو ضعیف سمجھے جاتے تھے ۔ غریبوں کو ۔ لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ ؛ اُن میں سے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے تھے یعنی ایمان داروں کو ۔ اَتَعْلَمُوْنَ ؛ کیا تم کو معلوم ہے ، کیا تم جانتے ہو ۔ اَنَّ صٰلِحًا ؛ کہ صالح ۔ مُرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ اُس کے رب کے پاس کا فرستادہ ، رسول ، پیغمبر ہے ۔ قَالُوْا ؛ ایمانداروں نے کہا ۔ اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ ؛ جس چیز کے ساتھ وہ بھیجے گئے ہیں ۔ مُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان و یقین رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اُن کی قوم میں سے متکبر مالداروں نے کہا ، اُن لوگوں کو جو غریب اور ایمان دار تھے ، کیا تم صالح کو ان کے رب کے پاس سے فرستادہ (رسول) سمجھتے ہو ۔ ایمانداروں نے کہا وہ جس (دین اور احکام) کے ساتھ بھیجے گئے ہیں ہم اُن سب پر ایمان رکھتے ہیں (یقین رکھتے ہیں ۔ وہ سچے اُن کا دین سچا) ۔

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۷۶

قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا ؛ متکبرین نے کہا ۔ اِنَّا بِالَّذِیْ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؛ بے شک تم جس پر ایمان لائے ہو ۔ كٰفِرُوْنَ ؛ ہم اس کو نہیں مانتے ۔ ہم کو اس سے انکار ہے ۔

ترجمہ :- متکبروں نے کہا بے شک ہم تو اُس (دین) کو نہیں مانتے جس پر تمہارا ایمان ہے ۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ ؛ پھر اُنھوں نے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں ۔ وَعَتَوْا ؛ اور سرکشی کی ۔ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رَب کے حکم سے ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ان سرکشوں نے کہا ۔ يٰصٰلِحُ ائْتِنَا ؛ اے صالح ہم پرلا ۔ اِيْتِنَا کے معنٰی ہیں ہمارے پاس آ ۔ بِ کی وجہ سے لا یعنی لے آ کے معنٰی پیدا ہوئے ۔ اس لفظ سے شروع کریں ، ابتدا کریں تو اِيْتِنَا ہوجاتا ہے یعنی دوسرا ہمزہ ی سے بدل جاتا ہے ۔ بِمَا تَعِدُنَا ؛ اس کے عذاب کا جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ اگر ہے تو پیغمبروں میں سے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے (اُن نادانوں نے صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کے پیر کاٹ دیے اور اپنے رَب کے (اللہ کے) حکم سے سرکشی کی اور کہہ دیا اے صالح اگر تو پیغمبروں میں سے ہے تو اس عذاب کو لا جس کا تو وعدہ کرتا ہے ۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ ؛ پس زلزلے اور بھونچال نے اُن کو آدبایا ۔ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ ؛ پھر وہ ہوگئے اپنے گھروں میں ۔ جٰثِمِيْنَ ؛ بے حس وحرکت پڑے ہوئے ، اوندھے منہ گرے ہوئے ۔

ترجمہ :- پس زلزلہ نے اُن کو آگھیرا ، وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے تھے ۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ

وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ ؛ پس صالح اُن کے پاس سے مڑے ۔ وَقَالَ يٰقَوْمِ ؛ اور کہا اے میری قوم ۔ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ ؛ میں نے تم کو پہنچا دیا ۔ رِسَالَةَ رَبِّيْ ؛ اپنے رَب کا پیغام ۔ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ؛ اور تمہاری خیر خواہی کی ، تم کو نصیحت کی ۔ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ؛ مگر تم نصیحت کرنے والوں اور خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- پس (صالحؑ نے) اُن کی طرف سے مڑ کر کہا ۔ اے لوگو ! میں نے تم کو اپنے رَب کا (خدا کا) پیغام پہنچایا تھا اور تم کو نصیحت کی تھی ، مگر تم نصیحت کرنے والوں کو (کب دوست رکھتے ہو) پسند ہی نہیں کرتے ۔

واضح ہو کہ وادی القریٰ میں جو ملکِ حجر کا ایک حصہ ہے ثمود نامی قوم رہتی تھی ۔ وہ بڑے کاریگر تھے ۔ معماری اور سنگ تراشی میں بڑے ماہر تھے ۔ بڑے مرفہ الحال تھے ۔ دھن دولت کی اُن کے پاس کچھ کمی نہ تھی ۔ ظاہر ہے دولت کے لوازم سے عیاشی اور بدمعاشی ہے ۔ صالح ؑ نے ان کو نصیحت کی جو اُن کے پیغمبر تھے ۔ قوم نے معجزہ مانگا ۔ معجزہ میں ایک اونٹنی پہاڑ میں سے نکلی اور فوراً اُس نے بچہ بھی دیا ۔ پانی ایک دن اُس قوم کے افراد پیتے ، ان کے جانور پیتے ۔ ایک دن وہ اونٹنی پیتی ۔ ایک بدمعاش نے ایک بدمعاش عورت کے بہکانے سے اونٹنی کے پیر کاٹ دیئے اور لاشیخی میں آکر کہنے ، اب وہ عذاب لاؤ جس کا تم روز وعدہ کیا کرتے ہو ۔ ایک سخت زلزلہ آیا اور وہ سب اوندھے منہ مرے پڑے تھے ۔ یہ ہے بدکاری اور احکامِ الٰہی سے پرواہ نہ کرنے کا نتیجہ ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

وَلُوْطًا ؛ اور ہم نے لوط کو پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ لوط علیہ السلام ، ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ ؛ جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا ۔ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ؛ کیا تم اس بے حیائی کو پہنچتے ہو ۔ کیا تم ایسی فحش باتوں کے مرتکب ہوتے ہو مَا سَبَقَكُمْ بِهَا ؛ کہ جن کو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا ۔ مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ؛ دنیا میں کوئی ایک بھی ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے) لوط کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا جب کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ہو ۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

اِنَّكُمْ ؛ بے شک تم ۔ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ ؛ مَردوں کے پاس آتے ہو ۔ شَهْوَةً ؛ خواہشاتِ نفسانی کے پورا کرنے کے لئے ۔ مِنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؛ عورتوں کو چھوڑ کر ۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ؛ بلکہ تم حد سے بڑھ جانے والے ہو ۔

ترجمہ :- تم تو (خلافِ فطرت) خواہشاتِ نفسانی کے پورا کرنے کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مَردوں کے پاس آتے ہو ، بلکہ تم اسراف کرنے والے ہو (اور حد سے بڑھ جانے والے ہو) ۔

صاحبو ! آج کل کی حالت کیسی ناگفتہ بہ ہے ۔ مدارس میں کون سا برا کام ہے کہ نہیں ہوتا ۔ ہم جنسوں سے کامل اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ بَلا صرف مَردوں ہی میں نہیں ہے بلکہ عورتوں میں بھی پیدا ہوگئی ہے ۔ لہٰذا اب پتھروں کی بارش کے عوض بموں کی بارش ہورہی ہے ۔ سب کچھ ہورہا ہے مگر سونے والے ہیں کہ سو رہے ہیں ۔ لاکھ جھنجوڑو ہرگز نہیں اُٹھتے ۔

ظاہر برائی کا جواب کیا ہے ۔ اس کے سوا کہ کہہ دیں کہ :

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ ؛ اور اُن کی قوم کا جواب کیا تھا ؟ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا۔ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ؛ ان کو اپنے گاؤں سے نکالو، اُن کو شہر بدر کرو۔ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ ؛ یہ ایسے لوگ ہیں۔ يَّتَطَهَّرُوْنَ ؛ جو بڑی ہی طہارت چاہتے ہیں۔ بڑی ہی پاکیزگی ڈھونڈتے ہیں۔

ترجمہ :- اور اُن کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ انھوں نے کہہ دیا ان کو ہمارے شہر سے نکالو۔ یہ تو بڑی طہارت کے مدعی ہیں (خواہشمند ہیں)۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ ؛ پھر ہم نے لوط اور اُن کے متعلقین کو نجات دی۔ بچالیا۔ (آل اور اہل دونوں ایک ہی معنٰی رکھتے ہیں کیونکہ دونوں کی تصغیر اُھَیل آتی ہے) اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؛ مگر اُن کی عورت۔ کہتے ہیں کہ وہ غیر مسلمہ تھی۔ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ؛ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔

ترجمہ :- پھر ہم نے لوط کو اور اُن کے اہل وعیال کو بچالیا۔ (ان کو عذاب سے نجات دی) بجز اُن کی عورت کے کہ وہ پیچھے رہ گئی۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع ۱۰ / ۱۷

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؛ اور ہم نے اُن پر مینہ برسا دیا۔ دوسری آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پتھر برسا دیئے۔ زمین کو تہ و بالا کردیا۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ ؛ پھر دیکھو کس طرح ہوا۔ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ جرم کرنے والوں کا انجام۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُن پر پتھر برسا دیئے۔ پھر ذرا دیکھو مجرموں کا انجام کیا ہوا۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ ایک پیغمبر کے بعد ایک پیغمبر کا حال بیان فرماتا ہے۔ ایک قوم کے بعد ایک قوم کے شرک وکفر اور بداخلاقی کا ذکر فرماتا ہے۔ پھر اس کا انجام کیا ہوا، وہ بھی ظاہر فرماتا ہے۔ اُس وقت کے تمام پیغمبروں کی اُمتوں کی جیسی حالت موجودہ زمانے کے لوگوں کی بھی ہوگئی ہے اور کون سا عذاب ہے کہ اس وقت نازل نہیں ہورہا ہے۔ بھوکے مررہے ہیں بیماری اُن پر ہورہی ہے۔ بچے ماں باپ سے، بیویاں خاوندوں سے جُدا۔ مگر کسی کا خیال خدا کی طرف نہیں جاتا۔ اور ہر ایک اپنی خود پسندی اور دوسروں پر مظالم توڑنے میں مشغول ہے۔

میں خصوصاً آپ حضرات کو اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں، حضرت لوط علیہ السلام کے زمانے میں جو بے حیائی تھی آج بھی وہی بے حیائی جہانگیر ہے، عالم گیر ہے۔ توبہ کرو خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ تم اپنی حالت بدلو تو خدا بھی حالت بدلے گا۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۗ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ۗ
قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ
وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ
ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۸۵

وَاِلٰی مَدْیَنَ ؛ اور ہم نے بھیجا شہر مدین کی طرف پیغمبر بنا کر۔ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؛ اُن ہی کے بھائی شعیب کو یعنی ان کے ہم خاندان۔ قَالَ یٰقَوْمِ ؛ شعیب نے کہا اے میری قوم! اُعْبُدُوا اللّٰہَ ؛ تم خدا کی بندگی کرو۔ عبادت کرو۔ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؛ نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اس کے۔ قَدْجَآءَتْكُمْ ؛ تمہارے پاس آ چکی ہے۔ بَیِّنَةٌ ؛ واضح دلیل، بین حجت۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کے پاس سے۔ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ ؛ پھر پورا کرو ناپ تول کو۔ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ ؛ اور کمی نہ کرو لوگوں کے لئے۔ اَشْیَآءَهُمْ ؛ اُن کی چیزیں۔ اُن کی چیزوں میں۔ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؛ اُس کی اصلاح اور درستی کے بعد۔ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو۔

ترجمہ :- اور ہم نے مدین (والوں) کی طرف اُن ہی کے خاندان میں سے شعیب کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ (شعیب نے کہا) لوگو! تم اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوائے تمہارا معبود کوئی نہیں۔ اب تمہارے پاس تو تمہارے رَب کے پاس سے واضح دلائل آ چکے ہیں لہذا تم ناپ تول پورا دو اور لوگوں کو ان کی چیزیں دینے میں کچھ کمی نہ کرو۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ بعد اس کی دُرستی کے۔ یہ بات تمہارے لئے مناسب ہے۔ بہتر ہے اگر تم ایمان دار ہو (خدا کا یقین رکھتے ہو اس کی باز پُرس کے قائل ہو)۔

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

وَاذْكُرُوٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

وَلَا تَقْعُدُوْا ؛ اور بیٹھا نہ کرو ۔ بِكُلِّ صِرَاطٍ ؛ ہر راستہ پر ۔ بحالیکہ تم تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ ؛ لوگوں کو ڈراتے ، دھمکاتے ہو اور روکتے ہو ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ ؛ کن کو ڈراتے ہو ۔ اُن لوگوں کو جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں ۔ یہ کیوں کرتے ہو؟ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؛ اور راہِ خدا میں کجی پیدا کرتے ہو ۔ لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہو ۔ چال بگاڑتے ہو ۔ وَاذْكُرُوْا ؛ اور ذرا یاد تو کرو ۔ اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا ؛ جب کہ تم کم تھے ۔ فَكَثَّرَكُمْ ؛ پھر تم کو اللہ نے بہت سا کردیا ۔ قلیل کو کثیر بنادیا ۔ وَانْظُرُوْا ؛ ذرا دیکھو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ۔ کیسا ہوا ۔ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ انجام مُفسدوں کا ، فسادیوں کا ۔

ترجمہ :- اور راستوں پر بیٹھ کر لوگوں کو دھمکاتے ، ایمان والوں کو راہِ خدا سے روکتے ، اور راستہ سے بہکاتے نہ بیٹھے رہو ۔ اور یاد کرو تم کم تھے تو (اللہ نے) تم کو زیادہ کیا (تمہاری آبادی قلیل تھی اس کو کثیر کردیا) اور (غور کرو) ذرا دیکھو ! مُفسدوں کا انجام کیا ہوا ۔

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ ؛ اور اگر ہے ایک جماعت تم میں کی ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائی ۔ وہ لوگ ایمان لائے ۔ بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ ؛ اُن احکام ، اُن اوامر ونواہی کے ساتھ ، جن کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں ۔ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا ؛ اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی ۔ فَاصْبِرُوْا ؛ تو صبر کرو ۔ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ؛ یہاں تک کہ اللہ ہمارا تمہارا فیصلہ کردے ۔ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ؛ اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں (جو کچھ احکام دے کر اللہ نے مجھے بھیجا ہے) اگر تم میں سے اس پر ایک گروہ ایمان لائے (اور مان لے) اور ایک جماعت (نہ مانے) ایمان نہ لائے تو تم صبر کرو (سختیوں کو اُٹھالو) برداشت کرو ۔ یہاں تک کہ اللہ ہم میں ان میں فیصلہ کن حکم دے دے اور وہی ہے بہترین فیصلہ کرنے والا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٩

قال الملا

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ
مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ ؛ ان سرداروں نے کہا جو ۔ اِسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ ؛ تکبر کرتے تھے اُن کی قوم میں سے ۔ جو خود کو بڑا سمجھتے تھے اُن کی قوم میں سے ۔ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ ؛ یقیناً ہم تم کو نکال دیں گے اے شعیب ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ ؛ اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں تمہارے ساتھ ۔ مِنْ قَرْيَتِنَآ ؛ ہماری بستی سے ۔ ہمارے گاؤں سے ۔ ہم تم کو اور ایمانداروں کو نکال دیں گے ۔ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؛ یا یہ ہو کہ تم عود کرو ہماری مِلّت و مذہب میں ۔ ہمارے طور طریقہ میں ۔ قَالَ ؛ شعیب نے کہا ۔ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ؛ کیا ہم کراہت کریں تو بھی ؟

ترجمہ :- ان کی قوم میں سے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ! ہم تم کو اور تمہارے ساتھ ایمانداروں کو اپنے گاؤں سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب اور طور طریقہ پر عود کرو (واپس ہو جاؤ) ۔ (شعیب نے) کہا ۔ کیا ہم تمہارے اس طور طریقہ سے کراہت کریں تب بھی (تمہاری طرف عود کرنا پڑے گا ؟ یعنی کیا تم ہم کو زبردستی اپنے ظالمانہ طریقہ پر چلاؤ گے) ۔

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ
وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ
عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

قَدِ افْتَرَيْنَا ؛ ہم نے افترا پردازی کی ۔ ہم نے جھوٹ باندھا ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ كَذِبًا ؛ بڑے جھوٹ کو ۔ اِنْ عُدْنَا ؛ اگر ہم لوٹیں ۔ اگر ہم واپس ہوں ۔ فِيْ مِلَّتِكُمْ ؛ تمہارے طریقہ میں، تمہارے مذہب میں ۔ مَلَّ کے معنٰی ہیں داخل ہونے کے ۔ مَلَّةٌ ؛ بوجھل ۔ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؛ بعد اس کے کہ اللہ نے اس مِلّت اور طریقے سے ہم کو نجات دی ۔ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ ؛ اور ہم کو مناسب نہیں، اور ہم کو حق نہیں کہ اس طور طریقہ میں پلٹ جائیں ۔ عود کریں ۔ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؛ مگر یہ کہ اللہ ہمارا رب ہی ایسا چاہے ۔ وَسِعَ رَبُّنَا ؛ ہمارا رب کشادہ ہے ۔ سمائی رکھتا ہے، وسعت رکھتا ہے ۔ كُلَّ شَيْءٍ ؛ ہر چیز کی ۔ ہر چیز کو ۔ عِلْمًا ؛ بلحاظ علم کے ۔ یعنی خدا کے علم میں بڑی گنجائش ہے ۔ علمِ الٰہی ہر شئے کو احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ ہماری تقدیر میں کیا ہے وہ سب جانتا ہے ۔ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؛ ہم اپنے کاموں کو اللہ پر چھوڑتے ہیں ۔ اُسی پر ہمارا بھروسہ اور اعتماد ہے ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ ؛ اے ہمارے رب ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

حق بات کو کھول دے ۔ ہم میں اپنا سچا اور حق فیصلہ کردے ۔ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ؛ اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا اور حق کا دروازہ کھولنے والا ہے ۔

ترجمہ :- ہم نے خدا پر بڑا ہی جھوٹ باندھا ، (سخت افترا پردازی کی) اگر تمہارے طور طریقہ کی طرف (لوٹ جائیں) عود کریں ، بعد اس کے کہ ہم کو اللہ نے اس (باطل طریقہ) سے نجات عطا کی ۔ اور ہم کو اس (طریقہ) میں عود کرنا کیا مناسب ہے مگر یہ کہ اللہ ہمارا رَب ہی ایسا چاہے (تو مجبوری ہے ، بے بسی ہے) ہمارے رَب کا علم ہر شئے کو عام ہے ۔ (اُس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے) ہم (اپنے تمام کاموں کو) خدا پر (چھوڑتے ہیں اور اس پر) تو کل کرتے ہیں ۔ اے ہمارے پروردگار ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق (کا دروازہ) کھول دے (اور اپنا سچا فیصلہ کردے) اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ۔

بہترین فیصلہ کیا ہے ؟ حق کو غالب کرنا ۔ باطل کو مغلوب کرنا ۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافر سرداروں نے کہا ۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ شعیب کی قوم سے ۔ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا ؛ اگر تم نے شعیب کی اتباع کی ۔ ان کی پیروی کی ۔ اُن کی چال پر چلے ، یار ہے ۔ اِنَّكُمْ اِذًا ؛ تب تو تم ۔ لَخٰسِرُوْنَ ؛ بڑے خسارہ میں رہو گے ، تمہارا بڑا نقصان ہوگا ۔

ترجمہ :- اور ان کی (شعیب کی) قوم میں سے کافر سرداروں نے کہا اگر تم نے شعیب کی اتباع کی تو بڑے خسارہ میں پڑو گے ۔

ان شرارتوں کا نتیجہ کیا ہوا ؟

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ ؛ پس زلزلے نے اُن کو آ گھیرا ۔ اُن کو پکڑ لیا ۔ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ ؛ پس ہو گئے وہ اپنے گھر میں ۔ جٰثِمِيْنَ ؛ اوندھے پڑے ہوئے ، منہ کے بل گرے ہوئے ۔

ترجمہ :- پس ایک سخت زلزلہ اور بھونچال نے اُن کو آ گھیرا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے تھے ۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

مع ۲ عند المتقدمین

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا ؛ جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ۔ ان کو جھوٹا سمجھا تھا وہ ایسے ہوگئے ۔ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؛ گویا کہ وہ یہاں بسے ہی نہ تھے ، رہتے ہی نہ تھے ۔ غَنِيَ يَغْنٰى غِنًى وَمَغْنًى ؛ مقام ۔ جگہ ۔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا ؛ جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ۔ كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ؛ وہی لوگ تھے خسارے میں پڑے ہوئے ۔ شعیب اور ان کے ساتھیوں کا تو کوئی نقصان نہ ہوا ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا (وہ ایسے ہوگئے) گویا کہ وہ یہاں بسے ہی نہ تھے (رہتے ہی نہ تھے ، سب مرکھپ گئے) جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی وہی خسارہ میں پڑے رہے ۔ (نقصان ہوا تو اُن کا نہ کہ شعیب کا) ۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ج

ع ۱۱ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ ؛ پھر شعیب نے اُن کی طرف سے اپنا منہ موڑ لیا ۔ وَقَالَ يٰقَوْمِ ؛ اور کہا اے میری قوم ۔ لوگو ۔ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ ؛ میں نے تم کو پہنچا دیا ۔ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ ؛ میرے رب کے پیغام ۔ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ؛ اور جس قدر تمہاری خیرخواہی کرسکتا تھا کرچکا ۔ فَكَيْفَ اٰسٰى ؛ اب کیسے افسوس کرتا ۔ عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ؛ منکر قوم پر ۔ نہ ماننے والے لوگوں پر ۔

ترجمہ :- پھر اُن سے (شعیب نے) اپنا منہ پھیر لیا اور کہا لوگو ! میں نے تم کو میرے رب کے (اللہ کے) پیغام پہنچا دیئے ۔ جس قدر حقیقی خیرخواہی کرسکتا تھا ، کرچکا ۔ اب اس کے بعد نہ ماننے والوں پر کیا افسوس کروں ؟

صاحبو ! مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے کا نام ہے ۔ اُن ہی سے اُن کی قوم مشہور ہوئی ۔ اُن ہی کی اولاد میں حضرت شعیبؑ پیغمبر ہوئے ۔ مصر سے نکل کر موسٰی علیہ السلام ان ہی کے پاس ٹھہرے تھے ۔ اور اُن ہی کی صاحبزادی بی بی صفوراء موسٰی علیہ السلام سے بیاہی گئی تھیں ۔ وہیں حضرت موسٰی پیغمبری سے سرفراز ہوئے ۔ یہودی حضرت شعیبؑ کو نیرو کہتے ہیں ۔ شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ راستوں پر بیٹھتے اور لوگوں کو لوٹ لیتے ۔ ناپ تول میں لوگوں کا نقصان کرتے ۔ لیتے تو زیادہ اور دیتے تو کم ۔ حضرت شعیبؑ روکتے تو کہتے کہ تم یا تو ہماری چال پر چلو یا یہاں سے نکل جاؤ ۔ ہم تمہارا طریقہ اختیار کریں گے تو ہم بڑے خسارے میں پڑجائیں گے ۔ ہر چیز کی انتہا ہوتی ہے ۔ جب نافرمانی حد سے زیادہ ہوگئی تو ایک دھواں اُٹھا ۔ عَذَابَ يَوْمِ الظُّلَّةِ سے یہی مُراد ہے ۔ زلزلہ اور بھونچال آ گیا ۔ زمین جابجا سے پھٹ کر آگ اور دھویں کے بقعے کے بقعے اُٹھنے لگے ۔ آخر ظالمین مرکر اوندھے پڑگئے ۔ ایک بات یاد رکھو ۔ ! خدائے تعالٰی جو چاہا کرسکتا ہے مگر اس کی

حکمت کا تقاضا ہے، اس کے رحم کا نتیجہ ہے کہ راست باز اور نیک لوگوں کو کامیاب کرتا ہے۔ اور اُس کے احکام کے نہ ماننے والوں کو تباہ کردیتا ہے۔ صاحبو! اللہ ایک پیغمبر کے بعد دوسرے پیغمبر کا قصہ سناتا ہے۔ تم کو عبرت دلاتا ہے۔ جیسے اسباب ویسے نتائج۔ دیکھو! سمجھو! کیسے حالات پیدا ہورہے ہیں اور اس زمانے کے لوگوں کا بھی کیا انجام ہونے والا ہے۔ کیا مونگیر اور کوئٹے میں زلزلے نہیں آئے۔ پھر تم نے کچھ عبرت لی۔ کچھ اپنی حالت دُرست کی۔ کچھ نہیں۔ تم خوابِ غفلت میں پڑے سو رہے ہو۔ تمہارے پاس جو کچھ ہے اور جو کچھ ہورہا ہے اُس کو اتفاقیات پر محمول کرتے ہو۔ تم کو علت العلل سے کوئی ربط نہیں۔ یعنی تم خدا کو نہیں مانتے۔ اور شرارت کرو، ایک دوسرے کو مارو اور تباہ کرو۔ ناجائز طور سے پیسہ بٹورو۔ تمہیں سمجھائیں تو تم کہو۔ ہم اگر ایسا نہ کریں تو بڑے خسارے میں پڑجائیں گے۔ ہم بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارا کیا انجام ہوگا۔ پیغمبر سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے۔ اب ہم بھی سمجھاتے سمجھاتے تھکے جارہے ہیں۔ جب تم نے پیغمبروں کی نہیں سُنی تو ہماری کیا سنوگے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

مختلف پیغمبروں کے قصص یکے بعد دیگرے بیان کرنے کے بعد ایک کلی عام حالت کا ذکر فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ ؛ اور ہم نے کسی بستی میں نہیں بھیجا۔ مِنْ نَّبِیٍّ ؛ کوئی نبی یعنی ہم نے بستی میں کسی نبی کو نہیں بھیجا اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا ؛ مگر یہ کہ لے لیا ہم نے اُن کے رہنے والوں کو، اُن کے اہل کو، ان کے متعلقین کو۔ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ ؛ سختی اور ضرر کے ساتھ۔ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ؛ تاکہ وہ لوگ تضرع وزاری کریں۔ عاجزی کریں۔

ترجمہ:- اور ہم نے کسی قریہ میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم نے وہاں کے رہنے والوں کو کچھ سختی میں کچھ ضرر میں گرفتار کیا تاکہ وہ تضرع وزاری کریں (خدا کے سامنے عاجزی کا اظہار کریں)۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

ثُمَّ بَدَّلْنَا ؛ پھر ہم نے بدل دیا۔ مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ ؛ برائی کی حالت کی جگہ بھلائی کی حالت کو۔ اُن کی سختی کو نرمی سے۔ تکلیف کو راحت سے۔ حَتّٰی عَفَوْا ؛ یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے۔ کہتے ہیں عَفَی النَّبَاتُ وَالشَّجَرُ وَالْوَبَرُ اِذَا كَثُرَتْ ؛ [پودے۔ درخت اور بال، جب بہت بڑھ جائیں عفی یعنی بڑھ گیا کہا جاتا ہے]۔ وَقَالُوْا ؛ اور انھوں نے کہا۔ قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ ؛ ہمارے باپ دادا کو بھی سختی نرمی، رنج وراحت پہنچ چکی ہے۔ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً ؛ تو ہم نے اُن کو پکڑ لیا یکا یک، ناگہاں طور پر۔ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ؛ اور اُن کو اس کا شعور بھی نہ ہوا۔ اُن کی بے شعوری کی حالت میں۔

ترجمہ :- پھر ہم نے رنج کو راحت سے بدل دیا ۔ حتیٰ کہ وہ (خوب پھلے پھولے) خوب بڑھے (مگر خدا کی طرف کوئی توجہ نہ ہوئی) (کہا تو کیا کہا) کہا ہمارے بزرگوں کو (اس سے پہلے بھی) رنج و راحت پہنچ چکی ہے (دنیا میں تو ایسا ہوتا ہی ہے) تو ہم نے اُن کو دفعۃً عذاب میں گرفتار کر دیا ۔ اور ان کو اس کی خبر تک نہ تھی (کہ عذاب اس طرح بے خبری میں آ جائے گا) ۔

خدا کیا آدمیوں کا دشمن ہے؟ کہ خواہ مخواہ کی تکلیف پہنچائے ۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى ؛ اور اگر بستی والے ، گاؤں والے ۔ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا ؛ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے ، پرہیزگار بن جاتے ، خدا کے غضب سے بچتے ۔ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ ؛ تو ہم اُن پر برکتوں کے دروازے کھول دیتے ۔ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان اور زمین سے ۔ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا ؛ مگر انھوں نے تکذیب کی ۔ جھٹلایا ۔ ہم کو جھوٹا سمجھا ۔ فَاَخَذْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے اُن کو پکڑ لیا ۔ گرفتار کر لیا ۔ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ اُن برائیوں سے جن کو وہ کماتے تھے ۔ اُن کی بداعمالی کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور اگر یہ قریہ والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم اُن پر آسمان سے اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انھوں نے (ہماری) تکذیب کی تو ہم نے اُن کو اُن کی بداعمالی کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کر لیا ۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى ؛ کیا یہ گاؤں والے اس بات سے مامون ہیں ، بے فکر ہیں ۔ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا ؛ کہ ہمارا عذاب اُن کے پاس آ جائے راتوں کو ۔ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ؛ اور وہ پڑے سوتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- کیا یہ گاؤں والے بے فکر ہیں کہ ہمارا عذاب اُن کے پاس رات کو آ جائے جب کہ وہ پڑے سوتے ہوں گے ۔

اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى ؛ کیا یہ گاؤں والے بے فکر ہیں اس بات سے ۔ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ؛ کہ اُن کے پاس ہمارا عذاب آ جائے ۔ ضُحًى ؛ دن دھاڑے ۔ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ؛ اور وہ لہو ولعب میں مشغول ہوں گے ۔ کھیلتے کودتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- کیا یہ بستی والے اس بات سے نڈر اور بے فکر ہوگئے ہیں کہ دن دھاڑے ان کے پاس ہمارا عذاب آ جائے اور وہ لہو ولعب میں مشغول رہیں ۔

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع ۱۲/۲

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ؛ کیا یہ لوگ خدا کی تدبیروں سے بے فکر ہوگئے ہیں ۔ مطمئن ہوگئے ہیں ۔ اپنے آپ کو امن و امان میں سمجھتے ہیں ۔ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ ؛ پس اللہ کی تدابیر اور فتنوں سے بے فکر اور مامون نہیں ہوتے ہیں ۔ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ مگر وہی لوگ جو خسارے میں پڑنے والے ہیں ، جن کے حصہ میں نقصان لکھا ہوا ہے ۔ جو خود کو تباہ و برباد کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا وہ اللہ کی تدبیروں سے (بے فکر اور) مامون ہوگئے ہیں ۔ پس اللہ کی تدبیر سے صرف خسارہ اُٹھانے والے ہی خود کو مامون سمجھتے ہیں ۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اَوَلَمْ يَهْدِ ؛ اور کیا اُن کی عقل نے اُن کو ہدایت نہیں کی ۔ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ ؛ ان لوگوں کو جو زمین کے وارث بنتے ہیں ۔ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ ؛ زمین کے مالکوں کے بعد ۔ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ ؛ اگر ہم چاہتے ۔ اَصَبْنٰهُمْ ؛ اُن کو مصیبت میں ڈالتے ۔ ان کو سزا دیتے ۔ بِذُنُوْبِهِمْ ؛ اُن کے گناہوں کی وجہ سے ۔ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ اور اُن کے دلوں پر مُہر کر دیتے فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ؛ پس وہ حق بات سن ہی نہیں سکتے ۔

ترجمہ :- اور کیا (عقلِ سلیم) ان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتی جو زمین کے مالکوں کے بعد اُس کے وارث بنتے ہیں ؟ اگر ہم چاہیں تو اُن کو بھی اُن کے گناہوں کی وجہ سے سزا دیں اور اُن کے دلوں پر مُہر لگا دیں لہذا وہ (حق بات) سُن ہی نہیں سکتے ۔

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

تِلْكَ الْقُرٰى ؛ یہ وہ قریے ہیں، وہ بستیاں ہیں ۔ نَقُصُّ عَلَيْكَ ؛ ہم بیان کرتے ہیں تمہارے سامنے، ہم تم کو سُناتے ہیں ۔ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ؛ اُن کی خبروں میں سے ۔ اُن کے حالات میں سے ۔ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ ؛ اور اُن کے پاس آ چکے تھے ۔ رُسُلُهُمْ ؛ اُن کے رسول ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ۔ معجزات کے ساتھ ۔ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؛ پھر نہ تھے وہ ایمان لاتے ۔ بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؛ ان چیزوں پر جن کی اس سے پہلے انھوں نے تکذیب کی تھی ۔ جھٹلایا تھا ۔ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ ؛ ایسے ہی اللہ مُہر کر دیتا ہے ۔ زنگ آلود کرتا ہے ۔ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے دلوں پر ۔ منکرین کے دلوں کو ۔

ترجمہ :- یہ وہ قریے ہیں جن کی خبریں ہم (تم کو سُنا رہے ہیں) تمہارے سامنے بیان کر رہے ہیں ۔ اُن کے پاس اُن کے رسول ، (معجزات) واضح دلائل لے کر آئے بھی تھے ۔ وہ اُن کو کیا مانتے جن کی پہلے تکذیب کر چکے تھے ۔ یوں ہی اللہ کافروں کے دلوں پر مُہر کر دیتا ہے ، (اُن کو زنگ آلود فرما دیتا ہے) ۔

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

وَمَا وَجَدْنَا ؛ اور ہم نے نہیں پایا ۔ لِاَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ؛ ان میں کے اکثر کو پابندِ عہد ۔ وَاِنْ وَّجَدْنَآ ؛ اور بے شک ہم نے پایا ۔ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ؛ اُن کے اکثر کو نافرمان ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُن میں سے اکثر کو پابندِ عہد نہ پایا اور اُن میں سے اکثر کو نافرمان ہی پایا ۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا ؛ پھر ہم نے بھیجا ۔ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد ۔ مُوْسٰى ؛ موسیٰ کو ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کے ساتھ ۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؛ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف ۔ شرفاء کی طرف ۔ سرداروں کی طرف ۔ فَظَلَمُوْا بِهَا ؛ پھر ان لوگوں نے آیتوں پر ظلم کیا ۔ یعنی اُن کو نہ مانا ۔ اُن کو اُن کا حق نہ دیا ۔ فَانْظُرْ ؛ پھر دیکھو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا ہوا ۔

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ انجام مفسدوں کا ۔ شر و فساد کرنے والوں کا ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اُن کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا ۔ اُنھوں نے نشانیوں پر بڑا ظلم کیا ۔ (ہرگز نہ مانا) ۔ (اب) تم دیکھو کہ مفسدین کا انجام (کیا ہوا ؟) کیسا ہوا ؟

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۴

وَقَالَ مُوْسٰى ؛ اور موسیٰ نے کہا ۔ يٰفِرْعَوْنُ ؛ اے فرعون ۔ اِنِّيْ رَسُوْلٌ ؛ بے شک میں رسول ہوں ۔ پیغامبر ہوں ۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ اللہ رب العالمین کی طرف سے ۔

ترجمہ :- اور موسیٰ نے کہا اے فرعون ، میں (اللہ) رَبّ العالمین کا رسول ہوں ۔

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۱۰۵

حَقِيْقٌ ؛ مناسب ہے ۔ میں اس بات پر قائم ہوں ۔ میرا فرضِ منصبی ہے ۔ میں بے شک وشبہ اس بات پر ثابت و قائم ہوں ۔ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ ؛ کہ نہ کہوں ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ اِلَّا الْحَقَّ ؛ مگر حق ۔ میں سچ ہی کہوں ۔ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ ؛ میں تمہارے پاس واضح و روشن دلائل لے کر آیا ہوں ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ فَاَرْسِلْ مَعِيَ ؛ پس میرے ساتھ بھیج دے ۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔ یعنی ہم اپنے وطن فلسطین کو جانا چاہتے ہیں ۔

ترجمہ :- میرا فرضِ منصبی ہے کہ خدا کے متعلق سوائے حق کے کچھ نہ کہوں ۔ میں تمہارے پاس تمہارے رَب کی طرف سے واضح دلائل لاچکا ہوں ۔ اب بنی اسرائیل کو (آزاد کردے اور) میرے ساتھ روانہ کردے (اور اُن کو جانے سے نہ روک) ۔

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۰۶

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ ؛ اگر تو واقعی کوئی نشانی لایا ہے ۔ فَاْتِ بِهَآ ؛ پھر اس کو لا ۔ پھر اس کو پیش کردے ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر تو سچوں میں سے ہے ، اگر تجھے اپنے سچے ہونے کا دعویٰ ہے ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا اگر تمہارے پاس کوئی نشانی ہے اور تم سچے ہو تو اُس کو پیش کرو ۔

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

فَاَلْقٰى عَصَاهُ ؛ پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا ۔ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ؛ تو وہ وہیں ظاہر بظاہر اژدھا بن گیا ۔ وَنَزَعَ يَدَهٗ ؛ اور اپنا ہاتھ نکالا ہی تھا ۔ فَاِذَا هِىَ ؛ تو وہیں وہ ۔ بَيْضَآءُ ؛ سفید اور چمکتا تھا ۔ لِلنّٰظِرِيْنَ ؛ دیکھنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- پس (موسیٰ نے) اپنا عصا ڈال دیا تو وہ وہیں ظاہر بہ ظاہر اژدھا بن گیا ۔ اور (اپنے جیب میں سے) ہاتھ نکالا تھا ہی کہ سب کی آنکھوں کے سامنے (تارہ سا) چمکنے لگا ۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾

قَالَ الْمَلَاُ ؛ سرداروں اور درباریوں نے کہا ۔ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی قوم میں سے ۔ اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ ۔ لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ؛ البتہ علم والا اور ماہر، واقف کار جادوگر ہے ۔

ترجمہ :- فرعون کے درباریوں نے کہا یہ تو بڑا علم والا جادوگر ہے ۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ ؛ ارادہ کرتا ہے کہ تم کو نکال دے ۔ مِنْ اَرْضِكُمْ ؛ تمہاری سرزمین سے ۔ ملک سے ۔ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ؛ اب تم کیا رائے دیتے ہو ۔ اب تم کیا حکم دیتے ہو ۔ تمہارا کیا مشورہ ہے ۔

ترجمہ :- یہ تم کو تمہاری سرزمین سے، (تمہارے ملک سے) نکال دینا چاہتا ہے، پھر تم (کیا رائے دیتے ہو) کیا حکم کرتے ہو؟

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

قَالُوْٓا اَرْجِهْ ؛ لوگوں نے کہا اُن کو مُہلت دو، ڈھیل دو ۔ وَاَخَاهُ ؛ اور ان کے بھائی کو ۔ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ ؛ اور شہروں میں بھیج دو ۔ مَدَائِنُ جمع مَدِيْنَةٌ ؛ شہر ۔ حٰشِرِيْنَ ؛ جمع کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا اُن کو اور اُن کے بھائی کو مُہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والے (ہرکاروں کو) بھیج دو (کہ ساحروں کو جمع کریں) ۔

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾

یَاْتُوْکَ ؛ تمہارے پاس آئیں گے ۔ بِکُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ؛ ہر ایک واقف کار ساحر کو لے کر ۔

ترجمہ :- وہ تمہارے پاس واقف کار ساحروں کو لے کر آئیں گے ۔

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وَجَـآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ ؛ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے ۔ قَالُوْٓا ؛ جادوگروں نے کہا ۔ اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا ؛ کیا ہم کو کچھ انعام ملے گا ۔ اجر ، اُجرت ، مزدوری ملے گی ۔ اِنْ كُنَّا ؛ اگر ہم ہی ہوں ۔ نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ؛ ہم غالب ہو جائیں ۔

ترجمہ :- اور جادوگر فرعون کے پاس آئے ، اُنھوں نے کہا کیا ہم کو کچھ معاوضہ ملے گا اگر ہم غالب آ جائیں ؟

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

قَالَ نَعَمْ ؛ فرعون نے کہا ہاں تم کو ضرور انعام ملے گا ۔ وَاِنَّـكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ؛ اور تم تو دربار شاہی کے مقربوں میں سے ہو جاؤ گے ، تمہیں تقرب حاصل ہوگا ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا ہاں ! اور تم مقربوں میں سے بھی ہو جاؤ گے ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

قَالُوْا ؛ جادوگروں نے کہا ۔ يٰـمُوْسٰى ؛ اے موسیٰ ۔ اِمَّـآ اَنْ تُلْقِيَ ؛ یا تم پہلے اپنا سامانِ سحر ڈالو گے ۔ وَاِمَّـآ اَنْ نَّـكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ؛ یا ہم پہلے ڈالیں ۔

ترجمہ :- (جادوگروں نے) کہا اے موسیٰؑ کیا تم (پہلے) ڈالتے ہو یا ہم (پہلے) ڈالیں ۔

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾

قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ اَلْقُوْا ؛ تم ہی پہل کرو ، تم ہی ڈالو ۔ فَـلَمَّـآ اَلْقَوْا ؛ جب انھوں نے اپنے اسبابِ سحر ڈالے ۔ سَـحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ ؛ لوگوں کی نظر بندی کر دی ۔ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ایک نمائش پیدا کر دی ۔ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ ؛ اور لوگوں کو ڈرا دیا ۔ وَجَـآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ؛ اور لائے بڑا جادو ۔

ترجمہ :- (موسیٰ نے) کہا تم ہی (پہلے اپنے اسبابِ سحر) ڈالو ۔ جب انھوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کر دی اور اُنھیں ڈرا دیا اور بڑا ہی سحر اور جادو لایا ۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

وَاَوْحَيْنَـآ اِلٰی مُوْسٰی ؛ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی ۔ اَنْ اَلْقِ عَصَاکَ ؛ کہ تم بھی اپنا عصا ڈال دو ۔ فَاِذَا ھِیَ تَلْقَفُ ؛ تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ عصا نگل جارہا ہے ۔ مَایَاْ فِکُوْنَ ؛ اُن چیزوں کو کہ وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ تم بھی اپنا عصا ڈال دو اور وہ ان کی بناوٹی چیزوں کو لگا نگلنے ۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾

فَوَقَعَ الْحَقُّ ؛ پس جو حق تھا وہ تو ہو کے رہا ، وہ تو ثابت رہ گیا ۔ وَبَطَلَ مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ اور جادوگر جو کچھ کر رہے تھے ، وہ باطل اور ملیا میٹ ہوگیا ۔

ترجمہ :- پس جو حق تھا وہ تو باقی رہ گیا ۔ اور انھوں نے (جادوگروں نے) جو کچھ بنایا تھا وہ سب باطل ہوگیا ۔ (مِٹ گیا ۔ جادوگروں کے سارے کرتب مِٹ گئے) ۔

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾

فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ ؛ پھر وہاں جادوگر مغلوب ہوگئے ۔ ہار گئے ۔ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ؛ اور اُلٹے ذلیل ہوگئے اور پلٹے تو ذلیل وخوار تھے ۔

ترجمہ :- پھر وہ وہاں مغلوب ہوگئے اور اُلٹے ذلیل ہوئے ۔

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾

وَاُلْقِیَ ؛ اور ڈال دیئے گئے ۔ اور پڑ گئے ۔ اَلسَّحَرَةُ ؛ جمع جادوگر ۔ سٰجِدِیْنَ ؛ سجدہ کرنے والے ۔ سجدہ کرتے ہوئے سجدے میں ۔

ترجمہ :- اور جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور سر ٹیک دیئے) ۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾

قَالُوْآ ؛ جادوگر کہہ اُٹھے ۔ بول اُٹھے ۔ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ ہم تو رَبّ العالمین پر ایمان لائے ۔ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ؛ جو موسیٰ و ہارون کا رَب ہے ۔

ترجمہ :- (ساحر) بول اُٹھے ہم تو رَب العالمین پر ایمان لائے ۔ جو موسیٰ و ہارون کا بھی رَبّ ہے ۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِيْنَةِ

لَتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

قَالَ فِرْعَوْنُ ؛ فرعون نے کہا ۔ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؛ تم اس پر ایمان لے آئے ۔ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؛ قبل اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں ۔ اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ تو ۔ لَمَكْرٌ ؛ نرا مکر ہے ۔ نری سازش ہے ۔ مَكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ ؛ جس کو تم نے شہر میں کیا ہے ۔ لِتُخْرِجُوْا ؛ تاکہ لوگوں کو یعنی بنی اسرائیل کو شہر سے نکال لے جاؤ ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ اچھا، اس کا نتیجہ تم کو ابھی معلوم ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- فرعون نے کہا تم تو میری اجازت سے پہلے ان پر ایمان لا چکے ، یہ تو نری سازش ہے جو تم نے شہر میں کی کہ اس شہر والوں کو نکال لے جاؤ ۔ ابھی تم کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو گا ۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

لَاُقَطِّعَنَّ ؛ میں ضرور کاٹوں گا ۔ اَيْدِيَكُمْ ؛ تمہارے ہاتھوں کو ۔ وَاَرْجُلَكُمْ ؛ اور تمہارے پیروں کو ۔ مِنْ خِلَافٍ ؛ ایک طرف کا ہاتھ تو دوسری طرف کا پاؤں ۔ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ پھر تم سب کو سُولی پر بھی چڑھا دوں گا ۔

ترجمہ :- میں تمہارا ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کا پاؤں ضرور کٹوا دوں گا اور پھر تم سب کو سُولی پر بھی چڑھا دوں گا ۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

قَالُوْا ؛ وہ بول اُٹھے ۔ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا ؛ ہم تو اپنے رب کی طرف ۔ مُنْقَلِبُوْنَ ؛ واپس جا رہے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ بول اُٹھے ۔ ہم تو اپنے رب کی طرف واپس جا رہے ہیں (ہم کو تو مرنا اور ایک دن خدا کے دربار میں واپس جانا ہی ہے) ۔

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۴ ۱۸

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ ؛ اور تو ہم سے انتقام نہیں لیتا ۔ عداوت نہیں کرتا ۔ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا ؛ مگر اس وجہ سے کہ ہم ایمان لائے ہیں بِاٰيٰتِ رَبِّنَا ؛ اپنے رب کی آیتوں پر ۔ لَمَّا جَآءَتْنَا ؛ جب کہ وہ آیتیں اور نشانیاں ہمارے پاس آ گئیں، پہنچ گئیں ۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا ؛ اے ہمارے رب ہم پر ڈال دے ۔ اُنڈیل دے ۔ عنایت کر ۔ صَبْرًا ؛ صبر کو ۔ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ؛ اور ہم کو مسلمان مار، وفات دے تو مسلمان مریں ۔

ترجمہ :- اور (اے فرعون) تو ہم سے عداوت نہیں کرتا مگر اس وجہ سے کہ ہم اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لائے ہیں جب کہ وہ ہمارے پاس پہنچ چکیں ۔ اے ہمارے رب ! (یا اللہ !) اب ہم کو صبر عطا کر (استقامت نصیب کر) اور (مارتو) مسلمان مار ۔

صاحبو ! ان آیتوں پر غور کرو ! ان سے کیا کیا مسائل نکل رہے ہیں ۔ جادو سے ایک تخیل پیدا ہوتا ہے ۔ اور معجزہ ایک واقعی چیز ہے ۔ جادو سے رسیاں ، سانپ معلوم ہونے لگیں اور معجزے سے موسیٰؑ کا عصا سانپ بن گیا ۔ جادوگر جو کچھ کرتا ہے اپنے ذاتی اغراض کے لئے کرتا ہے اور معجزے میں پیغمبر کی ذاتی غرض نہیں رہتی ۔ جادو سے سوائے نقصان کے کوئی نفع نہیں ۔ اور عامۃ الناس کو کوئی فائدہ نہیں ۔ اور معجزے سے تمام لوگوں کو فائدہ ہے ۔ جادو میں کیا ہوتا ہے ؟ ارواحِ نباتات سے مدد لینا ۔ ارواحِ خبیثہ سے استمداد ۔ ارواحِ نجوم سے اعانت حاصل کرنا ۔ ساحر صاحبِ فن تھے ۔ سحر اور معجزے میں تمیز کر سکتے تھے ۔ اپنے فن میں ہار گئے تو اُن کو معجزہ کا یقین آ گیا ۔ اُن کے دل میں ایمان آ گیا ۔ نادان فرعون ان باتوں کو سمجھ نہ سکا وہ معجزہ کو بھی جادو سمجھا ۔ ساحر ایمان لا چکے تو کیسی ثابت قدمی سے ایمان پر قائم رہے ۔ جان کی پرواہ تک نہ کی اور بول اُٹھے ، ایک دن مرنا ہے ۔ دربارِ خداوندی میں جانا ہے ۔ اب یا اللہ ! تو ہم کو ایمان پر ثابت قدم رکھ ۔ صبر عطا کر ۔ اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رکھ ۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ ؛ اور فرعون کے لوگوں میں سے درباریوں نے کہا ۔ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ ؛ کیا چھوڑتے ہو تم موسیٰ اور اس کی قوم کو ۔ درگزر کرتے ہو ۔ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ کہ زمین میں فساد پھیلائیں یعنی سرزمینِ مصر میں ۔ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؛ اور تم کو اور تمہارے معبودوں کو چھوڑ دیں ۔ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ ؛ فرعون نے کہا ہم ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے ۔ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ؛ اور حیات چاہیں گے ، زندہ رکھیں گے ان کی عورتوں کو ۔ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ؛ اور بے شک ہم اُن پر غالب ہیں ۔ وہ ہمارا کر کیا سکتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور فرعون کی قوم سے درباریوں نے کہا کیا آپ موسیٰ اور اُن کی قوم سے اس لئے درگزر کرتے ہیں کہ وہ زمین میں (سرزمینِ مصر میں) فساد کرتے پھریں اور آپ کو ، آپ کے معبودوں کو چھوڑ دیں (فرعون نے) کہا ہم ان کے بیٹوں کو (خوب ماریں گے) خوب قتل کریں گے ۔ اور اُن کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور ہم اُن پر ہر طرح غالب ہیں ۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ ؛ موسٰی نے اپنی قوم سے کہا ۔ اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ ؛ اللہ سے مدد مانگو ۔ وَاصْبِرُوْا ؛ اور صبر کرو ۔ اور مصائب کو برداشت کرلو ۔ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ؛ یقیناً ساری زمین خدا کی ہے ۔ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے اس کا وارث اور مالک بناتا ہے ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ اور انجام بخیر متقیوں ہی کا ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- موسٰی نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو ۔ زمین خدا کی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (دیتا ہے) اس کا والی وارث بناتا ہے اور انجام بخیر تو متقیوں ہی کا ہوتا ہے ۔

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا ۔ اُوْذِيْنَا ؛ ہم کو ایذا دی گئی ۔ ہم کو ایذائیں دی گئیں ۔ تکلیفیں دی گئیں ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا ؛ اس سے پہلے کہ تم ہمارے پاس آئیں ۔ تمہارے آنے سے پہلے ۔ وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؛ اور تمہارے آنے کے بعد بھی ۔ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ ؛ موسٰی نے کہا ۔ ممکن ہے کہ تمہارا رب ۔ عنقریب تمہارا خدا ۔ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ ؛ تمہارے دشمنوں کو ہلاک کردے ۔ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں تم کو خلیفہ اور قائم مقام بنادے ۔ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ؛ پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیا کرتے ہو اور تمہارے اعمال کیسے رہتے ہیں ۔

ترجمہ :- (بنی اسرائیل نے) کہا تمہارے ہمارے پاس آنے سے پہلے بھی ہم کو ایذائیں دی گئیں اور آنے کے بعد بھی ۔ (موسٰی نے) کہا عنقریب تمہارا رب ، تمہارے دشمن کو ہلاک کردے گا اور اس سرزمین (اور ملک میں) تم کو خلیفہ (اور قائم مقام) بنادے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیا کرتے ہو (اور تمہارے اعمال کیسے رہتے ہیں) ۔

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ ؛ اور ہم نے لے لیا ، گرفتار کرلیا ۔ اٰلَ فِرْعَوْنَ ؛ متبعین فرعون کو ، فرعونیوں کو ۔ بِالسِّنِيْنَ ؛ قحط سالی سے سِنِيْنَ جمع سَنَةٌ اور سَنَوَاتٌ بھی جمع آتی ہے ۔ سَنَةٌ کی اصل ہے سَنَهَةٌ ؛ بمعنی سال ۔ یہاں مراد قحط سالی ۔ وَنَقْصٍ مِّنَ

الثَّمَرَاتِ ؛ اور میووں کی کمی میں ۔ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ؛ تا کہ وہ نصیحت پکڑیں ۔ اور ان کی یاد دہانی ہوجائے ۔

خدا تعالیٰ بندوں کا ہرگز دشمن نہیں ہے مگر عموماً لوگوں کو تکلیف میں خدا یاد آتا ہے ۔ لہٰذا ضرورۃً کچھ تکلیف دی جاتی ہے تا کہ خدا کی طرف رجوع کریں ۔

ترجمہ :- ہم نے فرعون کے لوگوں کو قحط سالی اور میووں کی کمی (اور نقصان) میں گرفتار کردیا تا کہ وہ نصیحت پکڑیں (اور کچھ تو خدا کو یاد کریں) ۔

فَإِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ أَلَآ إِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

فَإِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ ؛ پس جب اُن کو خوش حالی پہنچتی ہے ۔ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ؛ تو وہ کہتے ہیں یہ تو ہماری ہی محنتوں کا نتیجہ ہے اور ہماری کمائی کا ثمرہ ہے ۔ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ؛ اور اگر ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے ۔ يَطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؛ تو بدفالی سمجھتے ہیں موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی طرف سے ۔ عربوں کی عادت تھی کہ پرندوں کو اُڑاتے ۔ اگر وہ سیدھی طرف جائیں تو نیک فال لیتے اور اگر بائیں جانب مڑیں تو بدفالی لیتے ۔ پھر تَطَيُّر اور طیرت بدفالی کے معنیٰ میں مستعمل ہونے لگے ۔ اور پھر نحوست کے معنیٰ میں ۔ فرعون کے لوگ خوش حالی آتی تو سمجھتے کہ ہماری ہی محنتوں کا نتیجہ ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی اور بدحالی آتی تو کہتے یہ موسیٰ اور ان کے متبعین کی نحوست ہے ۔

أَلَآ ؛ ہاں ۔ إِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ ؛ اس کے سوائے نہیں کہ ان کی نحوست ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے علم میں تھی ۔ ان کی تقدیر میں تھا ، ان کی خباثتوں کا نتیجہ تھا ۔ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ ؛ اور لیکن ان کے اکثر لوگ ۔ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے تک نہیں ۔

ترجمہ :- جب ان پر خوش حالی آتی تو کہتے کہ یہ تو ہماری محنتوں کا اثر ہے (نتیجہ ہے) ۔ اور اگر ان پر کوئی سختی اور برائی پہنچتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کی نحوست بتاتے ۔ ہاں ! اللہ کے پاس تو یہ اُن ہی کی اپنی نحوست ہے (ان ہی کی اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے) مگر ان کے اکثر کچھ نہیں سمجھتے ۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

وَقَالُوْا ؛ اور اہلِ فرعون نے کہا ۔ مَهْمَا ؛ جو کچھ بھی ، جب کبھی بھی ۔ تَأْتِنَا بِهٖ ؛ تو ہمارے پاس لائے ۔ مِنْ اٰيَةٍ ؛ کوئی نشانی ۔ لِتَسْحَرَنَا بِهَا ؛ تا کہ اس سے تو ہم پر جادو کرے ۔ ہم کو حیران و پریشان کرے ۔ ہم کو متاثر کرے ۔ فَمَا نَحْنُ لَكَ ؛ تو نہیں ہیں ہم تیرے لئے ، تجھ پر ۔ بِمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان لانے والے ۔

ترجمہ :- اور (فرعون والوں نے) کہا : تم کیسی ہی نشانی ہمارے پاس لاؤ کہ ہم کو اس سے متاثر کرو ۔ ہم کبھی تم پر یقین کرنے والے نہیں ۔ (ماننے والے نہیں) ۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

فَارْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ پھر ہم نے اُن پر بھیجا ۔ اَلطُّوْفَانَ ؛ طوفان ۔ طغیانی ۔ ندی کا چڑھاؤ ۔ وَالْجَرَادَ ؛ اور ٹڈی ۔ وَالْقُمَّلَ ؛ اور جوئیں ۔ وَالضَّفَادِعَ ؛ اور مینڈکیں ۔ ضِفْدِعٌ کی جمع ہے ۔ وَالدَّمَ ؛ اور خون ۔ اور برتنوں میں پانی کا خون بن جانا ۔ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ؛ کھلی کھلی نشانیاں ۔ تفصیل وار آیتیں ۔ الگ الگ نشانیاں ۔ فَاسْتَكْبَرُوْا ؛ پس تکبر ہی کرتے رہے ۔ اور اکڑا کئے ۔ وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ؛ اور وہ بڑے مجرم لوگ تھے ۔ وہ ایک نافرمان قوم تھی ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اُن پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون (کے عذاب) بھیجے جو فصل فصل سے (اور واضح) نشانیاں تھیں مگر وہ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ تو بڑے نافرمان لوگ تھے ۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ ؛ اور جب اُن پر عذاب آتا ۔ اَلرِّجْزُ ؛ عذاب ۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسیٰ ! اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ ؛ ہمارے لئے اپنے رب کے پاس دُعا کرو ۔ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ؛ اس عہد اور وعدہ الٰہی کی وجہ سے جو تمہارے پاس ہے ۔ (خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؛ تم دُعا کرو میں اس کو قبول کرتا ہوں ۔) لَئِنْ كَشَفْتَ ؛ اگر تم کھول دو ، دفع کردو ۔ عَنَّا ؛ ہم سے ۔ اَلرِّجْزَ ؛ عذاب کو ۔ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ ؛ تو ہم تم پر ایمان لائیں گے ۔ وَلَنُرْسِلَنَّ ؛ اور تو ہم روانہ کردیں گے ۔ مَعَكَ ؛ تمہارے ساتھ ۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔

ترجمہ :- اور جب اُن پر عذاب آتا تو کہتے اے موسیٰ ! تم اپنے رب سے ہمارے لئے دُعا کرو ، اس عہد کی وجہ سے جو تمہارے پاس ہے (اس وجہ سے کہ اللہ نے تم سے قبولیتِ دُعا کا وعدہ فرمایا ہے) اگر تم یہ عذاب ہم سے دفع کردو (اگر یہ عذاب ہم سے کھل جائے گا) تو ضرور ہم تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ روانہ کردیں گے ۔